ایک سے چالِیس تک بائِبَلی اَعداد کے مَعانی

اُردُونام	انگریزی نام	علامت	تصویری خط
الف	ALEPH	א	
بیتھ	BET/VET	ב בּ	
گیمل	GIMEL	ג	
دالتھ	DALET	ד	
ہے	HE	ה	
واو	VAV	ו	
زین	ZAYIN	ז	
خیتھ	CHET	ח	
طیتھ	TET	ט	
یود	YUD	י	
کاف	CHAF	ך כ	

اُردُونام	انگریزی نام	علامت	تصویری خط
لامد	LAMED	ל	
میم	MEM	ם מ	
نون	NUN	נ	
سامک	SAMECH	ס	
عین	AYIN	ע	
پے	PE/FE	ף פ	
صادے	TZADI	ץ צ	
قوف	KOF	ק	
ریش	RECH	ר	
سین/شین	SIN/SHIN	שׁ שׂ	
تاؤ	TAU	ת	

مُصنِّف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مُترجم: پادری ڈاکٹر فیّاض اَنور

ایک سے چالیس تک بائبلی اَعداد
کے مَعانی

مصنف

ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم

پادری ڈاکٹر فیاض انور

ایم۔اے (اردو۔تاریخ) ایم۔ایڈ، ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

ناشرین: وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

ناشرین ------------------ ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مصنف ------------------ ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم ------------------ پادری ڈاکٹر فیاض انور

معاونین ------------------ ڈاکٹر زینت ناز، پادری نیامت ہنجرا

پروف ریڈنگ ------------------ پادری محبوب ناز، پادری ایڈورڈسن، پادری مالک الماس

نظرثانی ------------------ پروفیسر شاہد صدیق گل، روبن جون

دُعا گو ------------------ پادری لطیف ایم سندھو، غزالہ روبی

کمپوزنگ ------------------ پادری ڈاکٹر فیاض انور

تعداد ------------------ 1000

بار ------------------ اوّل

نومبر 2020

پتہ: مریم صدیقہ ٹاؤن چنداقلعہ گوجرانوالہ

رابطہ: 0300-7499529,03462448983

انتساب

''اُن تمام اربابِ قلم کے نام جنہوں نے اُردُو میں
بائبلی اعداد کے بارے میں خامہ فرسائی کی۔''

(مترجم)

اظہارِ تشکر

خُداوند یسوع المسیح کے قادر جلالی اور بابرکت نام میں تمام قارئین کی سلامتی ہو!

اُمیدِ واثق ہے کہ آپ سب ایمان، طبیعت، مزاج اور حالات کی بہتر حالت میں ہوں گے۔ بندہ ناچیز خُدائے ذوالجلال اور بزرگ و برتر سے متمنی ہے کہ آپ اس سے بھی دوچند، سہ چند بلکہ ہزار چند ترقی کریں۔

سب سے پہلے میں خدائے علیم وخبیر کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے اپنی خدمت کے لیے چُنا، الگ کیا اور تربیت کی یہ اُس کی نظر کرم ہے کہ وہ اِس ناچیز برتن کو اپنے جلال کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

کچھ بھی کہنے سے پہلے میں اپنی کم علمی اور کم مایگی کا بانگ دُہل اقرار کرتا ہوں کسی بھی قسم کی غلطی کو میری کم علمی سمجھ کر معاف کیجیے گا۔

ستمبر 2019 میں کتاب ہذا انگریزی زبان میں میرے پاس پہنچی۔ جب میں نے اس کا مطالعہ شروع کیا تو پہلی نگاہ میں ہی اِس کتاب نے میری توجہ کو اپنی طرف مرکوز کیا۔ میرے دل میں یہ عظیم خواہش اُبھری کہ اِس منفرد کتاب کو ضرور اُردُو زبان میں ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ اُردُو قارئین اِس سے مستفید ہو سکیں۔ اِس عظیم خواہش کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے میں نے اِس کتاب کے مصنف ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز سے رابطہ کیا اور اُن سے اِس کتاب کو ترجمہ کرنے کی اجازت چاہی۔ اُنہوں نے بہت خوش دلی سے اِسے ترجمہ کرنے کی اجازت دے دی۔

دسمبر 2019 میں اِس کتاب کے ترجمہ کا آغاز کر دیا گیا۔ ابتدائی کچھ ماہ اپنی خانگی اور خدمتی ذمہ داریوں کی وجہ سے ترجمہ کاری کو بہت زیادہ وقت نہ دیا جا سکا۔ لیکن مارچ 2020 میں کرونا وائرس کے پھیلاؤ کی وجہ سے پوری دُنیا کچھ ماہ کے لیے اپنے اپنے گھروں میں مقید ہو کر رہ گئی۔ تو اِن ایام میں بڑی یکسوئی سے ترجمہ کے کام کو کرنے کا موقع مل گیا۔ تقریباً تین ماہ کے قلیل عرصہ میں اِس کتاب کے ترجمہ کو مکمل کر لیا گیا۔

میں اپنی والدہ مقصودہ انور اور اپنے والد انور مسیح کی راست تربیت کے لیے اُن کا ممنون ہوں جنہوں نے بچپن

سے ہی کلام خُدا کا بیج میرے اندر بویا۔ اُن کی دُعائیں ہمیشہ میرے لیے گنجینہ رحمت ہیں۔

میں اپنی شریک حیات ڈاکٹر زینت ناز اپنی بیٹیوں جینفر فیاض، جیسیکا فیاض اور اپنے بیٹے ابرہام یشوع کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے ترجمہ کرنے کے دوران مجھے پُرسکون ماحول مہیا کیا۔ اور تھکا دینے والے کام کے دوران اپنی مسکراہٹوں اور شرارتوں سے مجھے ہشاش بشاش کیا اور وقت بے وقت نہ صرف مجھے حوصلہ دیا بلکہ میری ضروریات بھی پوری کیں۔ ہر شام کام کے دوران میری رفیق حیات کی طرف سے چائے کا ایک کپ مجھے عظیم اپنائیت کا احساس دیتا۔ میں آپ سب کی محبتوں اور احساس کا مقروض ہوں۔

میں پادری پروفیسر ڈاکٹر سلیم یونس کا بھی نہایت سپاس گزار ہوں کہ ترجمہ شدہ ابتدائی مسودے میں اُنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے مستفید کیا۔

میں اپنے نہایت ہی محترم اور باتمکین دوست اور محسن پادری نیامت ہنجرا کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری وقت بے وقت کالز کو نہ صرف سنا بلکہ اُردُو الفاظ کے معنی و مفہوم کے بارے میں بھی اپنے گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ خُداوندِ کریم آپ کو اپنے کھیت میں عظیم طور پر استعمال کرے۔

میں پادری ایڈورڈ سن منیر (سیالکوٹ) پادری محبوب ناز اور پادری مالک الماس کا بھی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے پروف ریڈنگ میں معاونت کی۔ خُدائے ارحم اپنے چاکران کو دیانتدار نوکروں کی طرح استعمال کرے۔

میں پروفیسر شاہد صدیق گل اور روبن جون کا بھی زیر بار منت ہوں جنہوں نے اِس ترجمہ شدہ کتاب کی نظر ثانی کے کٹھن کام میں اعانت کی اور جملہ بندی اور اُسلوب بیان کی نوک پلک دُرُست کرنے میں معاونت کی۔ اور اِن دونوں مصاحبین کے حوصلہ افزا الفاظ اس کتاب کے لیے باعثِ حرمت ہیں۔

میں پروفیسر سہیل بشیر کا بھی متشکر ہوں جو ہمیشہ اپنے مثبت الفاظ سے میرے لیے حوصلہ افزائی کا سبب بنتے ہیں۔

میں غزالہ روبی، پادری لطیف ایم سندھو اور اپنی پوری کلیسیاء کا بھی امتنان ہوں جو ہمیشہ دُعاؤں کے وسیلے سے میری ڈھارس بندھاتے ہیں۔

میں ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز اور اِس کی ایگزیکٹو باڈی کا بھی منت گزار ہوں جنہوں نے اِس کتاب کو شائع کرنے کے لیے فنڈ مہیا کیا۔

آخر میں اِن الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت خواہ ہوں گا کہ یہ کتاب اور اِس کا مصنف دونوں مغرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے حتی الواسع کوشش کی ہے کہ اُن الفاظ کو مناسب اُردُو کا جامہ پہنایا جا سکے تا کہ اُردُو قارئین اِس کتاب کے معنی ومفہوم کے بارے میں جان سکیں۔لیکن خطابشریت کا خاصہ ہے اگر کہیں پر بھی میں اپنی ذمہ داری سے انصاف نہ کر پایا ہوں تو اِسے میری کم علمی سمجھتے ہوئے درگزر کیجیے گا۔

اُمیدِ مستحکم ہے کہ یہ کتاب بائبلی اعداد اور اُن کے مفاہیم کو سمجھنے میں آپ کی ممد ومعاون ثابت ہوگی۔

دُعاؤں کا طلب گار

مانندِ خاک

فیاض انور

تقرِیظ

اگر تاریخ کے اوراق میں زندہ رہنے کے متمنی ہو تو غیر معمولی محنت کرو یہی غیر معمولی محنت غیر معمولی نتائج کو جنم دے گی۔ ترجمہ شُدہ یہ کتاب ''ایک سے چالیس تک بائبلی اعداد کے معانی'' اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس کمال شوق اور تن دہی سے ترجمہ کیا گیا ہے ترجمے پر تصنیف کا گمان گزرتا ہے۔

روز وشب کی عرق ریزی کا ثمرِ شیریں، یگانہء روزگار نسخہ ''ایک سے چالیس تک بائبلی اعداد کے معانی'' ایک ایسا گلدستہ ہے جس کی عِطر دبیزیوں سے گُلستانِ رنگ وبُو دیر تک معطر رہے گا۔ مذکورہ کتاب گنجینہء گوہر ہے لیکن الٰہی مکاشفات کے یہ گوہرِ نایاب اُسی کے ہاتھ لگیں گے جو اِس میں مستغرق ہوگا۔ اور جس جادہء حق کے راہی پر بائبل مقدس کے یہ اَسرار ورموز منکشف ہو جائیں گے وہ شکوک وشبہات سے نکل کر تیقُّن کی منزل پر پہنچے گا۔

جہاں تک شوکتِ الفاظ، اُسلوبِ بیان اور زبان دانی کا تعلق ہے تو حامیانِ زُبانِ اُردو، جوئندگانِ علم اور متلاشیانِ حق ڈاکٹر صاحب کی علم دوستی، علم نوازی اور علم پروری کے معترف رہیں گے۔ ممکن ہے گردشِ زمانہ کے سبب محمل نشیں بدل جائے لیکن محمل یہی رہے گا۔ اُمیدِ واثق ہے کہ ترجمہ شدہ یہ کتاب تشنگانِ علم کی علمی آبیاری اور آسودگی کا سبب ٹھہرے گی۔

مصنف، تصنیف، ترجمہ اور مترجم کی صحت، سلامتی اور سرفرازی کے لیے دعا گو!

پروفیسر شاہد صدیق گل

ایم۔اے (اُردُو) ایم۔ایڈ، ایم۔ڈیو

ممنونِ احسان

ہر طرح کی تعریف و توصیف اور حمد و تمجید کے لائق ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو حقیقتاً واجب تعالیٰ، بسیطِ واحد اور حقیقی ہے۔ اُس کی ذاتِ واحد میں اقانیم ثلاثہ اَب، اِبن و رُوح القدس ہیں جن کی ماہیئت ایک اور قُدرت و جلال میں برابر ہیں۔ جس کی ذات سراپاءِ محبت ہے اور جس نے اپنی لازوال اور ابدی محبت کو ہم عاصیوں پر ظاہر کرنے کے لیے اِبن اللہ منجی کونین سیدنا عیسیٰ المسیح کو بھیجا جو تمام خاتم المرسلین اور منجی عالمین کی صورت میں مجسم ہو کر دُنیا میں تشریف لائے تا کہ اُن پر ایمان لانے کے سبب سے ہر ایک جو راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہے زندگی پائے۔ آمین!

علم اِلاعداد کا شعور قدیم الایام سے اِس بات کا متقاضی ہے کہ انسان اُس کے متعلق دریافت کرے۔ قوم بنی اسرائیل نے جب ملک مصر سے خروج کیا اور ازاں بعد وہ ملکِ موعودہ کی جانب اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے صحرائے سینا میں قیام پذیر ہوئے تو اِسی دوران کلیم اللہ نے اہولہ کے قبائل میں سے اِسم نامہ کا آغاز کیا۔ بیابانی آوارگی کے اختتام پر جب قوم دریائے یرون کے نہج پر پہنچی تو چند قبائل نے مذکورہ مقام پر بود و باش کا قصد کیا۔ نتیجتاً اسم نامہ کو دوہرایا گیا۔ عہد عتیق و جدید میں بعض کتب یا کتب کے حصص ایسے بھی ہیں جو مکاشفاتی ادب کہلاتے ہیں۔ اِس قسم کے ادب میں علامات، نشانات، مختلف جانداروں کے ذِکر اور اعداد کے بکثرت استعمال کے باعث قارئین کو سمجھنے میں دِقت پیش آتی ہے۔ بعض اعداد و شمار کتابِ مقدس میں بار ہا مرتبہ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً بارہ (12) کا عدد بنی اسرائیل کے بارہ قبائل (خروج 4:2) اناجیل اربعہ میں بارہ شاگردوں، مکاشفہ کی کتاب میں چوبیس بزرگوں، یروشلیم کی بارہ بنیادوں کی جانب قاری کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ نیز مکاشفہ کی کتاب میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ذکر آیا ہے۔ مزید برآں سات (7) کا عدد الکتاب میں تخلیق کے چھ دنوں کے بعد کے آرام، عید فسح کے سات دن (خروج 8:20) اور پینتکست کے سات ہفتوں کا

ذِکر گہری اہمیت کا حامل ہے۔ البتہ ہمیں اِن چیزوں کو سمجھنے کے لیے ایسے علوم کی ضرورت پڑتی ہے جو مذکورہ چیزوں کو عام قاری کے لیے سہل الفہم انداز میں پیش کر سکیں۔ اِسی ضرورت کے پیشِ نظر حلقہ احباب میں سے میرے شفیق و مخلص دوست پادری ڈاکٹر فیاض انور نے اپنی قوم کا درد سینے میں محسوس کرتے ہوئے شب و روز کی بیداری کے بعد جاں فشانی کر کے اُردو قارئین کے لیے ایسی کتاب ترجمہ کی جو اِس خلا کو پُر کر سکے۔ میرے لیے یہ بات کسی اعزاز سے کم نہیں کہ موصوف نے مجھ احقر کے ناتواں کندھوں پر نظرِ ثانی کی ذمہ داری رکھی جس کو میں نے اپنی ناپختہ دانست کے مطابق نبھانے کی کوشش کی۔ دورانِ مطالعہ میں نے فاضل مترجم کی عرق ریزی اور صلاحیت جو اُنہوں نے ترجمہ کی صورت میں دکھائی ہے علمی اور رُوحانی طور پر برکت پائی۔ بلخصوص جو اعداد کی توضیح قدیم و جدید عبرانی حروف کے پس منظر میں بیان کی گئی وہ الکتاب کی تشریح کرنے میں انتہائی مددگار ثابت ہوگی۔

یوں تو تمام اعداد کو جو کتابِ مقدس میں مستعمل ہیں گراں قدر اور قابلِ اِلتفات ہیں تاہم زیرِ نظر کتاب میں ''پانچ جو کہ فضل کا عدد، چھ جو کہ انسان کا عدد، چودہ جو کہ مخلصی کا عدد اور سات جو کہ کاملیت کا عدد ہے'' اِن اعداد کی تاویل انسان کی توجہ اس جانب مبذول کرتی ہے کہ انسان خود اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خُدا کے فضل سے مخلصی اور رہائی صرف آسمان کے خُدا کے توسط سے ہی پا سکتا ہے جو اپنی ذات میں کامل ہے۔ یہ بات میرے علم سے بعید ہے کہ اُردو ادب میں اِس سے قبل کوئی ایسی طوالت پر مبنی کتاب علم الاعداد کے موضوع پر اِس قدر گہرائی سے عبرانی تمدن کی روشنی میں اعداد کی وضاحت کرتی ہو۔ میں فاضل مترجم محقق و لکھاری کی اِس عظیم کاوش کو نہ صرف خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں بلکہ پروردگارِ عالم کے حضور سے دست بستہ ملتجی ہوں کہ زیرِ نظر مترجم کی ادبی کاوش متلاشیانِ حق کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہو۔

امید واثق ہے کہ زیرِ نظر کتاب مکاشفاتی ادب کے علاوہ تاریخ کے کئی پہلوؤں کی جامع توضیح میں مددگار ثابت ہوگی۔ محقق کے لیے رب العالمین سے زورِ قلم کے لیے دست بستہ التماس ہے۔ اِس عظیم کاوش کے عوض خُدا باپ اپنے بیٹے ہمارے منجی کے اسماء مقدس کے وسیلہ سے اُن کو تاحیات تحقیق و تالیف کی اور اپنی قوم کی ادبی خدمت کرنے کی قوت عطا فرماتا رہے۔ آمین!

احقر

روبن جون

عبرانی حروف بطور تصاویری لفظ اور اعداد

نوٹ: عبرانی زبان میں حروف کو بطور اعداد استعمال کیا جاتا ہے اور وہ حروف الفاظ اور تصورات بھی ہوتے ہیں جن کو لفظی اور علامتی طور استعمال کیا جاسکتا ہے۔

معانی	تصویری شکل	عبرانی علامت	انگریزی نام	اردو نام	عددی قیمت
بیل یا سانڈ۔ قوت۔ برتری۔ راہنما		א	Aleph	آلیف	1
خیمہ۔ گھر۔ اندر۔ گھرانہ۔ خاندان		בּ ב	Beth	بیتھ	2
اونٹ۔ اُوپر اُٹھانا۔ غرور۔ تکبر		ג	Gimel	گیمل	3
دروازہ۔ داخل ہونا۔ راستہ		ד	Deleth	دالتھ	4
کھڑکی۔ دیکھنا۔ ظاہر کرنا۔ اِلہام		ה	Hey	ہے	5
کانٹا۔ میخ۔ آنکڑا۔ باندھنا۔ اکٹھا کرنا مضبوط۔ شامل کرنا		ו	Vav	واو	6
اوزار۔ ہتھیار۔ کاٹنا۔ الگ کرنا		ז	Zayin	زین	7
باڑ۔ جنگلہ۔ احاطہ بندی۔ دل۔ اندرونی کمرہ۔ الگ شخصی		ח	Chet	خیتھ	8
سانپ۔ افعی۔ چمڑے کی بوتل۔ گھیرنا		ט	Teth	طیتھ	9
کام۔ بنانا۔ بازوؤں کا اگلا حصہ۔ بندھے ہوئے ہاتھ		י	Yod	یود	10
ہتھیلی۔ کھلا ہاتھ۔ ڈھانپنا یا دینا۔ کھلا۔ اجازت		כ ך	Kaf	کاف	20
نوکدار آلہ۔ عصا۔ اختیار۔ اقتدار		ל	Lamed	لامد	30
پانی۔ بہنا۔ عظمت۔ ابتری		מ ם	Mem	میم	40
مچھلی۔ بیج۔ نیزہ۔ زندگی۔ سرگرمی		נ	Noon	نون	50
سنبھالنا۔ سہارا۔ مروڑنا۔ آہستہ گھومانا		ס	Comceh	سامک	60
آنکھ۔ جاننا۔ دیکھنا۔ ظاہر کرنا۔ صریح		ע	Ayin	عین	70
منہ۔ بولنا۔ لفظ۔ کھلا		פ ף	Pey	پے	80
مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ خواہش۔ ضرورت۔ پکڑنا۔ قابو میں		צ ץ	Tsadik	صادے	90
سر کا پچھلا حصہ۔ پیچھے۔ آخری۔ چھوٹا		ק	Koof	قوف	100
سر۔ راہنما۔ شخص۔ کھوپڑی		ר	Resh	ریش	200
دانت۔ خرچ کرنا۔ نگل جانا۔ تباہ کرنا		שׁ שׂ	Sheen	سین/شین	300
نشان۔ دستخط۔ صلیب۔ مُہر۔ عہد		ת	Tav	تاوَ	400

1

ایک (آلیف-aleph)

(توحید۔ وحدانیت۔ اتحاد)

عبرانی میں ''آلیف'' بیل/ سانڈ ہے۔ یہ قوت، ابتدا یا پہلے عدد کو ظاہر کرتا ہے
پہلا عدد اتحاد یا اوّل ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ بُولنگر (Bullinger) کہتا ہے کہ ''تمام زبانوں میں یہ اتحاد کی علامت ہے۔''
''پیدایش'' بائبل مقدس کی پہلی کتاب ہے اور اس کی پہلی آیت ''ابتدا میں'' ہے۔ صرف ایک ہی ابتدا یا آغاز ہوسکتا ہے۔
پہلا حکم، ''تو میرے حضور غیر معبودوں کو نہ ماننا'' یہ خُدا کی وحدانیت اور اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ واحد خُدا ہی تمام مخلوقات کا خالق ہے۔
عبرانی زبان میں ''ایک'' کے عدد کے لیے دو الفاظ ہیں ''Yacheed'' کا مطلب قطعی اتحاد، وحدت یا صرف ایک (پیدایش 2:22) ''echad'' کا مطلب ایک مخلوط اتحاد ہے۔
(پیدایش 24:2؛ استثنا 4:6)

13

﴾ 2 ﴿

دو (بیتھ-beth)

(تقسیم۔دوگواہ)

عبرانی میں ''بیتھ'' ''گھر یا گھرانے'' کو کہتے ہیں۔خُدا نے آدم اور حوّا کی شادی کے ذریعے خاندان کا آغاز کیا۔ یہ اِس بات کی راہنمائی کرتا ہے کہ خاندان میں دو گواہ خُدا کی مرضی کو جانتے ہیں۔ دو نقاط ایک قطار بناتے اور راہنمائی مہیا کرتے ہیں۔

دو کا عدد ''تقسیم'' اور ''دوگواہوں'' کو ظاہر کرتا ہے۔خُدا نے بائبل مقدس میں دو عہد قائم کئے۔ پہلا بطور ''سچائی'' کا دوہرا گواہ اور راہنمائی کو بھی قائم کرنے کے لیے۔ پرانے عہد سے نئے عہد کی طرف جانا مکاشفہ کے تسلسل اور اصغر سے اکبر کی طرف جانے کو ظاہر کرتا ہے۔

یہی اصول سارہ اور ہاجرہ، اضحاق اور اسمعیل، یعقوب اور اسرائیل، داؤد اور ساؤل، اور عہد جدید میں پولس اور ساؤل کے درمیان دکھائی دیتا ہے۔ ہر ایک کردار میں دونوں کے درمیان ماحصل کا واضح اختلاف ہے۔ تاہم خُدا نے ایک سے دُوسرے کی طرف جانے کا یہ طریقہ قائم کیا۔

3

تِین (گیمل-gimel)

(الٰہی کاملیت۔تکمیل)

عبرانی میں ''گیمل'' اونٹ کو کہتے ہیں۔ یہ اُوپر اُٹھنے کوظاہر کرتا ہے۔ اِس کا منفی پہلو غرور ہے۔ اختیار میں بلند ہونا یا سرفراز ہونا اِس کا مثبت پہلو ہے۔

تین کا عدد الٰہی کاملیت، تکمیل اور کمال کا عدد ہے۔ جیسے (x-y) ایکسز کے لیے دو خط کھینچے جاتے ہیں اور اِس کی کوئی شکل بنانے اور اسے جیومیٹری کے احاطہ میں بند کرنے کے لیے ایک تیسرا خط لیا جاتا ہے اور اِس طرح ایک مثلث بنتی ہے۔

شریعت نے کسی بات کی صداقت کو جاننے کے لیے دو یا تین گواہوں کا قانون مقرر کیا۔ (استثنا 15:19)

تین کا عدد گواہی کی تکمیل کو ظاہر کرسکتا ہے۔ کسی سچ کو جاننے کے لیے دو کی گواہی کافی ہے لیکن تین گواہ تکمیل، اِتمام، اور مکمل وضاحت کو ظاہر کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی تین ابتدائی عیدیں تھیں، عید فسح، پنتیکُست، خیموں کی عید، یہ تینوں عیدیں انسان کو رُوح میں کامل کرتیں۔ ہر عید انسان کی فطرت کے تہرے پہلو کے لیے نجات کا ایک منظر ہے۔ رُوح اور جان اور بدن (1- تھسلنیکیوں 23:5)

لوقا 32:13 میں یسوع نے کہا، ''دیکھ میں آج اور کل بدرُوحوں کو نکالتا اور شفا بخشنے کا کام انجام دیتا رہوں گا اور تیسرے دن کمال کو پہنچوں گا۔''

یسوع جان دینے کی وجہ سے اچھا چرواہا تھا۔ یوحنا 10: 15,14 میں اُس نے کہا، ''اچھا چرواہا میں ہوں اور میں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہوں۔'' یسوع مُردوں میں سے زندہ ہونے کی وجہ سے بڑا چرواہا تھا۔ (عبرانیوں 20:13)

''اب خُدا اطمینان کا چشمہ جو بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے خُداوند یسوع کو ابدی عہد کے خون کے

باعث مُردوں میں سے زندہ کر کے اُٹھالایا۔''

یسوع جلال میں سردار گلہ بان ہے۔(1-پطرس 4:5)

'' اور جب سردار گلہ بان ظاہر ہوگا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا ملے گا جو مرجھانے کا نہیں۔''

پس ہم نے دیکھا کہ تین کا عدد تکمیل اور کاملیت کو ظاہر کرتا ہے۔

4

چار (دالتھ-daleth)

(زمین۔ مادی تخلیق)

عبرانی میں ''دالتھ'' سے مراد ''دروازہ'' ہے۔

بائبلی علم الاعداد میں چار کا عدد زمین یا خُدا کی مادی تخلیقات کو ظاہر کرتا ہے۔تخلیق کے چوتھے دن مادی دُنیا کی تکمیل ہوئی۔ (پیدایش 1:14-19) اور خُدا نے جاندار چیزوں سے اُسے آراستہ کیا۔عبرانی لفظ ''زمین'' 'h'eretz' کا جیمٹر یا(Gematria) 296 ہے جو کہ 4x74 ہے۔

کروبیم میں انسان کی چار مختلف قسم کی تشبیہات کو ظاہر کیا گیا۔(حزقی ایل 1:5) تخت کے گرداگرد چار جاندار ہیں(مکاشفہ 4:6) یہ تمام تخلیقات کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِسی طرح چار اناجیل ہیں۔ہر ایک تخت کے گرداگرد موجود چار جاندار اناجیل اربعہ میں موجود المسیح کے القابات کے مشابہ ہیں۔متی شیر کو ظاہر کرتا ہے، وہ کہتا ہے، ''بادشاہ کو دیکھو'' مرقس بیل کو ظاہر کرتا ہے، وہ کہتا ہے، ''خادم کو دیکھو'' لوقا انسان کو ظاہر کرتا ہے، وہ کہتا ہے، ''ابن آدم دیکھو'' یوحنا عقاب کو ظاہر کرتا ہے، وہ کہتا ہے، ''خُدا کا بیٹا دیکھو''

اِسی مناسبت سے موسیٰ کے خیمہ اجتماع میں چار رنگ کے پردے تھے۔''ارغونی'' بادشاہ کو ظاہر کرتا ہے۔ قرمزی خادم کو ظاہر کرتا ہے۔سفید ابن آدم کو ظاہر کرتا ہے۔اور نیلا ابن خُدا کو ظاہر کرتا ہے۔

جیومیٹری میں چار رُخی مربع زمین کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ دائرہ آسمان، ہمیشگی اور رُوح کی حکمرانی کو ظاہر کرتا ہے۔

بائبل مقدس کی چوتھی کتاب ''گنتی'' کی کتاب ہے، جس کا عبرانی میں عنوان ''B'Midbar'' ہے جس کا مطلب ''بیابان'' ہے۔بیابان علامتی طور پر زمین کو ظاہر کرتا ہے۔یوم کفارہ کے دن دُوسرا بکرا (جسے مسیح کی مثیل سمجھا جا سکتا ہے) بیابان میں چھوڑ دیا جاتا جو تمام لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہوتا۔(احبار 16:10,21)

پس یومِ کفارہ کے دن بپتسمہ کے بعد رُوح القدس یسوع کو جنگل میں لے گیا تا کہ وہ شیطان سے آزمایا جائے۔ یہ اِس لیے ہوا تا کہ دُوسرے بکرے کی شریعت کو پورا کیا جائے۔

چوتھے زبور کے اختتام پر ہم ''میر مغنی کے لیے بانسلیوں کے ساتھ'' دیکھتے ہیں۔ جس کے معنی میراث ہے۔ یہ زمین کے وارث ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ (متی 5:5) اِس کا آغاز اپنی زمین، اپنے کنعان، اپنے وعدے کی سرزمین اور اپنے جلالی بدن سے ہوگا۔ تاہم اِس سے پہلے کہ راست باز زمین کے وارث ہوں اُن کو ضرور زمین پر فرمانبردار اور تربیت پذیر ہونا ہے، شاید اُن کو اپنے ایمان کی آزمائش کی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ پس اِس سے پہلے کہ اسرائیلی وعدہ کی سرزمین کے وارث ہوتے، بیابان میں اُن کی آزمائش کی گئی۔ (زبور 95:8؛ عبرانیوں 3:8)

﴿ 5 ﴾

پانچ (ہے-hey)

(فضل-بخشش)

''ہے'' عبرانی کے لفظ ''دیکھنا'' یا ''حرفِ تعریف'' کا شروع ہے۔ جب یہ کسی لفظ کے درمیان میں آتا ہے تو یہ ''الہام یا مکاشفہ'' کو ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آتا ہے تو اِس سے مراد کسی سے نکلنا ہوتا ہے۔
پانچ فضل کا عدد ہے۔ یہ بائبل میں 318 مرتبہ آیا ہے۔ 318 کے ہندسہ کی بہت اہمیت ہے کیونکہ یہ ابرام کے گھر کے مسلح نوکروں کی تعداد بھی جنہوں نے لوط کو بچایا۔ (پیدایش 14:14) یہ فضل ہی ہے جو ہمیں بچاتا ہے اور قیدیوں کو رہائی دیتا ہے۔
پیدایش 9:15 میں قربانی کے پانچ جانوروں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اُن ہی سے ابرہام کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو قائم کیا۔ ایک بچھیا، ایک بکری، ایک مینڈھا، ایک قمری اور ایک کبوتر کا بچہ۔ یہ مسیح کی صلیب پر قربانی کے مشابہ ہیں کہ اُس نے اُس قربانی کے وسیلہ سے نسل انسانی کے ساتھ کئے گئے وعدے کو مکمل کیا۔
عہد عتیق میں فضل کو حاصل کرنے کے لیے پانچ قربانیاں تھیں (احبار 1-3) سوختنی قربانی، خطا کی قربانی، نذر کی قربانی، جرم کی قربانی اور سلامتی کا ذبیحہ۔ ہر ایک قربانی عہد جدید میں یسوع کی قربانی کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں۔
عبرانی حروف تہجی کا پانچواں حرف ''ہے'' ہے۔ جو سانس کے ذریعے بولا جاتا ہے۔ جب یہ حرف کسی لفظ کے درمیان میں آتا ہے تو یہ الہام کو ظاہر کرتا ہے جیسے خُدا سے نکلی ہوئی بات۔ خُدا نے ابرام کو ابرہام کا نام دینے کے لیے ''ہے'' کو استعمال کیا۔ اُس نے ساری کو سارہ کا نام دینے کے لیے ''ہے'' کو آخر میں استعمال کیا۔ خُدا نے یشوع کے نام کے ساتھ بھی بالکل ایسا ہی کیا اور اُس کا نام بدل کر یشوع رکھا۔ (گنتی 16:13)
یہ فضل ہی ہے کہ خُدا ہمیں رُوح القدس دیتا ہے۔
پانچویں دفعہ نوح کا نام پیدایش 8:6 میں استعمال ہوا ہے۔

’’مگر نوح خُداوند کی نظر میں مقبول (عبرانی لفظ، chen ’’بمعنی فضل‘‘) ہوا۔‘‘

پانچویں دفعہ بائبل مقدس میں جہاں رُوت کا نام استعمال ہوا ہے وہ فضل کے بارے میں بات کرتا ہے۔

روت 2:2 ’’ سوموآبی رُوت نے نعومی سے کہا مجھے اجازت دے تو میں کھیت میں جاؤں اور جو کوئی کرم (عبرانی لفظ، chen ’’بمعنی فضل‘‘) کی نظر مجھ پر کرے اُس کے پیچھے پیچھے بالیں چُنوں۔‘‘

پانچویں دفعہ بائبل مقدس میں جہاں بوعز کا نام استعمال ہوا ہے۔

وہ فضل کے بارے میں بات کرتا ہے۔

روت 2:8-10 ’’تب بوعز نے رُوت سے کہا اے میری بیٹی ! کیا تجھے سنائی نہیں دیتا؟ تو دُوسرے کھیت میں بالیں چننے کو نہ جانا اور نہ یہاں سے نکلنا بلکہ میری چھوکریوں کے ساتھ ساتھ رہنا۔ اِس کھیت پر جسے وہ کاٹتے ہیں تیری آنکھیں جمی رہیں اور تو اُن ہی کے پیچھے پیچھے چلنا۔ کیا میں نے اِن جوانوں کو حکم نہیں کیا کہ وہ تجھے نہ چھوئیں؟ اور جب تو پیاسی ہو تو برتنوں کے پاس جا کر اُسی پانی میں سے پینا جو میرے جوانوں نے بھرا ہے۔ تب وہ اوندھے منہ گری اور زمین پر سرنگوں ہو کر اُس سے کہا کیا باعث ہے کہ تو مجھ پر کرم (عبرانی لفظ، chen ’’بمعنی فضل‘‘) کی نظر کر کے میری خبر لیتا ہے حالانکہ میں پردیسن ہوں؟‘‘

پہلے سموئیل میں پانچویں دفعہ داؤد کا نام (1- سموئیل 22:16) میں استعمال ہوا ہے۔‘‘

’’اور ساؤل نے یسی کو کہلا بھیجا کہ داؤد کو میرے حضور رہنے دے کیونکہ وہ میرا منظور (عبرانی لفظ، chen ’’بمعنی فضل‘‘) نظر ہوا ہے۔‘‘

1- سموئیل 40:17 میں داؤد فلستی پہلوان جولیت سے لڑنے کے لیے پانچ چکنے چکنے پتھر لیتا ہے۔ یہ اِس لیے تھا کیونکہ جولیت دُنیا کے جابرانہ نظام کو ظاہر کرتا ہے۔ بالکل اُسی طرح جیسے ہماری اپنی زندگیوں میں بہت سے ایسے پہلوان ہیں جو ہمیں گناہ کی غلامی میں جکڑے رکھتے ہیں۔ داؤد کا عمل اِس بات کو تقویت دیتا ہے کہ صرف فضل اور رُوح القدس کے جاگزیں ہونے سے ہی اِن دیوہیکل پہلوانوں پر غالب آیا اور بدن کی خواہشوں سے آزادی حاصل کی جاسکتی ہے۔

6

چھِ (واو-vav)
(انسان)

عبرانی میں ''واؤ'' سے مراد کانٹا/میخ ہے۔ یہ بطور حرفِ ربط (اور) بھی استعمال ہوتا ہے جو دو چیزوں کو جوڑنے کے لیے بطور کانٹا استعمال ہوتا ہے۔

چھ انسان کا عدد ہے۔ کیونکہ انسان چھٹے دن تخلیق کیا گیا۔ (پیدائش 1:24-31) سبت کے آرام میں داخل ہونے سے پہلے آدمی چھ دن کام کرتے تھے۔

(خروج 20:8-11) اور عبرانی غلام چھ سال تک خدمت کرتے تھے (خروج 21:2)

پہاڑ پر خداوند سے ملنے کے لیے جانے سے پہلے موسیٰ نے چھ دن انتظار کیا (خروج 24:16-18) یہاں تک کہ انسان کو خداوند یسوع مسیح سے اُس کی دُوسری آمد میں ملنے کے لیے چھ ہزار سال انتظار کرنا پڑے گا۔

اسرائیل نے ریحو کے چوگرد چھ دن چکر لگایا اور ساتویں دن ریحو شہر کی دیواریں گر گئیں ۔(یشوع 6:14;15) اِس سے پہلے کہ دُنیا کا نظام معدوم ہو یہ رُوحانی جنگ میں چھ ہزار سال کی مشقت کے مشابہ ہے۔

دانی ایل کے تیسرے باب میں شاہ بابل بنوکدنضر نے سونے کی ایک مورت بنائی جہاں سے سونے کی رِیت کا آغاز ہوا۔ اِس کی پہلی آیت میں لکھا ہے کہ اُس مورت کی لمبائی ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی چھ ہاتھ تھی۔ انسانی مجسمہ ہونے کے لیے اِس مورت کی جسامت بہت دقیق تھی۔ یہ مجسمہ سے زیادہ سونے کی کسی شے کے مترادف تھی ۔لیکن یہ انسانی کوشش کے بارے میں بتاتی تھی کہ اُس نے ایک معاشی نظام قائم کیا ہے جس کا عمومی مطلب ''سونے'' اور ''پیسہ'' کی پرستش تھی۔

ازاں بعد پولس 1- تیمتھیس 6:10 میں لکھتا ہے کہ، ''زر کی دوستی (لالچ) ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے''۔

گلتیوں 5:19-21 میں بیان کئے گئے جسم کے کاموں کی فہرست میں چھٹے نمبر پر جادوگری ہے۔ جادوگری

آسان الفاظ میں دُوسرے لوگوں کی مرضی کے خلاف انسان کی کوشش ہے۔ساؤل کی خُدا کی خلاف بغاوت جادوگری تھی۔''کیونکہ بغاوت اور جادوگری برابر ہیں''۔(1-سموئیل 23:15)انسانی مذہب میں سب سے نا قابل فہم بات یہ ہے کہ اس میں بہت سے ایسے رسمی کام کئے جاتے ہیں جن سے اُن خداؤں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے یہ خیال پروان چڑھتا ہے کہ خُدا وہ نہیں کرنا چاہتا جو انسان سوچتا ہے۔وہ اُسی کام کو کرتا ہے جو ٹھیک ہے۔ لیکن انسان شرارت سے اُس کے خیال کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ساؤل یومِ خمسین کی مثل ہے۔اور اُسے پنتیکُست کے موقع پر بادشاہ بنایا گیا جب گیہوں کی فصل کاٹی جاتی ہے۔(1-سموئیل 17:12)

اِس طرح وہ اُس بگڑی ہوئی کلیسیا کی مثال ہے جو اکثر نادانستہ طور پر آج کے دور میں جادوگری کی رُوح کے زیرِعمل کام کرتی ہے۔

چھٹا زبور ہابل سے لے کر تمام شہیدوں کی آواز کو بیان کرتا ہے۔تاہم شہیدوں کی تکلیف دہ حالت زمین پر موجود تمام تکلیف دہ لوگوں کی عام حالت کا صرف ایک حصہ ہے۔یہ آدم سے لے کر تمام انسانوں کی حالت ہے جو گناہ کی غلامی کی وجہ سے چھ دن مزدوری کرتے ہیں۔

7

سات (زین-zayin)

(تکمیل۔اِتمام۔رُوحانی کاملیت)

عبرانی میں ''زین'' سے مراد ہتھیار ہے۔کامل ہتھیار رُوح کی تلوار ہے جس سے ہم رُوحانی جنگ لڑتے ہیں ۔
''اِس لیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں۔'' (2- کرنتھیوں 4:10)
بائبلی عدد سات تکمیل اور رُوحانی کاملیت کا عدد ہے۔اِسی طرح زبور سات دوطرح غرقابوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔جس سے زمین صاف ہوتی ہے اور بادشاہت کی ترتیب میں کامل ہوتی ہے۔
سات دن سبت کے دور کو پورا کرتے ہیں۔مکاشفہ 10:7 میں خُدا کا بھید پورا ہو جاتا ہے جب ساتواں فرشتہ اپنے نرسنگا کو پھونکتا ہے۔ مکاشفہ 16:17 میں جب ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا پر اُلٹا تو ''مقدس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے یہ آواز آئی کہ ہو چُکا۔'' ہارون اور اُس کے بیٹے کہانت کی تخصیص کے لیے سات دن تک خیمہ اجتماع کے دروازے پر ٹھہرے رہتے۔(احبار 8:31-35) اِس سے پہلے کہ یریحو شہر کی دیواریں گرائی جاتیں یشوع اور اسرائیلی افواج نے سات دن شہر کے چوگرد چکر لگایا۔(یشوع 6:15)

8

آٹھ (خیتھ-chet)

(نئی پیدائش۔ نیا آغاز)

عبرانی میں ''خیتھ'' سے مراد ''باڑ''ہے۔ یہ اندورنی کمرے اور دل کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

آٹھ نئے آغاز کا عدد ہے۔ ابرہام کے بیٹوں کا ختنہ آٹھویں دن کیا گیا۔(پیدائش 12:17) کیونکہ شرعی طور پر پہلوٹھے کو ''آٹھویں دن'' خُدا کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔(خروج 22:29-30) کاہن سات دن تک خیمہ اجتماع کے اندر رہتے اور آٹھویں دن وہ خیمہ اجتماع سے باہر آتے۔(احبار 8:31-35) آٹھویں دن خُدا کا جلال اُس کے لوگوں پر چمکا۔(احبار 9:1,4,24)

عہد جدید میں ہلانے کی قربانی کے قانون کو پورا کرنے کے لیے یسوع آٹھویں دن مردوں میں سے جی اُٹھا۔ (احبار 23:10,11) جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ یسوع نے عید کے آٹھویں دن رُوح کے بہاؤ کے بارے میں پیشین گوئی کی۔(یوحنا 7:37-39) یہ تمام مثالیں خروج 22:29,30 کے مطابق پہلوٹھے کو خُدا کے حضور پیش کرنے کے قانون کو پورا کرتی ہیں۔

9

نَو (طیتھ-teth)

(الٰہی عدالت)

عبرانی میں '' طیتھ'' سے مراد سانپ ہے۔ یہ گھیرنے اور احاطہ کرنے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ اکثر سانپ کو ایک دائرے میں دکھایا جاتا ہے اور وہ اپنی دُم کو نگل رہا ہوتا ہے۔

نو کا عدد خُدا کی الٰہی عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک عبرانی عقیدہ ہے جس میں خُدا کو بطور تفتیش کنندہ دکھایا جاتا ہے جو کسی شخص، شہر یا قوم کے بارے میں ظاہر کرنے یا دیکھنے آتا ہے کہ اُن کے دل میں کیا ہے اور وہ ثبوت اکٹھے کرتا اور معاملہ کی سچائی کے بارے میں جانتا ہے۔ یہ الٰہی عدالت کی مانند ہے جہاں شواہد کو ظاہر کیا جائے گا اور اُن کو قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ لوقا 19:43;44 میں یسوع یروشلیم کی ہیکل کے بارے میں فرماتا ہے،

'' کیونکہ وہ دن تجھ پر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کر تجھے گھیر لیں گے اور ہر طرف سے تنگ کریں گے۔ اور تجھ کو اور تیرے بچوں کو جو تجھ میں ہیں زمین پر دے پٹکیں گے اور تجھ میں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ چھوڑیں گے اِس لیے کہ تو نے اُس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر نگاہ کی گئی''۔ (یونانی لفظ episcope: سے مراد بشپ یا نگہبان ہے)

اِس حوالہ میں الٰہی عدالت کا وقت یسوع مسیح کی زمینی خدمت ہے جو (30-33 عیسوی) کے درمیان کی گئی۔ جہاں کلمہ خُدا (یوحنا 1:14) نے انسانی جسم اختیار کیا اور یہوداہ اور یروشلیم میں انسانوں کے دلوں کا امتحان لینے کے لیے آیا۔ (یسوع کو 1- پطرس 2:25 میں بشپ یا نگہبان کہا گیا ہے) دُوسرے الفاظ میں یسوع آسمانی پھل کا امین تھا۔ یسوع نے کچھ ایسے دلوں کو پایا جو ٹھیک تھے اور یہ اچھے انجیر کی ڈالیاں بنے اور پھل لائے۔ (یرمیاہ 24:5-7) لوگوں کی اکثریت بشمول مذہبی راہنما خراب انجیر تھے۔ (یرمیاہ 24:8-10) اچھے انجیر یسوع مسیح کے شاگرد اور ابتدائی کلیسیا کے الگ کیئے ہوئے لوگ تھے۔ وہ ایذا رسانی کی وجہ سے پراگندہ ہوئے

تاکہ وہ چالیس سال بعد آنے والی عدالت سے بچ جائیں۔

''الٰہی عدالت'' کا خیال عہدِعتیق میں بھی پایا جاتا ہے۔ایمانداروں کے لیے یہ مثبت مفہوم میں ہے جیسا کہ (پیدایش 24:50، 25 ؛زبور 4:106؛ اور یرمیاہ 24:27) یہاں الٰہی عدالت کے نتائج نجات یا رہائی کے ہیں۔تاہم غیرایمانداروں کے لیے اِس کا نتیجہ منفی ہے، جیسا ہم (خروج 34:32، احبار 25:18، یسعیاہ 3:10 اور یرمیاہ 15:10) میں دیکھتے ہیں۔عہدِعتیق میں ''الٰہی عدالت'' کے لیے عبرانی لفظ (peqadah) استعمال ہوا ہے اور سپٹواجنٹ میں اس کے لیے یونانی مترادف لفظ (episcope) استعمال ہوا ہے۔

بطور آسمانی پھل کے امین یسوع کو اِس لیے بھیجا گیا کہ اُس پھل کا مزہ چکھے جو خُدا کو یروشلیم کی ہیکل میں پیش کیا گیا تاکہ وہ دیکھے کہ یہ اچھا ہے کہ نہیں۔وہ اُن شواہد کو اکٹھا کر رہا تھا جو یروشلیم کی بربادی کے لیے الٰہی عدالت میں پیش کئے جائیں۔

اُسی وقت وہ بارہ رسولوں کے دلوں کی تربیت کر رہا اور اُن کو آزما رہا تھا۔الٰہی عدالت راستباز کی زندگی میں خُدا کی عدالت ہے جس سے رُوح القدس فرمانبرداری کے لیے اُن کی تربیت کرتا ہے۔اپنی آواز کے ذریعے وہ اپنی مرضی اُن پر ظاہر کرتا ہے اور اپنی شریعت اُن کے دلوں پر لکھتا ہے۔پس ہم دیکھتے ہیں کہ الٰہی عدالت کا ماحصل راستبازوں کے لیے مثبت اور ناراستوں کے لیے منفی ہے۔اگرچہ منفی ماحصل مستقل نہیں ہے، کیونکہ عدالت کا حتمی مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو دُرست کیا جائے اور اُنہیں خُدا کی عقل اور اُس کی مرضی کے لیے دُرست کیا جائے۔

تسلی دینے والے کے لیے یونانی لفظ (Parakletos) ہے، جس کے معنی ''شفاعت کنندہ'' ''وکیل'' یا قانونی طور پر عدالت میں مدد کرنے والے کے ہیں۔اِسے دفاعی وکیل بھی کہتے ہیں۔جو قانون کو جانتا ہے اور گنہگاروں کو خُدا کی عدالت سے بچنے کے قانونی راستے دکھا سکتا ہے۔قانونی طریقے کے بارے میں یسوع نے کہا کہ وہ دروازہ ہے نہ کہ دیوار (یوحنا 10:1-10) دیوار کے ذریعے جانا یسوع اور اُس کی گناہ کے لیے دی جانے والی قربانی سے پہلوتہی کرنا ہے۔بہت سے مذاہب اِس قسم کی نجات کی بات کرتے ہیں۔لیکن جب وہ سفید تخت کے سامنے جائیں گے تو اُن کو وہاں شرمندہ ہونا پڑے گا۔

یہ تسلی دینے والے (رُوح القدس) کا کام ہے کہ وہ امتیاز کرے، عدالت کرے اور انسانوں کو گناہ کے شواہد

کے مطابق مجرم ٹھہرائے۔ تسلی دینے والا راستباز کے لیے دفاعی وکیل ہے۔ لیکن وہ ناراستوں کے خلاف گواہ ہے۔ (یوحنا 8,7:16) میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ منصف بھی ہے۔

''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار (Parakletos) تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دُوں گا۔ اور وہ آ کر دُنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت (Krisis) کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔''

اُوپر بیان کیے گئے جس یونانی فعل کا ترجمہ قصوروار کیا گیا وہ ''elengkos'' ہے۔ اِس کی اسمی حالت ''elegmos'' ہے جس کے معنی ثبوت یا شہادت کے ہیں۔ پس اِس فعل کے معنی قصوروار ٹھہرانا یا شواہد کے مطابق عدالت کرنا ہے جو تفتیش کے دوران اکٹھے کیے گئے۔ دُنیا کے لیے عام طور پر (ناراستوں) کو یہ گناہ کے لیے قصوروار ٹھہرائے گا، لیکن ایمانداروں کے لیے یہ شہادت اُن کی راستبازی کا ثبوت ظاہر کرے گی۔

زمینی خدمت کے دوران یسوع کی الٰہی عدالت کا مقصد یہ تھا کہ وہ یہوداہ کی تقدیر کا فیصلہ کرے اور اچھے انجیروں کو ناقص انجیروں سے الگ کرے۔ (یرمیاہ 24) میں بیان کی گئی خُدا کی وضاحت کے مطابق زیادہ تر انجیر خراب تھے، کیونکہ اُنہوں نے خُدا کی عدالت کے مطابق روم کی فرمانروائی کا انکار کیا اور ایک فوجی مسیح کی خواہش ظاہر کی جو اُنہیں رومی جوئے سے آزاد کرائے۔ یسوع کو بہت کم ایسے لوگ ملے جنھوں نے اُسے بطور مسیح اور سلامتی کا شہزادہ قبول کیا۔ یہ یہوداہ کے اچھے انجیر تھے۔ یہ دُوسرے مددگار ''رُوح القدس'' کا وعدہ تھا جو پینتکُست پر آئے گا اور نئی عدالت کے وقت کو شروع کرے گا دورِ خمسین یسوع کی آمدِ ثانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

یہ رُوح القدس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُن گناہ گاروں کو نصیحت کرے جو شریعت کے مطابق قصوروار ہیں۔ (رومیوں 19:3) حمایت کو حاصل کرنا قانوناً جرم نہیں ہے۔ یسوع نے اپنی خدمت کے اختتام پر دُوسرے مددگار کے بارے میں بات کی (یوحنا 16:14) جو اُن کو دیا گیا۔ ''دُوسرے'' کی اصطلاح ظاہر کرتی ہے کہ جب اعمال (2) باب میں رُوح القدس دیا گیا تو یسوع پہلا مددگار تھا۔ اصل میں یسوع کی زندگی کے اوائل میں شمعون نے اُسے ''اسرائیل کی تسلی'' کہا۔ (لوقا 25:2) لفظ (paraklesis) اور ''تسلی دینے والا'' ایک ہی ہیں۔

اُس کی نصیحت گناہ کے لیے قربانی کی تصویر کشی کرتی ہے۔ رُوح القدس اِس طریقہ سے شریعت کے گناہ کی سزا

کوظاہر کرتا ہے۔آسمان کی بادشاہی کا صرف ایک ہی دروازہ ہےاور وہ یسوع مسیح ہے۔ وہی لوگ خوش ہیں جو اُس کے کہے ہوئے کلام پر یقین کرتے ہیں۔

ایک دفعہ جب کوئی گنہگار اِس دروازہ سے داخل ہوتا ہےتو رُوح القدس اُس کی زندگی میں فعال کردار ادا کرتا ہےاور اُسے ''گناہ'' اور ''راستبازی'' کے بارے میں سکھاتا ہے۔ یہ الٰہی عدالت میں تصدیق کے مقصد کے لیےنہیں بلکہ ہماری شخصی زندگی میں تقدیس کے مقصد کے لیے ہے۔تصدیق وہ عمل ہوتا ہے جب ایک گنہگار کو عدالت کے سامنے گنہگار ٹھہرایا جاتا ہے۔ وہ اصل میں گنہگار رہوتا ہے۔تقدیس اگلا عمل ہے۔رُوح کے اعمال ہماری راہنمائی کرتے ہیں کہ ہم مسیح کی شبیہ پر ڈھلتے جائیں۔تقدیس کا عمل پینٹکُست کی تصویر ہے۔اُس کی حضوری عدالت کو جاری رکھتی ہےاور یہ ہماری تصدیق کے لیےاور شواہد اکٹھے کرتی ہے۔جیسا مذکورہ بالا بیان کیا گیا،یسوع آسمانی پھل کا نگہبان ہے،اور وہ الٰہی عدالت کے لیےشواہد اکٹھے کررہا ہے۔

گلتیوں 23,22:5 میں رُوح کے پھل کی نو حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

''مگر رُوح کا پھل محبت۔خوشی۔اطمینان۔تحمل۔مہربانی۔نیکی۔ایمانداری۔حلم۔پرہیز گاری ہے۔ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔''

رُوح کا پھل اُس شخص کے کردار کی تبدیلی کے شواہد کوظاہر کرتا ہے جو رُوحانی طور پر بلوغت میں پروان چڑھتا ہے۔

1- کرنتھیوں 12: 8-10 میں رُوح القدس کی نو نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

''کیونکہ ایک کو رُوح کے وسیلہ سے حکمت کا کلام (1) عنایت ہوتا ہےاور دُوسرے کواُسی رُوح کی مرضی کے موافق علمیت کا کلام (2)۔کسی کواُسی رُوح سے ایمان (3) اور کسی کواُسی ایک رُوح سے شفا (4) دینے کی توفیق۔کسی کو معجزوں کی قدرت (5)۔کسی کو نبوت (6)۔کسی کو رُوحوں کا امتیاز (7)۔کسی کو طرح طرح کی زبانیں (8)۔کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا (9)۔''

رُوح کی نعمتیں مافوق الفطرت ہتھیار ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے ''درخت'' کو اور زیادہ پھلدار کیا جاتا ہے۔ یہ نعمتیں اپنے آپ میں انتہا نہیں ہیں۔اِن میں سے ہر ایک کا مقصد یہ ہے کہ رُوح کے پھل کو پروان چڑھایا جائے۔کیونکہ یہ تمام نعمتیں مافوق الفطرت خوبی رکھتی ہیں۔اِس لیے بہت سے دُنیوی لوگ اِن کی پھل سے زیادہ خواہش کرتے ہیں۔یہ اُس کسان کی مانند ہیں جو ایک نیا ہل لاتا ہےاور اُسے کھیت میں استعمال

کرنے کے بجائے نمائشی کمرہ میں رکھتا ہے تا کہ لوگ اُس کی تعریف کرسکیں۔
رُوح کی یہ نعمتیں قدرت کی تعمیل ہیں جو پینٹکُسٹ کی قدرت سے راستبازوں میں تقسیم کی جاتی ہیں ۔ یہ رُوح کے ہتھیار ہیں جس سے انسانوں کے دل افشا ہوتے اور اُن کو توبہ کی طرف لایا جاتا ہے۔ جیسے رُوح القدس اُن کی خُدا کی عقل اور مرضی میں صف بندی کرتی ہے ۔ اِن نعمتوں کے اثرات راستبازوں اور ناراستوں کی زندگیوں پر الگ الگ ہیں۔ راستبازوں کی زندگیوں میں یہ نعمتیں خُدا کی مافوق الفطرت قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ جبکہ ناراستوں کی زندگیوں میں یہ نہ صرف اُن کے دل کے بھیدوں کو ظاہر کرتیں ہیں بلکہ اُنہیں توبہ کی طرف مائل بھی کرتی ہیں۔ 1- کرنتھیوں 14 :25,24 میں بیان کیا گیا ہے ۔
'' لیکن اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یا ناواقف اندر آجائے تو سب اُسے قائل کر دیں گے اور سب اُسے پرکھ لیں گے۔ اور اُس کے دل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے۔ تب وہ منہ کے بل گر کر خُدا کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ بیشک خُدا تم میں ہے۔''
اِس سے ہم دیکھتے ہیں کہ رُوح القدس کی عدالت راستبازوں اور ناراستوں میں الگ الگ ہے ۔ یہ قصوروار ٹھہرا سکتی اور آزاد بھی کرسکتی ہے۔ لیکن اِس کا سب سے بنیادی مقصد یہ ہے کہ شواہد کو اِسی طرح ظاہر کیا جائے جیسے جج عدالت میں حتمی فیصلہ صادر کرنے کے لیے کرتا ہے۔ تسلی دینے والا راستبازوں کا وکیل ہے لیکن یہ ناراستوں کے خلاف گواہ ہے۔
متی 5:3-11 میں نو مبارکبادیاں ہیں، جو رُوح کے پھل کو ظاہر کرتی ہیں۔
''مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں (1) کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں (2) کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں (3) کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں (4) کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں (5) کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں (6) کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں (7) کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں (8) کیونکہ آسمانی کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے (9)۔''

نویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش 24:17 میں ہوا ہے۔

''ابرہام ننانوے برس کا تھا جب اُس کا ختنہ ہوا۔''

بدن کا ختنہ دل کے ختنہ کی پیش بینی کرتا ہے جو کہ بدن کی عدالت کرنے کے لیے رُوح کا کام ہے۔ ابرہام کو وعدہ کا فرزند حاصل کرنے کے لیے جسمانی ختنہ کرانا پڑا۔ پس ہمیں اپنے وعدہ کا فرزند یسوع مسیح جو وعدہ کا وارث ہے حاصل کرنے کے لیے ضرور اپنے دلوں کا ختنہ کرانا چاہیے۔ ابرہام نے اِس لیے ننانوے سال انتظار کیا کیونکہ ننانوے کا عدد خُدا کے ساتھ رضامندی کو ظاہر کرتا ہے۔

عبرانی کے لفظ (amen) کی عددی قیمت (99) ہے۔ جب لوگ آمین کہتے ہیں تو یہ اِس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ اُس کے ساتھ متفق ہیں۔

پس اِس میں ہم نو کے عدد کے معنی کے بارے میں بھی دیکھتے ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں میں ''رُوح القدس کے کام'' اور ''عدالت'' کی بھی تصویر کشی کرتی ہے اور ہمیں خُدا کے ساتھ مکمل طور پر متفق کرتی ہے۔ جب تمام مخلوقات متفق ہوئیں تو چوتھے جاندار نے کہا، ''آمین'' (مکاشفہ 14:5)

رُوح القدس کی آگ کا بپتسمہ نوح کے دنوں کے پانی کے بپتسمہ کے مماثل ہے۔ سب سے بنیادی فرق یہ ہے کہ پانی نے تمام جانداروں کو ختم کر دیا، جبکہ رُوح کی آگ کے بپتسمہ نے انسان کے اندرونی باطن کو ختم کر دیا۔ پانی نے نوح کے دور میں زندگیوں کو ختم کیا لیکن خُدا کی آگ نے اُن کو زندگی دی۔ یہ دونوں رُوح کو مختلف پہلوؤں سے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر کوئی دُنیا کے گناہ اور راستبازی کو مختلف طرح سے قائل کرتا ہے۔

آگ ہمارے بدنوں کو درد دے سکتی ہے لیکن یہ ہماری رُوحوں کو زندگی دیتی ہے۔ عدالت میں رُوح القدس کے کام کا مقصد تمام لوگوں کو توبہ کے لیے قائل کرنا ہے۔ یہ زبور (9) کا پس منظر ہے جہاں ہم باغیوں پر خُدا کی عدالت کی تصویر دیکھتے ہیں۔ جب ہم اِس پر بطور پیدایش کی کتاب کا مکاشفہ غور کرتے ہیں تو زبور (9) نمرود کے خلاف عدالت کی تصویر کشی کرتا ہے اور اُس کے دل کے خیالات ظاہر ہوتے ہیں۔

﴾ 10 ﴿

دَس (یود-yod)

(اِلٰہی حکم-قانون-شریعت)

''یودْ'' بندھے ہوئے ہاتھ ہیں۔کیونکہ دس شریعت کا عدد ہے جو الٰہی حکم لاتا ہے۔یہ شریعت کے کام کو ظاہر کرتا ہے۔

جیسا ہم نے پہلے کہا، آٹھ کا عدد ''نئے آغاز'' اور ایک راستباز میں ''نئی پیدائش'' کو ظاہر کرتا ہے۔نو ''عدالت الٰہی'' اور راستباز کی زندگی میں ''رُوح القدس کی راہنمائی'' ''تربیت'' اور راستباز کی زندگی میں عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔اور اعمال بطور گواہ غیر ایماندار کے خلاف ہیں جو اُس کے دل کے پوشیدہ خیالات کو ظاہر کرتے ہیں۔

دس اِلٰہی حکم کا عدد ہے جو شریعت کی عدالت کے ذریعے اِسے از سرِ نو قائم کرتا ہے۔دُوسرے لفظوں میں اصل میں یہ شریعت کے فیصلہ کو ظاہر کرتا ہے جو ثبوتوں کے اکٹھے کئے جانے سے حاصل ہوتا ہے۔رُوح القدس اُن اثبات کو ظاہر کر چکا ہے جو انسان کے دل میں ہوتے ہیں (نو کے عدد کی طرح)، قاضی شریعت کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس سے ہی وہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

جب انسان اپنے کئے کا بدلہ پاتا ہے تو دس کا عدد الٰہی عدالت کی تصویر کشی کرتا ہے۔اِس طرح شریعت پوری ہوتی ہے اور الٰہی حکم کو دوبارہ قائم کیا جاتا ہے۔

عبرانی میں دسواں خط ''دیؤ'' ہے جس کا مطلب ''کام'' ہے جیسا کہ ہم دس احکام میں دیکھ چکے ہیں دس کا عدد شریعت کا عدد ہے۔اِس طرح ''یودْ'' شریعت کے کاموں کی علامت بن جاتا ہے۔(رومیوں 20:3) دس کے عدد کے معنی کی بنیاد الٰہی حکم پر ہے کیونکہ ہم مکاشفہ 13,12:20 میں پڑھتے ہیں، سب کا انصاف اُن کے اعمال کے مطابق کیا جائے گا۔

دسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 13:6 میں آیا ہے، جہاں خُدا کہتا ہے۔

''اور خُدا نے نوح سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آ پہنچا ہے کیونکہ اُن کے سبب سے زمین ظلم سے بھر گئی۔''

یہ حوالہ نوح کے زمانہ میں الٰہی عدالت کے بارے میں بات کرتا ہے، کیونکہ لوگوں نے نوح کے پیغام کو رڈ کیا۔ یہ پیغام تسلی کنندہ کا پیغام تھا۔

دسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 3:22 میں آیا ہے، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کا باپ کوہِ موریاہ کے بارے میں اُس سے بات کرتا ہے۔ یہ صلیب پر یسوع مسیح کی عظیم قربانی کی تصویر کشی کرتا ہے جہاں شریعت کی سزا اکلوتے بیٹے پر آئی جس نے ہمارے گناہ اور بغاوت کی سزا اپنے اُوپر لے لی۔

11

گیارہ (یود۔الف yod-aleph)

(اَدُھوراپن۔ عدم تکمیل۔بے ترتیبی۔ ناتمامی)

عبرانی میں گیارہ کے عدد کو دو حروف ''یوڈ'' (ہاتھ) اور ''الف'' (طاقت) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ ہاتھ کی قدرت اور طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان کا خُدا کے بغیر کام ناتمام اور بے ترتیب ہے، اِس طرح وہ خاتمہ کی طرف آتا ہے۔

گیارہ کا عدد ''بے ترتیبی''، ''عدم تکمیل' اور ''اَدُھورے پن'' کا عدد ہے۔ یوسف کے کھو جانے کے بعد یعقوب کے پاس گیارہ بیٹے تھے۔ یہ بے ترتیبی کی بڑی دُرست تصویر ہے۔ جب یوسف واپس مل گیا تو یہ دوبارہ الٰہی حکومت (12) کا نشان بن گئی۔

اسرائیل نے مصر سے نکلنے اور بارہ جاسوسوں کے خبر دینے کے درمیان دس دفعہ خُدا سے بغاوت کی (گنتی 22:14) پھر خُدا نے اُن کی عدالت کی اور کہا کہ وہ چالیس سال بیابان میں گزاریں گے۔ جیسا ہم پہلے بیان کر چکے ہیں دس شریعت کی عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن پھر لوگوں نے خُدا کی عدالت کو قبول کرنے سے انکار کیا اور یہ اُن کا گیارہواں (بے ترتیب) گناہ ثابت ہوا۔ اُنہوں نے اپنے طور پر کنعان کو فتح کرنا چاہا لیکن وہ بُری طرح ناکام ہوئے۔ (گنتی 14:39-45) غلط وقت پر دُرست کام نہیں ہو پاتے اور نہ ہی دُرست وقت پر غلط کام۔ دونوں ہی بے ترتیبی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِس حقیقت پر بھی غور کریں کہ کوہِ حورب سے قادس برنیع کا سفر گیارہ دن کا تھا۔ وہاں بارہ جاسوسوں نے اپنی خبر دی اور وہاں سے ہی اسرائیل نے خُدا کے خلاف اپنا گیارہواں گناہ کیا۔

یرمیاہ 2:39 کے مطابق بابلیوں نے یروشلیم کو صدقیاہ بادشاہ کی سلطنت کے گیارہویں سال تباہ کیا۔

دوبارہ بے ترتیبی پر زور دینے کے لیے خُدا نے حزقی ایل کو صور کی تباہی کے بارے میں رُویا دی۔

''اور گیارہویں برس میں'' (حزقی ایل 1:26) اور اس طرح مصر کے بارے میں بھی، ''گیارہویں

برس‘‘(حزقی ایل20:30)

یہوداہ کے یسوع کو پکڑوانے اور پھانسی لینے کے بعد گیارہ شاگرد رہ گئے۔اور اِس کے فوراًبعد ہی پنتیکُست کے دن پطرس نے اِس بات کو سمجھ لیا کہ گیارہ شاگرد ہونا بے ترتیبی اوراُدھورے پن کو ظاہر کرتا ہے۔وہ اِس بات کو بھی سمجھا کہ یہوداہ نے ابی سلوم کا کردارادا کیا ہے(زبور8:109)اِسی لیےاُس کی جگہ کسی دُوسرے کومقرر کرنا چاہیے۔(اعمال20:1)

پس شاگردوں نے قرعہ ڈالا(اعمال26:1)اوروہ قرعہ متیاہ کے نام نکلا۔اوراُنھوں نے اُسے یہوداہ کی جگہ بارہواں شاگرد مقرر کیا اورشاگردوں کی تعداد واپس بارہ ہوگئی جو’’الٰہی حکومت‘‘ کو ظاہر کرتا ہے۔متیاہ نے عارضی طور پر اِس کمی کو پورا کیا جب تک یسوع ساؤل پر ظاہر نہ ہوااوراُسے خدمت کے لیے نہ بلایا۔(اعمال 5:9)اِس سے پہلے کہ وہ اپنے پہلے بشارتی سفر پر جائے خُدا چودہ سال اُس کی تربیت کرتا رہا۔(گلتیوں 1:2؛ اعمال2:13)اوراُس نے اُس کا نام تبدیل کر کے پولس رکھ دیا۔(اعمال9:13)

گیارہویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پولس کا ذکر(14:14)میں آیا ہے، جہاں پولس نے ایک جنم کے لنگڑا کو شفا دی۔اور بھیڑ بلند آواز سے کہنے لگی،

’’آدمیوں کی صورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔‘‘ (آیت 11)اورلوگ دیوتاؤں کی طرح ہارلے کر پولس اور برنباس کے سامنے قربانی کرنے آئے۔یہ واضح طور پر بے ترتیبی تھی۔

’’جب برنباس اور پولس رسولوں نے یہ سنا تو اپنے کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کودے اور پکار پکار کر۔کہنے لگے کہ لوگو! تم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تمہارے ہم طبیعت اِنسان ہیں اور تمہیں خوشخبری سناتے ہیں تاکہ اِن باطل چیزوں سے کنارہ کر کے اُس زِندہ خُدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین،سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔‘‘

پولس کے اُن لوگوں کی دُرستی کرنے کے بعد اُنھوں نے اُسے سنگسار کیا اور گھسیٹ کر شہر سے باہر لے گئے اوراُسے مُردہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔اِس طرح گیارہ، بے ترتیبی اور نا تمامی کو ظاہر کرتا ہے۔اِسی وجہ سے اکثر عدالت کو اِس عدد کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح مصر، اسرائیلیوں کو جانے دینے سے انکار کی وجہ سے بے ترتیبی کا شکار تھا۔پس خُدا نے مصر پر دس آفتیں بھیجیں جو خُدا کی عدالت کو ظاہر کرتی ہیں۔اور گیارھواں جرم اُنھوں نے بحرِقلزم کے کنارے کیا

جب فرعون نے ''بیابانی کلیسیا'' کو واپس غلامی میں لانے کی کوشش کی۔ وہ بے ترتیبی کا شکار ہوئے۔
کنعان کے گیارہ بیٹے تھے (پیدائش 10:15-18) کنعانی بادشاہ علامتاً ہمارے ذہنوں کے باطنی قلعوں کو ظاہر کرتے ہیں (2- کرنتھیوں 10:4,5) جو ہمیں مکمل طور پر مسیح کی فرمانبرداری سے روکتے ہیں۔ اِسی طرح ادوم کے گیارہ، رئیس یا سردار تھے۔ (پیدائش 36:40-43)

12

بارہ (یود۔بیتھ yod-beth)

(اختیار۔حکومتی کاملیت)

عبرانی میں بارہ کے عدد کو دو حروف ''یوڈ'' اور ''بیتھ'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ الٰہی اختیار کے تحت ہم آہنگی میں گھرانے کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتا ہے۔

بارہ کا عدد ''الٰہی اختیار'' اور ''حکومتی کاملیت'' کا عدد ہے۔ یہ گیارہ کے بعد آتا ہے جو اِس کاملیت کی بے ترتیبی کا سابقہ ہے۔ عہدِ عتیق میں یعقوب کے بارہ بیٹے اور عہدِ جدید میں بارہ رسول تھے۔ نئے یروشلیم کی بارہ بنیادیں ہیں (مکاشفہ 21: 14) اِس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے ہیں۔ (مکاشفہ 12:21) اور بارہ دروازوں پر بارہ موتی تھے۔ (مکاشفہ 21:21) یہ شہر چوکور ہے اور اِس کی لمبائی چوڑائی بارہ ہزار فر لانگ تھی۔ (مکاشفہ 16:21) اِس شہر کی دیوار کی اُونچائی ایک سو چوالیس ہاتھ ہے۔ (مکاشفہ 17:21) جو کہ 12x12 ہے۔ یہ تمام چیزیں الٰہی حکومت اور تربیت کے خیال کو پیش کرتی ہیں۔

اگرچہ تمام کاہنوں اور بادشاہوں کو مسح کیا جاتا تھا مگر عہدِ عتیق میں خاص طور پر بارہ کا ذکر ملتا ہے۔ پہلے پانچ کاہن تھے اور آخری سات بادشاہ تھے۔

1۔ ہارون (احبار 12:8)

2۔ ندب (احبار 1:10;30:8)

3۔ ابیہو (احبار 1:10;30:8)

4۔ اِلیعزر (احبار 12:10;30:8)

5۔ اِتمر (احبار 12:10;30:8)

6۔ ساؤل (1-سموئیل 1:10) ''چھ'' انسان کا انتخاب ہے۔(1-سموئیل 18:8)

7۔ داؤد (1-سموئیل 13:16)''سات'' خُداکاانتخاب ہے۔(1-سموئیل 14:13)

8۔ ابی سلوم (2-سموئیل 10:19)

9۔ سلیمان (1-سلاطین 39:1)

10۔ یاہو (2-سلاطین 6:9)

11۔ یوآس (2-سلاطین 12:11)

12۔ یہوآخز (2-سلاطین 30:23)

یسوع نے بارہ تختوں کے بارے میں بتایا جن پر بارہ رسول بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے۔(متی 28:19) سلیمان نے بارہ منصب دار مقرر کئے جو اُس کے گھرانے کو رسد فراہم کرنے کے ذمہ دار تھے۔(1-سلاطین 7:4)

بارہویں دفعہ یسوع کا نام متی 10:4 میں آیا ہے، جہاں وہ الٰہی حکومت کی حقیقت کو قائم کرتا ہے۔

''یسوع نے اُس سے کہا اَے شیطان دُور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔''

13

تیرہ (یود۔گیمل yod-gimal)

(سرکشی۔بغاوت۔بگاڑ)

عبرانی میں تیرہ کے عدد کو دوحروف ''یود'' اور ''گیمل'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ غرور کے عمل (کام) کو ظاہر کرتا ہے۔

تیرہ کا عدد ''سرکشی''، ''بغاوت'' اور ''بگاڑ'' کا عدد ہے۔ تیرہ کا عدد سب سے پہلے بائبل مقدس میں پیدائش 4:14 میں آیا ہے، جہاں یہ سرکشی کو ظاہر کرتا ہے۔

''بارہ برس تک وہ کِدرلاعمر کے مُطیع رہے پر تیرھویں برس اُنہوں نے سرکشی کی۔''

یوسف کا دوہرا حصہ ہونے کے بعد بشمول لاوی، اسرائیل کے تیرہ قبائل تھے۔ اور جب قبائل کو اُن کی میراث دی گئی تو تیرہ حصوں میں دی گئی۔ لاوی کو کوئی میراث نہ ملی لیکن منسی کو دوگنا حصہ ملا، دریائے یردن کی دونوں اطراف۔ یہ اسرائیل کی سرکش فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔

مرقس 22,21:7 میں یسوع نے تیرہ گناہوں کا ذکر کیا ہے جو انسان کے دل سے نکلتے ہیں۔ لفظ ''اژدھا'' تیرہ دفعہ مکاشفہ کی کتاب میں آیا ہے۔

ڈاکٹر بُولنگر (Dr. Bullinger) اپنی کتاب ''بائبل مقدس میں اعداد'' (Numbers in Scripture) کے صفحہ نمبر 207,206 میں راقم طراز ہے۔ قائن کے نسب نامہ میں (آدم سے تو بلقائن تک) جب ہم اُن تمام ناموں کی عددی قیمت (Gematria) کو شامل کرتے ہیں تو 2223 آتا ہے جو کہ (13 x 171) کا حاصل ضرب ہے۔ اِس کے برعکس آدم سے یافت کے نسب نامہ کا کل مجموعہ 3168 ہے۔ یہ ''خُداوند یسوع مسیح'' کے نام کی عددی قیمت بھی ہے۔ (800+888+1480=3168)

ڈاکٹر بُولنگر (Dr.Bullinger) اِسی کتاب کے صفحہ نمبر 217,216 میں بیان کرتا ہے کہ یہوداہ کے

بادشاہوں کی عددی قیمت (8x550) 4400 ہے۔جبکہ اسرائیل کے بادشاہوں کے ناموں کی عددی قیمت (13x300) 3900 ہے۔جبکہ یہوداہ کے بادشاہ (داؤد کا نسب نامہ) مکمل تھے۔کیونکہ اُنہوں نے یسوع مسیح کے نسب نامہ کو مکمل کیا، جبکہ اسرائیل کے بادشاہوں نے یروشلیم میں داؤد کے گھرانے سے کھلی بغاوت کی۔اِس طرح اسرائیل کے بادشاہوں کی عددی قیمت تیرہ کا حاصل ضرب ہے جو بغاوت، سرکشی اور بگاڑ کا عدد ہے۔

14

چودہ (یود۔دالتھ yod-daleth)

(رہائی۔آزادی۔چھٹکارا)

عبرانی میں چودہ کے عدد کو دو حروف ''یوڈ'' اور ''دالتھ'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دروازہ کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ قید خانہ کے کھلے ہوئے دروازہ میں رہائی کی علامت ہے۔

چودہ کا عدد رہائی، آزادی یا چھٹکارا کا عدد ہے۔ بنی اسرائیل فسح کے موقع پر مصر سے رہا ہوئے جو پہلے مہینے کی چودہ تاریخ کو ذبح کیا جاتا تھا۔ جب پولس روم کی طرف جارہا تھا تو اُن کا جہاز طوفان کی زد میں آ گیا، وہ چودھویں دن آزاد ہوئے۔(اعمال27:33,34)

پیدائش 10:12 میں ابرام اپنے آپ کو کنعان میں قحط سے بچانے کے لیے مصر کو گیا۔ یہ چودھویں دفعہ تھا جب اُس کا نام بائبل مقدس میں آیا۔

چودہویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدائش 28:45 میں آیا ہے، جب یعقوب کو پتا چلا کہ یوسف ابھی تک زندہ ہے۔ اُس نے یعقوب کو اکیس سالہ تکلیف کے درد سے رہائی دی جو اکیس سالوں سے خیال کر رہا تھا کہ یوسف مر چکا ہے۔

چودہویں دفعہ یشوع کا نام گنتی 22:27 میں آیا ہے، یہ وہ موقع تھا جب موسیٰ نے اُس پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اُس نے یشوع کو اُس کے بلاوے اور خود کو اپنے بلاوے سے آزاد کیا۔

لوقا کی انجیل میں یسوع کا نام چودہویں دفعہ لوقا 35:4 میں آیا ہے، جہاں وہ ایک بدرُوح کو نکالتا ہے۔

﴾ 15 ﴿

پَندرَہ (یود۔ ہے yod-hey)

(نئ سمت۔ نئ راہنمائی۔ نئ ہدایت)

عبرانی میں پندرہ کے عدد کو دو حروف ''یوڈ'' اور ''ہے'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ رُوح القدس کے اِلہام کے کام کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ ہمیں زندگی میں ایک نئی سمت دیتا ہے۔

پندرہ کا عدد نئی سمت، نئی راہنمائی اور نئی ہدایت کا عدد ہے۔ پندرہواں زبور بیان کرتا ہے کہ جب ہم خُدا کے مقدس پہاڑ پر بستے ہیں تو ہم خُدا کے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ جسمانی انسان کا عمومی روش سے نئی سمت کی طرف جانا ہے۔ جیسے آٹھ کا عدد سات (کاملیت) کے بعد آتا ہے، اِسی طرح پندرہ چودہ (سات کا دوہرا دورانیہ) کے بعد آتا ہے۔

اسرائیل نے پہلے مہینے کی پندرہ تاریخ کی صبح مصر کو چھوڑا۔ اُنہوں نے ایک لمبا عرصہ غلامی میں گزارہ اور یہ بنی اسرائیل کے لیے نئی سمت کا نشان تھا۔

پندرہویں دفعہ نوح کے نام کا ذکر پیدایش 7:7 میں ہوا ہے۔

''تب نوح اور اُس کے بیٹے اور اُس کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی بیویاں اُس کے ساتھ طوفان کے پانی سے بچنے کے لیے کشتی میں گئے۔''

یہ نوح کے خاندان سمیت پوری دُنیا کے لیے نئی سمت، نئی راہنمائی یا نئی ہدایت تھی۔

پندرہویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدایش 12:14 میں ہوا ہے۔

''اور یوں ہوا کہ جب ابرام مصر میں آیا تو مصریوں نے اُس عورت کو دیکھا کہ وہ نہایت خوب صورت ہے۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ابرام مصر میں جانے کی وجہ سے نئی سمت کا تعین کرتا ہے۔

پندرہویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش 18:16 میں ہوا ہے۔

''تب وہ مرد وہاں سے اُٹھے اور اُنہوں نے سدوم کا رُخ کیا اور ابرہام اُن کو رخصت کرنے کو اُن کے ساتھ

ہولیا۔''

دوفرشتے ابرہام کودکھائی دیئے اوروہ سدوم میں نئی سمت کو جانے کے لیے تیار تھے۔

پندرہویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش 14:24 میں ہوا ہے، جہاں الیعز رحاران میں اضحاق کے لیے بیوی ڈھونڈنے جاتا ہے۔ وہ ایک کنواں پر پہنچتا ہے اوروہ اس بات کو جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اُسے کس سمت جانا ہے۔ پس وہ دُعا کرتا ہے کہ جس عورت کو خُدا نے اضحاق کی بیوی کے لیے منتخب کیا ہے وہ اُسے اور اُس کے اُونٹوں کو پانی پلائے گی۔ ربقہ سامنے آئی اوراُس نے ایسا کیا۔

پندرہویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدایش 21:27 میں ہوا ہے۔

''تب اضحاق نے یعقوب سے کہا اے میرے بیٹے ذرا نزدیک آ کہ میں تجھے ٹٹولوں کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے یا نہیں۔''

یہاں پر دوبارہ اضحاق کے سامنے نئی راہنمائی کا تصور آتا ہے۔

پندرہویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر پیدایش 1:46 میں ہوا ہے۔

''اور اسرائیل اپنا سب کچھ لے کر چلا اور بیرسبع میں آکر اپنے باپ اضحاق کے خُدا کے لیے قربانیاں گذرانیں۔''

اسرائیل بیرسبع جانے سے نئی سمت کی طرف جارہا تھا۔ پندرہویں دفعہ یوسف کے نام کا ذکر پیدایش 28:37 میں ہوا ہے، جہاں یوسف کے بھائی اُسے گڑھے سے باہر نکالتے ہیں اوراُسے اِسمٰعیلیوں کے ہاتھوں فروخت کردیتے ہیں۔ یقیناً وہ اُسے مصر میں نئی سمت میں بھیج دیتے ہیں۔

قضاۃ 10:19 میں یروشلیم کا ذکر پندرہویں دفعہ ہوا ہے۔

''پر وہ شخص اُس رات رہنے پر راضی نہ ہوا بلکہ اُٹھ کر روانہ ہوا اور یبوس کے سامنے پہنچا۔ (یروشلیم یہی ہے) اور دو گدھے زین کسے ہوئے اُس کے ساتھ تھے اوراُس کی حرم بھی ساتھ تھی۔''

وہ شخص روانہ ہوا اور نئی سمت کو گیا۔

پندرہویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر 1- سموئیل 17:23-24 میں ہوا ہے۔ جہاں جاتی جولیت خُدا کی فوجوں کو للکارتا ہے۔

''اور وہ اُن سے باتیں کرتا ہی تھا کہ دیکھو وہ پہلوان جات کا فلستی جس کا نام جولیت تھا فلستی صفوں میں سے نکلا اور اُس نے پھر ویسی ہی باتیں کہیں اور داؤد نے اُن کو سنا۔ اور سب اسرائیلی مرد اُس شخص کو دیکھ کر اُس کے سامنے سے بھاگے اور بہت ڈر گئے۔''

اسرائیلی نئی سمت کو بھاگے۔

عہد جدید میں پندرہویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر متی 18:4 میں ہوا ہے۔

''اور اُس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ اور اُن سے کہا میرے پیچھے چلے آؤ تو میں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔ اور وہ فوراً جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔''

اُن شاگردوں کو اُن کی زندگیوں میں نئی سمت کے لیے بلایا گیا۔

پندرہویں دفعہ مرقس کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر مرقس 7:3 میں ہوا ہے۔

''اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی طرف چلا گیا اور گلیل سے ایک بڑی بھیڑ پیچھے ہو لی اور یہودیہ''

اور یقیناً جب یسوع جھیل کی طرف گیا وہ ایک نئی سمت کی طرف گیا۔ یہی خیال لوقا 8:5 میں بھی پایا جاتا ہے جہاں اُس انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر پندرہویں دفعہ ہوا ہے۔

''شمعون پطرس یہ دیکھ کر یسوع کے پاؤں میں گرا اور کہا اے خُداوند! میرے پاس سے چلا جا کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں۔''

پندرہویں دفعہ پولس کے نام کا ذکر اعمال 12:15 میں ہوا ہے جہاں پولس اور برنباس لوگوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ کو دیکھتے ہیں جو یسوع مسیح کی خوشخبری (نئی سمت) کے بارے میں سننے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

مبشر Ed Vallowe کہتا ہے کہ پندرہ ''آرام'' کا عدد ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ساتویں مہینے کے پندرہویں دن عیدِ خیام کا آغاز ہوتا تھا اور یہ سبت کے دن کا آرام ہوتا تھا۔ تاہم سبت کا آرام لوگوں کے لیے ایک نئی سمت تھا کیونکہ وہ اپنے کام کو ترک کر کے کچھ اور کرتے۔

اِسی طرح پندرہویں دفعہ نعومی کے نام کا ذکر روت 1:3 میں ہوا ہے۔

''پھر اُس کی ساس نعومی نے اُس سے کہا میری بیٹی کیا میں تیرے آرام کی طالب نہ بنوں جس سے تیری بھلائی ہو؟''

اگر ہم اِس حوالہ کے سیاق وسباق کو پڑھیں تو ہم دیکھیں گے کہ نعومی روت کو بوعز کی نظر میں نمایاں ہونے کے لیے نئی سمت میں بھیجتی ہے۔ یقیناً وقتوں پر آرام کا تصور اپنے آپ میں پندرہ کے عدد پر صادق آتا ہے۔ کیونکہ کام سے آرام کی طرف جانا ایک نئی سمت یا رخ ہوتا ہے۔ پندرہ کا عدد وسیع معنی رکھتا ہے۔

زبوروں کے پہلے حصہ کا آغاز باغ میں کامل انسان سے ہوتا ہے اور اِس کا اختتام نوح کے طوفان پر ہوتا ہے۔ دُوسرے حصہ کا آغاز نمرود کی بغاوت سے ہوتا ہے اور اِس کا اختتام فرمانبردار خادم اضحاق پر ہوتا ہے جو مثیلِ مسیح ہے جو باغی انسان کو بچانے کے لیے آیا، زبوروں کی پیدایش کی کتاب (The Genesis Book of Psalms) (ڈاکٹر اسٹیفن کی ایک کتاب جس میں اُنہوں نے پہلے چالیس زبوروں کا بڑا دلکش مطالعہ کیا ہے کہ کیسے وہ پیدایش کی کتاب سے تعلق رکھتے ہیں) کا تیسرا حصہ سولہویں زبور (KJV) سے شروع ہوتا ہے۔ یہ کامل انسان یسوع اور اُس کے صلیب پر نجات بخش کام پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

16

سولہ (یود۔واو yod-vav)

(محبت)

عبرانی میں سولہ کے عدد کو لکھنے کے لیے دو حروف ''یوڈ'' اور ''واؤ'' استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عدد کانٹے یا میخ کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتا ہے جو دو لوگوں کے دِلوں کو ایک کرتا ہے۔

سولہ محبت کا عدد ہے۔ یہ اِس لیے ہے کیونکہ یہ خُدا کی محبت ہی تھی کہ یسوع انسان کے گناہوں کے لیے صلیب پر کیلوں سے جڑا گیا۔ صلیب تمام نسل انسانی کے لیے خُدا کی محبت کو عیاں کرتی ہے۔ یوحنا 16:3 میں لکھا ہے۔

''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔''

1- کرنتھیوں 13:4-8 کو ''محبت کا باب'' کہا جاتا ہے، جہاں پولس محبت کی سولہ خوبیاں بیان کرتا ہے۔

(1) محبت صابر ہے (2) اور مہربان۔ (3) محبت حسد نہیں کرتی۔ (4) محبت شیخی نہیں مارتی (5) اور پھولتی نہیں۔ (6) نازیبا کام نہیں کرتی۔ (7) اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ (8) جھنجھلاتی نہیں۔ (9) بدگمانی نہیں کرتی۔ (10) بدکاری سے خوش نہیں ہوتی (11) بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔ (12) سب کچھ سہہ لیتی ہے۔ (13) سب کچھ یقین کرتی ہے۔ (14) سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے۔ (15) سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ (16) محبت کو زوال نہیں۔''

موسیٰ کے خیمہ اجتماع میں چاندی کے سولہ خانے تھے جو آٹھ تختوں کے ساتھ تھے یعنی ایک ایک تختہ کے لیے دو دو خانے۔ خروج 26:25 میں لکھا ہے۔

''پس آٹھ تختے اور چاندی کے سولہ خانے ہوں گے یعنی ایک ایک تختہ کے لیے دو دو خانے۔''

وہ خانے تختوں کو اپنی جگہ پر رکھتے تھے اور خیمہ اجتماع کو مضبوط کرتے تھے۔ لیکن آج خُدا ہمارے اندر بستا ہے۔

ہم اُس کا مقدس یا خیمہ اجتماع ہیں۔ پولس اِس کے بارے میں افسیوں 3:17-19 میں کہتا ہے،

’’اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے تا کہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے۔سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کرسکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اُونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تا کہ تم خُدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ‘‘۔

سولہویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 9:7 میں آیا ہے،

’’دو دو نر اور مادہ کشتی میں نوح کے پاس گئے جیسا خُدا نے نوح کو حکم دیا تھا۔‘‘

کیا یہ محبت اور شادی کے بارے میں بیان نہیں کرتا؟ کیونکہ تمام جاندار جوڑا جوڑا داخل ہوئے یعنی نر اور مادہ۔

سولہویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش 16:12 میں آیا ہے، جہاں فرعون سارہ سے محبت کرتا ہے اور اُسے اپنے محل میں لے آتا ہے۔یوحنا کی انجیل میں یونانی لفظ (اگاپے۔agape۔الٰہی محبت)من وعن سولہ دفعہ آیا ہے۔

17

سَترّہ (یود۔زین yod-zayin)

(فتح)

عبرانی میں سترہ کا عدد دو حروف ''یوڈ'' اور ''زین'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ رُوحانی ہتھیاروں کی تیاری کے کام (ہاتھ) کو ظاہر کرتا ہے، جو ہمیں فتح دیتے ہیں۔

سترہ فتح کا عدد ہے۔ یہ سولہ کے بعد آتا ہے، کیونکہ ''محبت کو زوال نہیں'' 1- کرنتھیوں 8:13 اصل میں اِس بات پر زور دیا گیا ہے کہ محبت کے بغیر حتمی فتح ممکن نہیں۔ اگر ایک سے سترہ تک تمام اعداد کو آپس میں جمع کیا جائے تو یہ (153) بنتے ہیں، جو کہ اُن مچھلیوں کی تعداد ہے جو شاگردوں نے پکڑیں۔ (یوحنا 21:11) کیونکہ 153 ''beni h' elohim'' (خُدا کے بیٹوں) کی عددی قیمت ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حتمی فتح اور خُدا کے بیٹوں کی توضیح میں گہرا تعلق ہے۔

سترہویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدائش 18 : 18 میں آیا ہے، جہاں اُس کی بلاہٹ کے مقصد کو اُس کی حتمی فتح سے جوڑا گیا ہے۔

''ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔''

سترہویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 24:63 میں آیا ہے۔ جہاں اُس کی بیوی اُسے ملتی ہے جب الیعزر اُسے لے کر آتا ہے۔ الیعزر کا مطلب ''خُداوند مدد کرتا ہے'' وہ رُوح القدس ''مددگار، تسلی دینے والے'' کی علامت ہے۔ جو زمین پر بھیجا گیا تا کہ وہ مسیح کے لیے دلہن تلاش کرے۔ مسیح کی دلہن اُسے ملنے آتی ہے تو یہ عظیم فتح کا دن ہوگا۔

پیدائش 27:22 میں ہم دیکھتے ہیں کہ یعقوب کا نام سترہویں دفعہ آیا ہے، یہاں پر اضحاق سے برکت لینے کے لیے اُس کی عیسو پر فتح کو دکھایا گیا ہے۔ لیکن یہاں پر وہ دھوکا سے فتح حاصل کرتا ہے۔ اِسی لیے اُس کا نام

یعقوب رکھا گیا۔یعقوب کے معنی ''اڑنگا مارنا، لات مارنا، دھوکے باز'' ہیں۔

2- سموئیل 5:5 میں ہم دیکھتے ہیں کہ یروشلیم کا نام سترہویں دفعہ آیا ہے۔ یہاں بیان کیا گیا ہے کہ داؤد نے حبرون میں سات اور یروشلیم میں تینتیس برس سلطنت کی۔ یہ حوالہ اِس بات کو بھی بیان کرتا ہے کہ داؤد نے یروشلیم کو فتح کیا، ''صیون کا قلعہ'' (2- سموئیل 7:5) یہ داؤد کو بطور فاتح پیش کرتا ہے۔مزید برآں لفظ یروشلیم زبور کی کتاب میں سترہ مرتبہ آیا ہے۔ یہ مسیح کی نئے یروشلیم پر فتح کی طرح داؤد کی پرانے یروشلیم پر فتح کی تصویر کشی کرتا ہے۔

یرمیاہ سترہ دُعاؤں کا ذکر کرتا ہے۔سترہویں دُعا یرمیاہ (32) میں ہے۔ یہ دُعا اُس وقت کی گئی جب بابلی فوجیں یروشلیم کو گھیرے ہوئے تھیں۔ اِن حالات میں نبی عنتوت میں سترمثقال چاندی کے سکے دے کر ایک کھیت خریدتا ہے۔(یرمیاہ 9:32) یہ بات قابلِ غور ہے کہ عنتوت کا مطلب ''دُعاؤں کا جواب'' ہے۔پھر یرمیاہ (32:17-25) میں اپنی فتح کی عظیم دُعا کرتا ہے۔اِس کے بعد یرمیاہ کی کتاب میں اُس کی کسی دُعا کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہمیں اِس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ اگر ایک دفعہ ہم اپنی دُعا کے جواب کی فتح حاصل کرلیں تو ہمیں اُس دُعا کے مقصد کے لیے مزید دُعا کرنے کی ضرورت نہیں۔

مرقس کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر سترہویں دفعہ مرقس 7:5 میں ہوا ہے، جہاں وہ ناپاک رُوح پر فتح حاصل کرتا ہے۔لوقا کی انجیل میں سترہویں دفعہ یسوع کا نام لوقا 12:5 میں آیا ہے جہاں وہ کوڑی پر فتح حاصل کرتا ہے۔رومیوں (8:35-39) میں سترہ چیزوں کا ذکر ہے جو ہمیں مسیح کی محبت سے جدا نہیں کرسکتیں۔

''کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ مصیبت یا (1) تنگی (2) یا ظلم (3) یا کال (4) یا ننگا پن (5) یا خطرہ (6) یا تلوار (7)؟ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گئے۔مگر اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو محبت ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت (8) جدا کرسکے گی نہ زندگی۔(9) نہ فرشتے (10) نہ حکومتیں۔ (11) نہ حال کی (12) نہ استقبال کی چیزیں۔ (13) نہ قدرت (14) نہ بلندی (15) نہ پستی (16) نہ کوئی اور مخلوق۔'' (17)

اُس کی محبت اِن تمام چیزوں پر فتح مند ہے۔ یہ واضح ہے کہ سولہ اور سترہ کے اعداد آپس میں منسلک ہیں۔ کیونکہ محبت فتح کا راستہ ہے اور فتح خُدا کی محبت کے بغیر ناممکن ہے۔

18

اَٹھارہ (یود۔خیتھ yod-chet)

(ظلم۔جبر۔غلامی)

عبرانی میں اٹھارہ کے عدد کو لکھنے کے لیے دو حروف ''یود'' اور ''خیتھ'' استعمال ہوتے ہیں۔ یہ باڑ (قید) کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتے ہیں جو انسان کو غلامی میں لاتی ہے۔

اٹھارہ ظلم، جبر اور غلامی کا عدد ہے۔ اٹھارہویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 18:12 میں آیا ہے، جہاں اُس کی بیوی فرعون (غلامی) کے گھر میں ہوتی ہے۔ اِس کے بعد ابرہام کا نام اٹھارویں دفعہ پیدائش 19:18 میں آیا ہے، خُدا اُس سے سدوم اور عمورہ کے بارے میں بات کرتا ہے جو گناہ کی غلامی میں تھے۔

اٹھارویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدائش 8:46 میں آیا ہے، جہاں اُن کی مصری غلامی کے آغاز کے بارے میں ذکر ملتا ہے۔

''اور یعقوب کے ساتھ جو اسرائیلی یعنی اُس کے بیٹے وغیرہ مصر میں آئے اُن کے نام یہ ہیں۔''

اٹھارہویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کا نام لوقا 19:5 میں آیا ہے، جہاں ایک مفلوج آدمی کو یسوع کے پاس لانے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ اُسے شفا دے۔

لوقا 16:13 میں لکھا ہے۔

''پس کیا واجب نہ تھا کہ یہ جو ابرہام کی بیٹی ہے جس کو شیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھا تھا سبت کے دن اِس بند سے چھڑائی جاتی؟''

19

اُنیّس (یود۔طیتھ yod-teth)

(ایمان۔سننا۔توجہ دینا)

عبرانی میں اُنیس کے عدد کو دوحروف ''یوڈ''اور ''طیتھ'' سے لکھا جاتا ہے۔یہ سانپ (حکمت) کے ہاتھ (کام) کوظاہر کرتا ہے۔یقیناً اِسے منفی پہلو سے دیکھا جا سکتا ہے۔کیونکہ اِس دُنیا کی حکمت خُدا کے نزدیک بے وقوفی ہے۔لیکن جب ہم اِسے مثبت انداز سے دیکھتے ہیں تو ہم تشبیہاً یسوع کو بیابان میں بلّی پر چڑھے سانپ کی مانند دیکھتے ہیں۔''اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔''(یوحنا14:3)

اور یوحنا33,32:12 کے مطابق یہ یسوع کو صلیب دی جانے کی تصویر کشی ہے۔

''اور میں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔اس نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔''

عبرانی میں اُنیس کے عدد کے معنی اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہر ایک کو ضرور یسوع اور اُس کی صلیب پر ایمان رکھنا چاہیے۔جہاں وہ بلّی پر چڑھے سانپ کی طرح مرا۔جنہوں نے موسیٰ کی بات پر دھیان دیا (گنتی9:21) یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے سنا اور ایمان لائے۔

اُنیس کے عدد میں دو چیزیں شامل ہیں،''ایمان اور سننا''۔اگرچہ ہم نے عبرانی حروف کے بارے میں بہت تھوڑا لکھا۔اور اب وہ آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔عبرانی حروف تہجی کا اُنیسواں خط (kof) ہے۔جس کے معنی سر کا پچھلا حصہ ہے اور خُدا کی آواز کو سننے کی لفظی تصویر''سر کے پیچھے (دماغ) ہے''۔آواز کے لیے عبرانی لفظ (kol) ہے جو (kof) سے شروع ہوتا ہے۔جب خُدا نے ایلیاہ سے کلام کیا تو یہ آندھی،زلزلے یا آگ کی صورت میں نہ تھا بلکہ ایک دبی ہوئی ہلکی آواز سے۔(1-سلاطین 12,11:19)

یہودی مصنف لارنس خوشنر (Lawrence Kushner) اپنی کتاب ''Book of letters'' کے صفحہ نمبر 69,68 میں لکھتا ہے۔

''kof'' کا خط دو نشانوں سے بنتا ہے۔''ہے'' دوسرا نشان ہے۔''kof'' کا زیریں نشان انسان کے خُدا کو پکارنے کو ظاہر کرتا ہے۔لیکن خُدا خود بھی انسان کو پکارتا ہے۔''kof'' کا بالائی نشان اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ دھیمی آواز میں بات کر رہا ہے اور دیکھتا ہے کہ کیا آپ واقعی اُس کی سن رہے ہیں۔

(kol d' mama daka) ایک آواز جو بہت چھوٹی اور دھیمی ہے۔ایک چھوٹی لڑکی۔آواز کی بیٹی، خُدا کی آواز، (bat kol)۔ایک گونج کی طرح۔ ہمیشہ سنو۔

''اِس طرح ''kof'' ایک ایسی آواز جس سے انسان خُدا کے بلاوے کو مانتا ہے: پاک (kadosh)''

یہ بات بہت معنی خیز ہے کہ اِس عبرانی حرف کے دو حصے ہیں۔ اولاً یہ خُدا کی تصویر کشی کرتا ہے جو اپنی آواز کے ذریعے انسان تک پہنچتا ہے، ثانیاً انسان کی تصویر کشی کرتا ہے جو ایمان سے اُس کا جواب دیتا ہے۔یہ ہی قوت اُنیس کے عدد کے پیچھے ہے۔ اِس کے دو حصے ہیں۔خُدا کی آواز اور ایمان اِس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ انسان خُدا کی آواز کے سامنے اقرار کرے۔

عظیم ایمان کے باب (عبرانیوں 11) میں اُنیس مردِ ایمان کا ذکر کیا گیا ہے۔تیسری آیت کا آغاز ''ایمان ہی سے'' چوتھی آیت کا آغاز ''ایمان ہی سے ہابل'' پانچویں آیت ''ایمان ہی سے حنوک'' بتیسویں آیت سے اُنیس ایمان کے سورماؤں کی تکالیف کا ذکر کیا گیا ہے۔اُن سب نے خُدا کی آواز کو سنا اور اِس نے اُن کے اندر ایمان کو پیدا کیا اور اِس سے ہی اُنہوں نے کلام کی منادی کی یہاں تک کہ اُس کے لیے تکالیف بھی برداشت کیں۔

رومیوں 21:3 سے 2:5 میں پولس کی ایمان سے راستباز ہونے کی عظیم بحث کا ذکر ملتا ہے۔وہ یہاں ایمان کا لفظ اُنیس دفعہ استعمال کرتا ہے، اور پھر پولس رومیوں 30:9 تک یہ لفظ دوبارہ استعمال نہیں کرتا۔

پولس افسیوں 8:2 میں بھی کہتا ہے،

''کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔خُدا کی بخشش ہے۔''

چودہ جمع پانچ اُنیس کے برابر ہے۔ایمان خُدا کی طرف سے بخشش ہے یہ مکمل طور پر اِس بات پر منحصر ہے کہ خُدا

پہلے بولتا ہے۔کوئی بھی اُس وقت تک خُدا کی آواز کو سن نہیں سکتا جب تک وہ بولتا نہیں اور سننے کے لیے ہمارے کان نہیں کھلتے۔ہم اُس سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی (1-یوحنا 19:4)

یرمیاہ 18:31 میں نبی فرماتا ہے، ''تو مجھے پھیر تو میں پھروں گا۔کیونکہ تو ہی میرا خُداوند خُدا ہے۔'' ہم صرف اُس وقت ہی خُدا کو جواب دے سکتے ہیں جب وہ پہلے قدم بڑھاتا ہے۔

نوح اور اُس کے خاندان کی نجات بھی ایمان کے وسیلہ سے ہوئی جب اُنہوں نے اُس کی آواز کو سنا۔اُنہوں نے اُس بات کا یقین کیا جو اُنہوں نے سنی تھی۔اِسی وجہ سے وہ کشتی کے اندر داخل ہوئے اور پانی کے طوفان سے بچ گئے۔اُنیسویں دفعہ نوح کا ذکر پیدائش 13:7 میں آیا ہے۔

''اُسی روز نوح اور نوح کے بیٹے سم اور حام اور یافت اور نوح کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی تینوں بیویاں۔''

اُنیسویں دفعہ ابرام کا ذکر (پیدائش 1:13) میں آیا ہے، جہاں وہ مصر کو چھوڑ کر کنعان میں واپس آتا ہے۔یہ ایمان کا سبق سیکھنے کے بعد نجات کی نبوتی تصویر ہے۔وہ بڑے کمزور ایمان کے ساتھ مصر کو روانہ ہوا اور اِسی وجہ سے وہ لوگوں کو اپنی بیوی سارہ کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈرا کہ کہیں وہ اُسے اُس سے لے نہ لیں۔مصر میں آنے کے مقابلہ میں اُس نے مصر کو بڑے ایمان سے چھوڑا۔کیونکہ خُدا نے اُس کی حفاظت کی تھی۔

اُنیسویں دفعہ اضحاق کا ذکر پیدائش 66:24 میں ہوا ہے۔

''نوکر نے جو جو کیا تھا سب اضحاق کو بتایا۔''

جیسا ہم نے پہلے بیان کیا، الیعزر کا مطلب ''خُدا کی مدد'' ہے۔اور وہ رُوح القدس کی تصویر کشی کرتا ہے جو شریعت کی عدالت میں مددگار، تسلی دینے والا اور وکیل ہے۔ایمان خُدا کے رُوح کو سننے سے پیدا ہوتا ہے۔پس یہ رُوح القدس کی تصویر ہے جس نے اضحاق سے کلام کیا اور اُس دلہن کے بارے میں اُسے بتایا جس کو وہ اُس کے لیے ڈھونڈ کر لایا تھا۔

اُنیسویں دفعہ پولس کا ذکر اعمال 36:15 میں ہوا ہے۔

''چند روز بعد پولس نے برنباس سے کہا کہ جن جن شہروں میں ہم نے خُدا کا کلام سنایا تھا آؤ پھر اُن میں چل کر بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ہیں۔''

ایک بار پھر اِس بات پر غور کریں کہ اُنیس کا عدد کلام کی منادی اور اِس کے ایمانی ردِعمل سے منسوب ہے۔پولس

اُن شہروں میں واپس جانا چاہتا ہے اور اِس بات کو دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا اُن کی منادی نے اُن کے اندر ایمان پیدا کیا ہے۔

20

بِیس (کاف-kaph)

(خلاصی۔چھٹکارا۔نجات۔مکتی)

عبرانی میں ''کاف''،ہتھیلی ،یا کھلے ہاتھ کو کہتے ہیں۔ہتھیلی کا کھلنا آزادی اورہتھیلی کا بند ہونا گناہوں کے ڈھانپنے کوظاہر کرتا ہے۔

بیس کے عدد کے معنی کے بارے میں کچھ اختلافات ہیں ۔بُولنگر(Bullinger) ڈاکٹرمیلو ماہن (Dr. Milo Mahan) کے اقتباس سے متفق ہوتا ہے کہ یہ''امید کا عدد'' ہے۔

Ed Vallow کہتا ہے کہ اِس کے معنی''نجات'' کے ہیں۔

بُولنگر(Bullinger) پیدائش 41،38:31 کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یعقوب اُمید سے بیس سال تک انتظار کرتا رہا کہ وہ آزاد ہونے سے پہلے اپنی بیویوں کی ملکیت حاصل کرے۔تاہم یہ اس بات کو بھی ظاہر کرسکتا ہے کہ یعقوب کوغلامی سے آزاد ہونے میں بیس سال لگے۔

بُولنگر(Bullinger) قضاۃ 3:4 کا حوالہ دیتے ظاہر کرتا ہے کہ بنی اسرائیل نے یابین کے تسلط سے آزاد ہونے کے لیے بیس برس انتظار کیا۔البتہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسرائیل بیس سال کے بعد غلامی سے آزاد ہوئے۔

جیسا ہم نے دیکھا یہ مثالیں اِس عدد کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں۔ جب ہم وقت کے دورانیہ کو دیکھتے ہیں تو یہ بیس سالوں پر محیط ہے یہ وقت انتظار کے زمانہ کو ظاہر کرتا ہے اور اِسے منفی تصور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب ہم بیس سالوں کے اختتام پر دیکھتے ہیں تو یہ مثبت ہے۔کیونکہ اُس وقت خلاصی ہوتی ہے۔ہم تمام اعداد کا اِس طرح جائزہ لے سکتے ہیں۔ جب ہم وقت کے دورانیہ کے مطابق اِس کا جائزہ لیتے ہیں تو اِن میں زیادہ تر اعداد انتظار کے خاتمہ کے خیال کی تائید کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر چالیس آزمائش یا امتحان کا عدد ہے۔اسرائیل نے آزمائش کے لیے چالیس سال بیابان میں

صرف کیئے۔ یہ اُن کے لیے مشکل کا وقت تھا۔ اور اِس فہم میں یہ عدد منفی تصور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب اِس پر بطور واحد نکتہ کے غور کیا جاتا ہے تو چالیس سال کے بعد اسرائیل نے اپنی آزمائش کے وقت کو ختم کیا اور وعدہ کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ یہ کہنا سودمند نہیں ہوگا کہ چالیس انتظار کا عرصہ تھا اور نہ ہی کاہنوں کی تقدیس کے لیے تیس انتظار کا عرصہ ہو سکتا ہے۔ اِس طرح زیادہ تر اعداد ایک جیسے معنی دے سکتے ہیں کیونکہ جب ہم اِن کا اطلاق وقت کے دورانیہ پر کرتے ہیں تو تمام انتظار کے عرصہ کو ظاہر کرتے ہیں۔

بیس نجات کا عدد ہے۔ عبرانی کا حرف کاف بیس کے عدد کو ظاہر کرتا ہے اور اِس کا مطلب کھلی ہتھیلی یا ہاتھ ہے، اکثر کپ کی شکل میں جیسے کچھ دیا جا رہا ہے۔ عبرانی کے لفظ ''gaal'' کے معنی ''نجات دہندہ'' کے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی کے تین خطوط سے مل کر بنا ہے ''gimel,aleph,lamed''۔ ''گیمل'' کا مطلب اونٹ ہے جو اُٹھانے کے تصور کو ظاہر کرتا ہے۔ لفظ میں وقفہ کی علامت ''El'' ہے جس کے معنی ''خُدا'' کے ہیں۔ پس نجات دہندہ (gaal) کے معنی ''خُدا کا اُوپر اُٹھانا'' ہے۔

اِسی وجہ سے یسوع نے یوحنا 12:32,33 میں کہا،

''اور اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔ اُس نے اِس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔''

یسوع عبرانی کے لفظ نجات دہندہ کے معنی کو پورا کر رہا تھا۔ یہ نہ صرف انسانیت کے لیے صلیب پر اُس کی موت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اُس کی الوہیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

ہر اسرائیلی مرد جس کی عمر بیس سال یا اُس سے زیادہ ہوتی وہ مردم شماری میں شامل ہوتا اور چاندی کا نیم مثقال بطور نذرانہ دیتا۔ (خروج 30:14) (کلام مقدس میں اکثر بیس کا عدد چاندی کے ساتھ منسوب ہوتا ہے) اِسی طرح موسیٰ کے خیمہ اجتماع کے چاروں اطراف بیس تختے تھے۔ (خروج 26:18,19)

پولس 1- کرنتھیوں 3:16 میں کہتا ہے، ''کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مقدس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے۔''

جی ہاں ہم خُدا کا مقدس ہیں۔ ہماری رُوح پاک ترین مقام ہے۔ ہماری جان پاک مقام ہے اور بیرونی احاطہ ہمارا بدن ہے۔ پس خیمہ اجتماع کی دیوار جان سے بدن کی حد کو ظاہر کرتی ہے۔ بیس تختے پنتیکُست کے تجربہ کے ذریعے ہماری نجات کے تجربہ کے بارے میں بتاتے ہیں۔

زبور 22:34 میں بیان ہوا ہے، ''خُداوندا پنے بندوں کی جان کا فدیہ دیتا ہے۔''

خیمہ اجتماع کا بیرونی احاطہ بیس ستونوں سے گھیرا ہوا تھا (خروج 27 :10) یہ دیوار (پردے کے ساتھ ستون) ہمارے بدن کے بیرونی حصے ''کھال'' کی بھی تصویر کشی کرتے ہیں یہ بیس ستون خیمہ اجتماع کی عید کے تجربہ سے ''بدن کی مخلصی'' کو ظاہر کرتے ہیں۔

ہمارا نجات دہندہ یسوع مسیح نہ صرف ہمارے گناہوں کو ڈھانپتا ہے بلکہ اُس نے ہمیں گناہ کی غلامی سے آزاد کرنے کے لیے اپنی جان بھی دے دی۔ بوعز بطور رشتہ دار مسیح کی مثال ہے اور اُس کا ذکر روت کی کتاب میں بیس دفعہ آیا ہے۔ رُوت کی کتاب میں بیس مختلف لوگوں کا ذکر ہوا ہے۔

بیسویں دفعہ ابرام کا ذکر پیدائش 2:13 میں ہوا ہے،

''اور ابرام کے پاس چوپائے اور سونا چاندی بکثرت تھا۔'' چاندی نجات کی دھات ہے پس یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بیس کا عدد دوبارہ چاندی سے منسوب ہے۔

بیسویں دفعہ ابرہام کا ذکر پیدائش 23:18 میں ہوا ہے،

''تب ابرہام نے نزدیک جا کر کہا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے گا؟''

اِس سوال کا جواب ہے، جی نہیں۔ خُدا راستبازوں کو بچائے گا، یہاں تک کہ اُس نے لوط کو وہاں سے بچایا۔

بیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدائش 36:27 میں ہوا ہے اور اکثر ہم یعقوب کی مثالوں میں دیکھتے ہیں کہ اُس کے نام کے معنی اُس کی جسمانی خواہشات سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اُس وقت تک یعقوب دھوکے باز ہی تھا۔ اگرچہ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ خُدا کی مدد کر رہا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے کام اُس کی خواہشات کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اِس لیے وہ اپنے دل کو اُس طور پر نہ دیکھ سکا جس طرح خُدا دیکھتا ہے۔ اور اِس مثال میں اُس کی رہائی ناجائز طریقہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

''تب اُس نے کہا کیا اُس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا؟ کیونکہ اُس نے دوبارہ مجھے اُڑنگا مارا۔ اُس نے میرا پہلوٹھے کا حق تو لے ہی لیا تھا اور دیکھ! اب وہ میری برکت بھی لے گیا۔''

اگر یعقوب رُوح القدس کی راہنمائی میں چلتا تو اُسے خُدا کی قدرت پر یقین رکھنا چاہیے تھا اور سارے معاملہ کو خُدا کے سپرد کرنا چاہیے تھا۔ یہاں تک کہ اگر اضحاق عیسو کو پہلوٹھے کا حق اور برکت دے بھی دیتا مگر وہ نبوت

واضح تھی کہ خُدا نے یعقوب کو چنا ہے۔(پیدائش 23:25)خُدا اپنے طریقے اور اپنے مقررہ وقت پر عیسو سے پہلوٹھا کے حق کو لے سکتا تھا۔لیکن یعقوب خوف زدہ تھا کہ خُدا اپنے کلام کو پورا نہیں کر سکتا اور اُس نے سوچا خُدا کو مدد کی ضرورت ہے۔پس اس دھوکا کے ذریعے اُس نے عیسو کو اڑنگا مارا۔اور پہلوٹھے کا حق اُس سے چھین لیا۔پس اُس گناہ کو منسوخ کرنے کے لیے تقریباً 4000 سال لگ گئے۔جیسا میں نے اپنی کتاب ''The Struggle for the Birthright'' میں بتایا ہے۔

بیس کا عدد بائبل مقدس میں 288 مرتبہ آیا ہے۔اِس کی ایک مخصوص رغبت ہے۔کیونکہ مکاشفہ کی کتاب میں (1,44,000) کے دو گروہ ہیں۔پہلے گروہ کا ذکر مکاشفہ (7) میں آیا ہے جہاں اُنہیں بطور جنگجو دکھایا گیا ہے جن پر مہر ہوئی ہے۔اُن دنوں یہ رواج تھا کہ وہ جنگجو جو جنگ سے بے ضرر واپس آتے اُن کے ماتھوں پر ایک نشان لگایا جاتا تھا جو اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ وہ الٰہی طور پر محفوظ رہے ہیں۔اور یہی معنی (حزقی ایل 4:9) میں بیان کئے گئے ہیں۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کے دُوسرے گروہ کا ذکر مکاشفہ (14) میں ہوا ہے جو نیا گیت گا رہے تھے۔اُن کے بارے میں ہم مکاشفہ 4:14 میں پڑھتے ہیں،'' یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں''۔ یہاں'' ساتھ'' کے لیے یونانی لفظ''meta''استعمال ہوا ہے جس کے معنی '' بیچ میں'' یا '' درمیان'' ہیں۔اِس سے یہ بات واضح ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کا پہلا گروہ مَردوں کا ہے، اور دُوسرا گروہ عورتوں کا ہے۔اور اگر اِن کو اکٹھ کیا جائے تو یہ دو لاکھ اٹھاسی ہزار بنتے ہیں۔

عہد عتیق میں یہ عہد داؤد کی بادشاہت سے منسلک ہے۔زبور (20) کو داؤد نے رُوح القدس کی تحریک سے نبوتی طور پر لکھا۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ داؤد کی بادشاہت مکاشفہ کی کتاب میں بیان کی گئی مسیح کی بطور بادشاہ تصویر کشی کرتی ہے۔داؤد کے پاس دو لاکھ اٹھاسی ہزار جنگجو تھے، بارہ قبائل میں سے ہر ایک قبیلہ سے چوالیس ہزار (1-تواریخ 1:27) اور اِسی طرح دو سو اٹھاسی تربیت یافتہ مشّاق تھے۔(1-تواریخ 7:25)

اِس میں کسی قسم کے اتفاق کی بات نہیں کہ'' دلہن، برّہ کی بیوی'' (مکاشفہ 9:21) کی عددی قیمت (2880) ہے۔یہ بھی اتفاق نہیں کہ'' مالک کی خوشی'' (متی 21:25) کی عددی قیمت (2880) ہے۔یہ بھی اتفاق نہیں کہ عبرانی کے لفظ (Charaph) ''منگیتر، منگنی کرنا'' کی عدد قیمت (2880) ہے۔یہ بھی کوئی اتفاق نہیں کہ'' پاک بلاوے'' (2-تیمتھیس 9:1) کی عددی قیمت (288) تھی۔

جیسا ہم نے پہلے کہا رُوت کی کتاب میں بیس لوگوں کا ذکر ہے۔ جو کہ ناتے دار چھڑانے والے کی کہانی ہے۔ یہ برّہ کی بیوی اسیر دلہن کی رہائی کے بارے میں بات کرتی ہے، تا کہ وہ خُداوند کے آرام میں داخل ہو سکے جو کہ اُس کا مقدس بلاوا تھا۔ یہ سب رُوح القدس کی قدرت سے ہوا جس کا کام تخلیق میں بھی ظاہر ہوتا ہے، جب خُدا کی رُوح پانیوں کی سطح پر جنبش (rachaph) کرتی تھی۔ (پیدائش 1 : 2) عبرانی کے لفظ ''rachaph'' کی عددی قیمت (288) ہے۔

21

اِکیس (کاف۔آلیف kaph- Aleph)

(دُکھ۔مصیبت۔تنگدستی)

عبرانی میں اکیس کا عدد دو حروف ''کاف'' اور ''الف'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ قوت دینے کو ظاہر کرتا ہے جیسے خُدا کے فضل کی قوت ہماری رُوحانی نشو ونما کے دوران ہمارے گناہ کو ڈھانپتی ہے۔

جب اِکیس وقت کی اصطلاحات میں استعمال ہوتا ہے (جیسے اکیس کا دورانیہ) تو یہ دُکھ، مصیبت یا تنگدستی (tsarah) کو ظاہر کرتا ہے، جس وقت ہمیں خُدا کی قوت کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ کھلے ہاتھ سے ہمیں دی جاتی ہے۔ جب یہ بطور عدد استعمال ہوتا ہے تو یہ دُکھ یا مصیبت کے خاتمہ کے بارے میں بات کرتا ہے۔ پس یہ اختتام پر برکت کی علامت ہے۔

اسرائیلی ملک کنعان میں اِکیس گناہوں کے بعد داخل ہوئے جو اُنہوں نے بیابانی آوارگی کے درمیان کئے۔ علاوہ ازیں خیمہ اجتماع کے اِکیس پردے تھے جو اسرائیل کے تمام گناہوں کو ڈھانپتے تھے۔ (خروج 7,3:26) پس ہم اِس دُکھ اور تنگدستی کے دوران خُدا کی بہم رسانی کو دیکھتے ہیں۔

گناہ ہمیشہ دُکھ اور مصیبت کا سبب ہوتا ہے۔ کیونکہ خُدا لوگوں کو سکھانے کے لیے دُکھ میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے گناہ پر غالب آئیں۔ تاہم اِکیس کا عدد دُکھ کے اختتام کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ یعقوب کے دُکھ کا زمانہ اِکیس سال کے بعد ختم ہوا۔ اور وہ بیت ایل کو گیا اور ''خُداوند سے دُعا کی۔''

اِسی طرح اِکیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدائش 3:13 میں آیا ہے۔ جہاں وہ مصر کے دُکھ سے بیت ایل کو واپس آیا۔ چوتھی آیت بیان کرتی ہے کہ اُس نے وہاں ''خُداوند سے دُعا کی۔''

اِکیسویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدائش 67:24 میں ہوا ہے۔ الیعزر اپنے مالک کے لیے بیوی تلاش کر کے واپس آتا ہے۔

''اور اضحاق ربقہ کو اپنی ماں سارہ کے ڈیرے میں لے گیا۔ تب اُس نے ربقہ سے بیاہ کر لیا اور اُس سے محبت کی

اور اضحاق نے اپنی ماں کے مرنے کے بعد تسلی پائی۔''

اگر چہ ہمیں نہیں بتایا گیا کہ اضحاق اپنی دلہن کے انتظار کے لیے پریشانی میں تھا کہ نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وقت کی یہ پیشین گوئیاں اُس وقت سے منسوب ہیں جب مسیح کی دلہن اُس کے ساتھ ملے گی۔ نبوتی طور پر دُنیا کے دُکھ اور مصیبت کے زمانہ کا اختتام اُس دن ہو گا جب مسیح اپنی دلہن سے ملے گا۔ یہ دن یروشلیم میں داؤد کی تاج پوشی کی پیشین گوئی کرتا ہے جو ''زبور 21'' میں بیان کیا گیا ہے۔

اِکیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدائش 41:27 میں ہوا ہے۔

''اور عیسو نے یعقوب سے اُس برکت کے سبب سے جو اُس کے باپ نے اُسے بخشی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دل میں کہا کہ میرے باپ کے ماتم کے دن نزدیک ہیں۔ پھر میں اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالوں گا۔''

یعقوب دھوکے باز اور اڑنگا مارنے والا تھا اور اِس آیت میں عیسو اُسے مارنے کا منصوبہ بناتا ہے۔ یعقوب کے دھوکے نے عیسو کو اِس ردِعمل کے لیے مائل کیا۔ کوئی بھی صرف عیسو کو اِس کے لیے موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتا۔ ہمیں ضرور اِس بات کو جاننا چاہیے کہ اگر چہ یعقوب راستباز تھا اور خُدا پر ایمان رکھتا تھا۔ لیکن ابھی تک وہ رُوحانی طور پر بالغ نہیں ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خُدا کو اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے انسانی مدد کی ضرورت ہے۔ یعقوب یہ خیال کر رہا تھا اپنے باپ سے جھوٹ بول کر پہلوٹھے کا حق لینے میں وہ بالکل دُرُست ہے کیونکہ خُدا نے یہ وعدہ اُس کی پیدائش سے پہلے اُس سے کیا تھا۔ اِس نابالغ رویے کی وجہ سے اُسے دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور اُس وقت کے اختتام پر سبق سیکھنے کے بعد خُدا نے اُس کا نام اسرائیل تبدیل کر دیا۔

پس جب ہم اِکیسویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر پیدائش 27:47 میں دیکھتے ہیں تو وہاں پر لکھا ہے۔

''اور اسرائیلی ملک مصر میں جشن کے علاقہ میں رہتے تھے اور اُنہوں نے اپنی جائیدادیں کھڑی کر لیں اور وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہو گئے۔''

اِس حوالہ پر غور کریں کہ کیسے یہ دُکھ کی بجائے خوش حالی اور پھل داری کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اِس مثال کی مخصوص رغبت ہے کیونکہ یہ پھل داری کو مصر میں ہونے سے جوڑتی ہے۔ یہ اسرائیل کے نام کی وجہ سے پھل داری کے بارے میں بات کرتی ہے۔ لیکن مصر میں قیام کے دوران غم اور خوشی کے مخلوط حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ یوسف کے بیٹوں کواسرائیل کا نام دیا گیا۔(پیدائش 16:48)اکیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش 2:39 میں آیا ہے۔

''اور خُداوند یوسف کے ساتھ تھا اور وہ اقبال مند ہوا اور اپنے مصری آقا کے گھر میں رہتا تھا۔''

یہاں پر ہم صرف اُسی تقابل کو دیکھتے ہیں۔یوسف مصری غلامی میں تھا۔لیکن وہ وہاں پر اقبال مند بھی ہوا۔ یہاں پر بھی ہم دُکھ کے درمیان روئیدگی کو دیکھتے ہیں۔

اِکیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر استثنا 3:31 میں ہوا ہے۔جہاں موسیٰ اسرائیل کے لوگوں سے کہتا ہے کہ یشوع وعدہ کی سرزمین میں اُن کی راہنمائی کرے گا۔

''سو خُداوند تیرا خُدا اہی تیرے آگے آگے پار جائے گا اور وہی اُن قوموں کو تیرے آگے سے فنا کرے گا اور تو اُن کا وارث ہوگا اور جیسا خُداوند نے کہا ہے یشوع تیرے آگے آگے پار جائے گا''۔

یہ اسرائیلی لوگوں کے بیابان میں اِکیس گناہوں کو کرنے کے بعد اُن کے بیابانی سفر کے اختتام کا حوالہ ہے۔ اسرائیلی قوم کے بیابانی دُکھ کا وقت اختتام پذیر ہو چکا تھا اور خُدا اُن کو وعدہ کی سرزمین میں لے کر جا رہا تھا۔

پس جیسے اِکیس کا عدد کلام مقدس میں استعمال ہوا ہے اُس کے معنی دکھ کے ہیں۔یرمیاہ 7:30 میں ''دُکھ یا مصیبت'' کے لیے عبرانی لفظ (tsarah) استعمال ہوا ہے۔جہاں یہ یعقوب کے دُکھ کے بارے میں بات کرتا ہے۔کنگ جیمز ورژن (KJV) اِس کا ترجمہ ''یعقوب کی مصیبت'' کا وقت کرتا ہے۔

یعقوب کی زندگی میں مصیبت یا دُکھ کے دو وقت آئے اور ہر ایک کا اختتام اِکیس سال بعد ہوا۔اُس کی مصیبت کا پہلا وقت وہ تھا جب وہ کنعان میں اپنے بھائی عیسو کی وجہ سے بھاگا جو اُسے مار ڈالنا چاہتا تھا۔اُس نے بیس برس لابن کی خدمت کی اور اِکیسویں سال واپس کنعان میں آیا۔جو کہ سبت کے آرام کا سال تھا۔یہ اُس کے بیت ایل سے سفر کا بھی اکیسواں سال تھا۔بیت ایل کے پہلے سفر کے دوران اُس نے ایک خواب دیکھا کہ فرشتے آسمان سے اُتر اور چڑھ رہے ہیں۔اور دُوسرے سفر کے دوران اُس نے بتوں کو دفن کیا اور خُدا کے لیے مذبح بنایا پیدائش 35:1-3 میں لکھا ہے،

''اور خُدا نے یعقوب سے کہا کہ اُٹھ بیت ایل کو جا اور وہیں رہ اور وہاں خُدا کے لیے جو تجھے اُس وقت دکھائی دیا جب تو اپنے بھائی عیسو کے پاس سے بھاگا جا رہا تھا ایک مذبح بنا۔تب یعقوب نے اپنے گھرانے اور اپنے سب ساتھیوں سے کہا کہ بیگانہ دیوتاؤں کو جو تمہارے درمیان ہیں دور کرو اور طہارت کر کے اپنے کپڑے بدل

ڈالو۔اور آ ؤ ہم روانہ ہوں اور بیت ایل کو جائیں وہاں میں خُدا کے لیے جس نے میری تنگی کے دن میری دُعا قبول کی اور جس راہ میں میں چلا میرے ساتھ رہا مذبح بناؤں گا۔''

یہاں پر عبرانی کے جس لفظ کا ترجمہ ''تنگی'' کیا گیا ہے یہ وہی لفظ ہے جو یرمیاہ 7:30 میں استعمال ہوا ہے۔

''افسوس! وہ دن بڑا ہے۔اُس کی مثال نہیں۔وہ یعقوب کی مصیبت (tsarah) کا وقت ہے پر وہ اُس سے رہائی پائے گا۔''

یعقوب کی مصیبت کا دُوسرا زمانہ وہ تھا جب وہ یوسف سے اِکیس سال کے لیے جدا ہو گیا۔یوسف نے سترہ سال کی عمر میں اپنے خواب دیکھے (پیدائش 2:37) جنہوں نے اُس کے بھائیوں کو غضب ناک کر دیا۔آشر (Jasher) کی کتاب (یشوع 13:10) ہمیں بتاتی ہے کہ وہ اٹھارہ سال کے اوائل میں مصر میں بیچ دیا گیا۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ یوسف اُس وقت تیس سال کا تھا جب وہ مصر میں فرعون کے ماتحت دُوسرے درجے کا حاکم بنا (پیدائش 46:41) جب اُس نے اُس کے خواب کی تعبیر کی۔وہاں سات سال افزونی کے تھے۔اور جب اُن سالوں کا اختتام ہوا اُس وقت یوسف سینتیس (37) سال کا تھا۔پھر خشک سالی کے دُوسرے سال جب یوسف کی عمر انتالیس (39) سال ہو گئی اُس نے اپنے آپ کو اپنے باپ اور بھائیوں پر ظاہر کیا۔

جب یوسف کو بیچا گیا اُس وقت اُس کی عمر اٹھارہ سال تھی (یعقوب کا خیال تھا کہ وہ مر چکا ہے) اٹھارہ کا عدد ظلم، جبر یا غلامی کو ظاہر کرتا ہے۔

یوسف اُس وقت انتالیس (39) سال کا تھا جب اُس نے اپنے باپ پر ظاہر کیا کہ وہ زندہ ہے اور بالکل ٹھیک ہے۔یعقوب کے نقطہ نظر سے یہ اکیس سال ذہنی مصیبت کا زمانہ تھے۔کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اُس کا بیٹا مارا جا چکا ہے اور ہمیشہ کے لیے کھو گیا ہے۔ہمیں اِس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اِس مصیبت کا ایک بڑا حصہ اُس بات کی حیرانی پر مشتمل تھا کہ خُدا کا منصوبہ کیسے نا کام ہو سکتا ہے جو اُس نے یوسف کے لیے مقرر کیا تھا کہ وہ سب پر حکمران ہو گا۔تاہم یہ مصیبت کا وقت خوشی سے ختم ہوتا ہے اور اُس کے اختتام پر خُدا کا وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔اِس طرح یعقوب کے دُوسرے اکیس سالہ مصیبت کے دور کا خاتمہ ہوتا ہے۔

22

بائیس (کاف۔بیتھ kaph-beth)

(فرزندیت۔نور کے فرزند)

عبرانی میں بائیس کا عدد دوحروف ''کاف'' اور ''بیتھ'' سے لکھا جاتا ہے۔یہ کھلی ہتھیلی کے عمل سے گھریا گھرانے کو کچھ دینے کو ظاہر کرتا ہے۔ پیدائش 28:1 میں یہ بڑھنے اور پھلنے کے بارے میں بات کرتا ہے،

''پھلو اور بڑھو۔''

بائیس کا عدد فرزندیت یا نور کے فرزندوں کا عدد ہے۔

یہ فرزندیت کا پہلا وعدہ ہے جس میں پہلوٹھے کی فرماں روائی کی توثیق کی گئی ہے۔یہ پھل داری بعد میں یوسف کو دی گئی جب یعقوب نے پیدائش 22:49 میں کہا کہ،

''یوسف ایک پھل دار پودا ہے۔''(ben،فرزند)خُدا کے گھر کو بنانے والا۔

Ed Vallow اپنی کتاب ''بائبلی ریاضی'' کے صفحہ نمبر 139,138 میں کہتا ہے کہ بائیس کا عدد روشنی کا عدد ہے،لیکن زبور بائیس اِس توضیح کی تائید نہیں کرتا۔وہ کہتا ہے کہ بائیس کا عدد ایسا عدد ہے جو روشنی سے منسوب ہے۔خیمہ اجتماع کے شمعدان کے تیل کے لیے بائیس پیالے تھے۔اِس شمعدان کا مقصد روشنی دینا تھا۔

نجات یافتہ لوگوں کو نور کے فرزند کہا جاتا ہے۔

یوحنا کی انجیل میں لفظ نور بائیس دفعہ استعمال ہوا ہے۔

یقیناً بائیس کے عدد میں نور یا روشنی کا تصور پایا جاتا ہے۔کیونکہ غالب آنے والے ''خُدا کے بیٹے'' نور کے فرزند ہیں۔لیکن بائیس کے معنی صرف روشنی سے کہیں زیادہ ہیں۔اِس میں فرزندیت کے تمام پہلو شامل ہیں جس میں اختیار بھی شامل ہے۔

جیسا کہ Vallowe کہتا ہے خیمہ اجتماع کے شمعدان کی سات شاخوں پر سات بادام تھے۔شمعدان پاک

مقام کو روشنی دیتا تھا اور یہ یوحنا1 :9 کے مطابق یسوع کی تصویر ہے۔

''حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دُنیا میں آنے کو تھا۔''

لیکن یہ اختیار کے تصور سے بھی منسوب ہے۔گنتی (16) باب میں ہم قورح کی بغاوت کے بارے میں پڑھتے ہیں۔اُس نے موسیٰ اور ہارون کے اختیار کو رڈ کیا۔ جب خُدا نے اُس کی عدالت کر لی تو اگلے باب میں ہارون اور لاوی کے قبیلہ کے اختیار کی توثیق کی جاتی ہے۔ ہر ایک قبیلے کا سردار اپنی لاٹھی خیمہ اجتماع میں لاتا ہے جہاں وہ رات بھر اُسے پاک مقام میں رکھتے ہیں۔گنتی17 :8 میں لکھا ہے،

''اور دُوسرے دن جب موسیٰ شہادت کے خیمہ میں گیا تو دیکھا کہ ہارون کی لاٹھی میں جو لاوی کے خاندان کے نام کی تھی کلیاں پھوٹی ہوئی اور شگوفے کھلے ہوئے اور پکے بادام لگے ہیں۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بادام الٰہی اختیار کو ظاہر کرتے ہیں۔پس شمعدان پر بادام ظاہر کرتے ہیں کہ جن لوگوں کو خُدا نے چن لیا ہے وہ دُنیا کے لیے نور ہوں گے اور خُدا کی بادشاہت میں حکومت کریں گے۔سب سے اختیار اعلیٰ کا مالک یسوع مسیح ہے۔لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو خُدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اُس کے ساتھ بادشاہت کریں گے۔(مکاشفہ 10:5, 6:20)

پس شمعدان روشنی سے کہیں بڑھ کر ہے اور یہ اختیار کو بھی ظاہر کرتا ہے۔اِن چیزوں کو اکٹھا کرنے سے ہم دیکھتے ہیں یہ چیزیں خُدا کے بیٹوں کی تصویر کشی کرتی ہیں۔پس بائیس کا عدد فرزندیت کا عدد ہے۔

گنتی 39:3 میں بائیس ہزار لاوی کاہن تھے جن کو اسرائیل کے پہلوٹھے تصور کیا گیا۔ہزار جلال کا عدد ہے پس بائیس ہزار جلال کے فرزندوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔ اِس طرح یہ بائیس ہزار لاوی کاہن پہلوٹھے بیٹوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ خُدا کے بیٹوں کو پیش کرتے ہیں جو حقیقی نور کے فرزند ہیں جن کو خُدا نے الگ کیا ہے کہ وہ کلام کی تعلیم دیں اور مسیح کی عقل کے مطابق لوگوں کا انصاف کریں۔

2-تواریخ 5:7 میں سلیمان بادشاہ نے بائیس ہزار بیلوں کی قربانی کی جب اُس نے آٹھویں دن ہیکل کی تقدیس کی۔ یہاں پر دوبارہ بائیس ہزار حقیقی بھیڑوں کے بارے میں بات کی گئی ہے جن کو خُدا کی نظر کیا گیا۔ جو کہ مقدس پہلوٹھے ہیں۔اِس مثال میں نور کا ذکر نہیں ہے۔ یہ بھیڑوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔بھیڑ خُدا کے فرزندوں کو ظاہر کرتی ہے۔

عہد جدید میں ساؤل کے نام کا ذکر بائیس مرتبہ ہوا ہے جو صرف اعمال کی کتاب میں ہے۔ایسا اِس لیے ہے

کیونکہ یہ فرزندیت کی مثال ہے۔ ساؤل تبدیل ہوگیا اور اُس کا نام بدل کر پولس رکھ دیا گیا۔ وہ ہمیں پینتکست سے عیدِ خیام کی طرف جانے کے راستے کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔ بائیسویں دفعہ ساؤل کے نام کا ذکر اعمال 14:26 میں ہوا ہے، جہاں وہ اگرپا بادشاہ کو اپنی تبدیلی کے جلالی طریقہ کے بارے میں بتاتا ہے۔

''جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو میں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سنی کہ اے ساؤل، اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ پینے کی آر پر لات مارنا تیرے لیے مشکل ہے۔''

بہت سے لوگ اِس آخری بیان کو نہیں سمجھتے کیونکہ وہ عبرانی زبان کو نہیں جانتے۔ خُدا کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ''El'' ہے۔ جس کے ہجے ''الف'' اور ''لامد'' ہیں۔ الف بیل ہے اور یہ مضبوطی کی علامت ہے۔ ''لامد'' کے معنی بیل کا پینا ہے جو بیل کے اُوپر اختیار کی علامت ہے۔ پس ''El'' کے معنی مضبوط اختیار کے ہیں۔ پس جب یسوع نے ساؤل کو کہا کہ بیل کے پینے پر لات مارنا اُس کے لیے مشکل ہے۔ تو وہ کہہ رہا تھا کہ ساؤل خود اُس سے لڑ رہا ہے جو کہ مضبوط اختیار کا مالک اور قادرِ مطلق ہے۔

پس جب ساؤل نے یسوع کے اعلیٰ اختیار کو سمجھا تو وہ بدل گیا اور آخر کار نئے نام پولس سے اپنا آغاز کیا۔ پولس کے معنی ''چھوٹا'' ہے اور یہ اُس کے جدِ امجد ساؤل بادشاہ کا تقابل ہے۔ جو سب سے لمبا تھا اور سب لوگ اُس کے کندھے تک آتے تھے۔ (1-سموئیل 23:10) جب ساؤل اپنی نگاہوں میں چھوٹا ہوا، تو وہ خُدا کی نظروں میں بلند ہوا۔

بائیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدائش 5:25 میں ہوا ہے،

''اور ابرہام نے اپنا سب کچھ اضحاق کو دیا۔'' اضحاق وعدہ کا فرزند تھا اور مسیح مرنے اور جی اُٹھنے میں اُس کی مثال تھا۔ یسوع آسمان پر چڑھ گیا اور سب چیزیں اُس کے قدموں (اختیار) میں کر دی گئیں۔ اور خُدا کے فرزند مسیح کے ہم میراث ہیں۔'' (رومیوں 17:8)

اِسی طرح بائیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش 4:39 میں آیا ہے،

''چنانچہ یوسف اُس (فوطیفار) کی نظر میں مقبول ٹھہرا اور وہی اُس کی خدمت کرتا تھا اور اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار بنا کر اپنا سب کچھ اُسے سونپ دیا۔''

یوسف مسیح کی آمدِ ثانی میں اُس کی مثیل ہے، اُسے فوطیفار کی تمام چیزوں کا مختار بنایا گیا۔ اِسی طرح مسیح، جو مسیح کے بدن (کلیسیا) کا سردار ہے اُسے تمام مخلوقات پر اختیار دیا گیا ہے۔ یہ بطور فرزند حکمرانی کرنے کو ظاہر کرتا

ہے۔

یشوع بھی مسیح کی مثیل ہے کیونکہ اُس کا نام یسوع (Yeshua) کے مترادف ہے۔ بائیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر استثنا 31:7 میں ہوا ہے۔ جہاں اُسے ''بیابانی کلیسیا'' کے اُوپر اختیار دیا جاتا ہے (اعمال 38:7) اور اُسے اُن میں میراث تقسیم کرنے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔

''پھر موسیٰ نے یشوع کو بلا کر سب اسرائیلیوں کے سامنے اُس سے کہا کہ تو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تو اِس قوم کے ساتھ اُس ملک میں جائے گا جس کو خُداوند نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا کر دینے کو کہا تھا اور تو اُن کو اُس کا وارث بنائے گا۔''

بائیسویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر 1- سموئیل 34:17 میں ہوا ہے جہاں وہ ساؤل کو بتاتا ہے کہ اُس نے برّوں کو شیر اور ریچھ سے چھڑایا پس وہ اِس فلستی سے کیوں ڈرے۔ بطور مثیلِ مسیح داؤد نے برّوں کو موت سے بچایا۔ یسوع صلیب پر اپنی جان دینے کی وجہ سے برّوں (لوگوں) کو موت سے چھڑانے کا بانی ہے۔

23

تئیس (کاف۔گیمل kaph-gimel)

(موت اور جی اُٹھنا)

عبرانی میں تئیس کا عدد دو حروف ''کاف'' اور ''گیمل'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتا ہے جو اُوپر اُٹھانے کا عمل ہے۔ اِس سے ہم یہ مراد لے سکتے ہیں کہ موت سے جی اُٹھنا۔

تئیس کا عدد موت اور جی اُٹھنے کا عدد ہے۔

رومیوں 1:28-32 میں تئیس چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جو موت کی سزا کے لائق ہیں۔

''اور جس طرح انہوں نے خُدا کو پہچاننا ناپسند کیا اُسی طرح خُدا نے بھی اُن کو ناپسندیدہ عقل کے حوالہ کر دیا کہ نالائق حرکتیں کریں۔ پس وہ ہر طرح کی ناراستی (1) بدی (2) لالچ (3) اور بدخواہی (4) سے بھر گئے اور حسد (5) خون ریزی (6) جھگڑے (7) مکاری (8) اور بغض (9) سے معمور ہو گئے اور غیبت (10) کرنے والے۔ بدگو۔ (11) خُدا کی نظر میں نفرتی (12) اَوروں کو بے عزت کرنے والے (13) مغرور (14) شیخی باز (15) بدیوں کے بانی (16) ماں باپ کے نافرمان۔ (17) بیوقوف (18) عہد شکن (19) طبعی محبت سے خالی (20) بے رحم (21) ہو گئے۔ حالانکہ وہ خُدا کا یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والے موت کی سزا کے لائق ہیں۔ پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں (22) بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں''۔ (23)

تئیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 7:23 میں آیا ہے،

''بلکہ ہر جاندار شے جو رُوی زمین پر تھی مر مٹی۔ کیا انسان کیا حیوان۔ کیا رینگنے والا جاندار کیا ہوا کا پرندہ یہ سب کے سب زمین پر سے مر مٹے۔ فقط ایک نوح باقی بچا یا وہ جو اُس کے ساتھ کشتی میں تھے۔''

تئیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 27:42 میں آیا ہے،

''اور رِبقہ کو اُس کے بڑے بیٹے عیسو کی یہ باتیں بتائی گئیں۔ تب اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلوا کر

اُس سے کہا کہ دیکھ تیرا بھائی عیسو تجھے مار ڈالنے پر ہے اور یہی سوچ سوچ کر اپنے کو تسلی دے رہا ہے۔''

تئیسویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدائش 31:47 میں آیا ہے، جہاں وہ یوسف کو ہدایت دیتا ہے کہ اُس کے مرنے کے بعد اُسے کہاں دفن کرنا ہے۔

تئیسویں دفعہ یشوع کا نام استثنا 31:14 میں آیا ہے،

''پھر خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھ تیرے مرنے کے دِن آ پہنچے۔ سو تو یشوع کو بلا لے اور تم دونوں خیمہ اجتماع میں حاضر ہو جاؤ تا کہ میں اُسے ہدایت کروں۔''

تئیسویں دفعہ یروشلیم کا نام 2- سموئیل 10:14 میں آیا ہے جہاں داؤد ارامیوں کو ہرانے کے بعد واپس آتا ہے۔ پھر ایک دُوسری لڑائی ہوئی جس میں سات سو رتھوں اور چالیس ہزار سواروں کو مارا گیا۔ (آیت 18)

24

چوبیس (کاف۔دالتھ kaph-daleth)

(کہانت۔پیشوائی)

عبرانی میں چوبیس کے عدد کو دو حروف ''کاف'' اور ''دالتھ'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتا ہے، جو دروازہ کھولنے کا عمل ہے۔ کھلا ہاتھ ہمیں بتایا ہے کہ ہمارے لیے پیشوائی اور کہانت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور ہمیں خُدا کی مقدس پاکیزگی میں جانے کی رسائی حاصل ہے۔

چوبیس کا عدد کہانت اور پیشوائی کا عدد ہے۔

بارہ کا عدد حکومتی کاملیت کا عدد ہے اگر اِس کو دو سے ضرب دیں تو یہ چوبیس بنتا ہے جو پیشوائی کا عدد ہے۔ اِس میں رُوحانی حکومت کا عکس ملتا ہے۔ یہ سیاسی بادشاہوں کی بجائے آسمانی حکومت کی پیشوائی ہے۔

خُدا نے داؤد کو آسمانی ہیکل کا نمونہ دکھایا تاکہ وہ زمین پر اُس ہیکل کا نقشہ بنا سکے اور اُس کے بیٹے سلیمان نے وہ ہیکل تعمیر کی ۔ اِن نمونوں کے درمیان کہانت میں 12 سے 24 کی تبدیلی کی گئی ۔(1-تواریخ 18-1:24)اِسی وجہ ہے ہم (مکاشفہ 4:4) میں تخت کے گرد چوبیس بزرگوں کو دیکھتے ہیں جو کہ اِس زمینی نمونہ کے ظہور کے بعد تھے۔

1-تواریخ 18-1:24 میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد کہانت کو چوبیس فریقوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ہم ایک اور فطری تقسیم دیکھتے ہیں، یہ چوبیس فریق الیعزر کے خاندان سے سولہ اور اِتمر کے خاندان سے آٹھ لوگ لے کر بنائے گئے ۔(1-تواریخ 4:24) سولہ کا عدد محبت کا عدد ہے۔ جبکہ آٹھ کا عدد نئے آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس طرح چوبیس کا عدد جو کہانت کو ظاہر کرتا ہے رُوحانی نئی پیدائش کے نئے آغاز اور محبت کے سیاق وسباق سے الگ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ جو کہ اُن کے کرداروں کی بنیاد ہے۔

یہ بات جاذب توجہ ہے کہ چوبیسویں دفعہ یسوع کا نام یوحنا کی کتاب میں یوحنا 3:3 میں آیا ہے، جہاں لکھا

ہے،
''یسوع نے جواب میں اُس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔''
یہ کسی زندگی میں نیا آغاز ہے اور یہ آٹھ کے عدد کو کہانت یا پیشوائی (24) سے جوڑتا ہے۔
زیادہ تر چوبیسویں دفعہ کام کی کیفیت اور ایک سچے کاہن کی ذمہ داریوں کو بیان کرنے کے لیے کلیدی ناموں کو استعمال کیا گیا ہے۔ گویا یہ شفاعت، شفا یا حکمرانی کو ظاہر کرتا ہے۔
مثال کے طور پر چوبیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش 39:6 میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ فوطیفار نے ''اپنا سب کچھ یوسف کے ہاتھ میں چھوڑ دیا۔''
یسوع نے لوقا 12:44 میں اچھے مختار کے بارے میں بتایا، ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال پر مختار کر دے گا۔''
ملک صدق کی کہانت کی طرح یہ ہر ایک قوم قبیلے اور اہل زبان سے لیے گئے (مکاشفہ 5:9، 10) اور وہ کاہنوں کی ایک بادشاہت بنائیں گے اور زمین پر حکومت کریں گے۔

25

پچّیس (کاف۔ہے kaph-hey)

(برکت)

عبرانی میں پچیس کے عدد کو دو حروف ''کاف'' اور ''ہے'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتا ہے، جو ''دینے'' یا ''ڈھانپنے'' کا عمل ہے۔''ہے'' کا مطلب دم یا خُدا کی سانس ہے، عام طور پر اِسے رُوح القدس کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔ اِس طرح پچیس سے مراد لوگوں کو رُوح القدس سے بابرکت کرنے کے لیے اُن پر ہاتھ رکھنا ہے۔

پچیس کا عدد برکت کا عدد ہے۔ اِس کے پانچ گوشے ہوتے ہیں پچیس کا عدد پانچ سے تعلق رکھتا ہے جو فضل کا عدد ہے۔ برکت کی بنیاد فضل کے تصور پر ہے۔

پچیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 6:8 میں آیا ہے، جہاں نوح کشتی کی کھڑکی کو کھولتا ہے اور وہاں تازہ ہوا کا کشتی میں آنا رُوح القدس کے دم کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر وہ پہلی مرتبہ کوّے (ناپاک رُوح) کو بھیجتا ہے جو اِس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ طوفان نے ابھی تک ناپاک رُوحوں کے مسئلے کو حل نہیں کیا۔ پھر وہ تین مرتبہ کبوتری کو بھیجتا ہے جو اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ تین دفعہ کبوتری کو بھیجنا تین تاریخی واقعات کو ظاہر کرتا ہے، جہاں رُوح القدس فسح کے دور، دورِ خمسین اور خیمہ اجتماع کے دور میں نازل ہوگا۔

پچیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 11:25 میں آیا ہے جہاں ہم پڑھتے ہیں،

''اور ابرہام کی وفات کے بعد خُدا نے اُس کے بیٹے اضحاق کو برکت بخشی اور اضحاق بیرلحی روئی کے نزدیک رہتا تھا۔''

پچیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 1:28 میں آیا ہے،

''تب اضحاق نے یعقوب کو بلایا اور اُسے دُعا دی اور اُسے تاکید کی کہ تو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے بیاہ نہ کرنا۔''

پچیسویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدائش 8:48 میں آیا ہے، جہاں وہ یوسف کو کہتا ہے کہ وہ اپنے بیٹوں افرائیم اور منسی کو اُس کے پاس لائے کہ وہ اُنہیں برکت دے۔

پچیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش 29:19 میں آیا ہے۔ جہاں خُدا اُسے کہتا ہے کہ سدوم عمورہ کو غارت کرنے سے پہلے وہ لوط کو بچالے گا۔ یہ یقیناً ابرہام اور لوط دونوں کے لیے باعث برکت تھا۔

پچیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش 6:39 میں آیا ہے، جہاں فوطیفار اپنا سب کچھ یوسف کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ یوسف کے اختیار کی برکت تھی۔

پچیسویں دفعہ یشوع کا نام استثنا 23:31 میں آیا ہے۔ جہاں موسیٰ اُسے اختیار سونپتا ہے،

''اور اُس نے نون کے بیٹے یشوع کو ہدایت کی اور کہا مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تو بنی اسرائیل کو اُس ملک میں لے جائے گا جس کی قسم میں نے اُن سے کھائی تھی اور میں تیرے ساتھ رہوں گا۔''

موسیٰ نے یشوع کو خُدا کی حضوری اور اختیار کی برکت دی۔ بالکل ویسے جیسے پیدائش 6:39 میں فوطیفار نے یوسف کو برکت دی۔

پس پچیس کا عدد برکت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خاص طور پر بلاہٹ کی تکمیل کے اختیار اور رُوح القدس کے حصول کو ظاہر کرتا ہے جس سے رُوح القدس ہمیں وہ کام کرنے کے لیے لیس کرتا ہے۔

26

چھبّیس (کاف۔واو kaph-vav)

(نجات کی قدرت)

عبرانی میں چھبیس کے عدد کو دو حروف ''کاف'' اور ''واو'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کیل کے ساتھ کھلے ہاتھ کو ظاہر کرتا ہے۔ نجات کی قدرت کی تصویر یسوع کے صلیب پر کیلوں سے جڑے ہاتھ ظاہر کرتے ہیں۔

چھبیس کا عدد نجات کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ نجات کے لیے جس عبرانی لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ ''Yeshua'' جو کہ یسوع کا عبرانی نام ہے۔ یوں نجات کی قدرت یشوع (یسوع) کی قدرت بھی ہے۔

اِسی طرح عبرانی کے نام (Yahweh)(YHVH) کی عددی قیمت (26) ہے۔

(Y=10;H=5;V=6;H=5)

چھبیسویں دفعہ نوح کا نام بائبل میں پیدائش 11:8 میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ نوح دُوسری اور تیسری دفعہ کبوتری کو زمین پر بھیجتا ہے۔ یہ دو کبوتریاں رُوح القدس کو ظاہر کرتی ہیں۔ انجیل نجات کے لیے خُدا کی قدرت ہے (رومیوں 16:1) جس کی پوری دُنیا میں منادی کی گئی۔ اِس کا آغاز پینتکُست پر ہوا اور تیسری عید (خیموں کی عید) تیسری کبوتری پر پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ رُوح القدس کا تیسرا بہاؤ اور رُوح القدس کی مکمل بھرپوری میں نظر آئے گا۔ یہ زمین پر مکمل نجات کی قدرت کو لائے گی۔

چھبیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدائش 14:13 میں ہوا ہے، جہاں خُدا اُسے کہتا ہے کہ وہ زمین کے چاروں اطراف نظر دوڑائے جو خُدا اُسے دے گا۔ یہ تمام چیزوں کے مسیح کے قدموں میں رکھنے کا نبوتی حوالہ ہے۔ یہ دنیوی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ نجات کی قدرت سے ہے۔

چھبیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر استثنا 9:34 میں ہوا ہے جہاں ہم پڑھتے ہیں،

''اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی رُوح سے معمور تھا کیونکہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل اُس کی بات مانتے رہے اور جیسا خُداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔''

اِس مخصوص سلسلہ میں موسیٰ مسیح کی مثیل ہے اور یشوع مسیح کے بدن کی مثیل ہے جو کہ ''دانائی کی رُوح سے معمور ہے''۔ پولس کی طرح جو مسیح کی خوشخبری سے شرماتا نہیں۔ کیونکہ یہ نجات کے واسطے خُدا کی قدرت ہے۔ (رومیوں 16:1) یہ نجات کی قدرت (یسوع) ہی ہے جو اُن میں عمل کرتا ہے۔

چھبیسویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر 1-سموئیل 39:17 میں ہوا ہے، جہاں داؤد کو جاتی جولیت کے ساتھ لڑنے کے لیے تلوار سے لیس کیا جاتا ہے۔ یقیناً اُس نے اِس دنیوی تلوار کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی فلاخن اور فضل کے پانچ پتھروں پر بھروسہ کیا۔ فضل نجات کی قدرت ہے۔

چھبیسویں دفعہ پولس کا ذکر اعمال 18:16 میں ہوا ہے، جہاں پولس نجات کی قدرت (یسوع) کو ظاہر کرنے کے لیے غیب بین رُوح کو نکالتا ہے۔

چھبیسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پطرس کے نام کا ذکر اعمال 40:9 میں ہوا ہے جہاں پطرس نجات کی قدرت کو ظاہر کرنے کے لیے تبیتا کو مردوں میں سے زندہ کرتا ہے۔

چھبیسواں زبور اسرائیل کی بیت ایل (خُدا کا گھر) میں واپسی کی یاد دلاتا ہے جب وہ یہوواہ سے ملے۔ پیدائش 12,11:8 کی طرح یہ کہانی خُدا کے لوگوں کے رُوح القدس سے معمور ہونے کے بارے میں بتاتی ہے کہ وہ نجات (یسوع مسیح) کی خوشخبری تمام نسلِ انسانی تک پہنچاتے ہیں۔

27

ستائیس (کاف۔زین kaph-zayin)

(نجات کی خدمت)

عبرانی میں ستائیس کے عدد کو دو حروف ''کاف'' اور ''زین'' سے لکھا جاتا ہے۔ یہ رُوحانی جنگ کی خدمت میں کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔

ستائیس نجات کی خدمت کا عدد ہے۔ یہ فطری طور پر چھبیس کے بعد آتا ہے جو نجات کی قدرت ہے۔ ہمیں نجات کی خدمت کے کام کو کرنے سے پہلے نجات کی قدرت کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ستائیس کا عدد ہماری جنگ کے ہتھیاروں کی تصویر کشی کرتا ہے۔ جو نجات کی خدمت کرنے کے لیے ہمیں سونپے گئے ہیں۔

2- کرنتھیوں 10:3، 4 میں لکھا ہے،

''کیونکہ ہم اگرچہ جسم میں زندگی گزارتے ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔ اِس لیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔''

ستائیس کا عدد سترہ اور دس کو جمع کرنے سے بنتا ہے۔ سترہ کا عدد فتح اور دس کا عدد شریعت یا قانون کو ظاہر کرتا ہے۔ (1- تیمتھیس 3:1-7) پولس کلام میں فتح کے لیے خدمت کی سترہ اہلیتوں کا ذکر کرتا ہے۔ اگر ہم اِس میں دس کے عدد (شریعت) کو شامل کر دیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ستائیس نجات کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ شریعت کے بغیر نہیں بلکہ شریعت کے مکاشفہ کو بطور خُدا کے کلام کے حصہ کے طور پر شامل کرتا ہے۔

ہماری خدمت یسوع مسیح کی خوشخبری کو ظاہر کرتی ہے۔ ''خوشخبری خُدا کی قدرت ہے۔'' (رومیوں 1:16) کی عددی قیمت 27x100 ہے۔ خوشخبری کی ماہیت یسوع مسیح کو خُدا کا بیٹا ماننا ہے۔ پس (1- یوحنا 4:15) ''یسوع خُدا کا بیٹا ہے'' کی عددی قیمت (Numeric Value) (27x111) ہے۔ اِسی طرح مرقس 3:11 میں ''تو خُدا کا بیٹا ہے'' کی عددی قیمت (27x111) ہے۔ متی 1:23 میں ہم پڑھتے ہیں

''دیکھوایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی'' جس کی عددی قیمت (27x111) ہے۔
دورِخمسین کے دوران اُن کے ذریعے خوشخبری کی منادی کی گئی جن کو ابھی تک آئینہ میں دھندلا دکھائی دیتا تھا۔ (1- کرنتھیوں 12:13) پس وہ اس نبوت کو حصوں میں جانتے تھے۔(1- کرنتھیوں 9:13) اِسی طرح کے الفاظ یعقوب کی اُس کے بیت ایل کے پہلے سفر کے بعد کی تصویر کشی کرتے ہیں۔لیکن اُس کے بیت ایل کے دُوسرے سفر میں خیموں کی عید کی تصویر دیکھتے ہیں۔اُس وقت اُس نے خُدا کو فنی ایل فرشتہ کے ذریعے روبرو دیکھا۔(پیدائش 30:32)
اِسی طرح شاگرد ساری رات کشتی کی بائیں (عدالت) جانب جال ڈالتے رہے اور وہ کوئی مچھلی نہ پکڑ سکے۔ یہ اُن کے اَدھوری خوشخبری کے پیغام کے ذریعے آدمیوں کو پکڑنے کی کوشش کو ظاہر کرتی ہے۔ پھر یسوع آیا اور اُس نے (یوحنا 6:21) میں کہا،''کشتی کی دہنی (رحم) طرف جال ڈالو تو پکڑوگے''اِس بیان کی عددی قیمت (27x153) ہے۔ستائیس نجات کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے،اور اُنہوں نے (153) مچھلیاں پکڑیں (یوحنا 11:21) جو خُدا کے بیٹوں کو پیش کرتی ہیں۔
لفظ (Joshua) ''Yeshua'' ہے اور یہ مسیح کی مثیل ہے۔ستائیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع 1:1 میں آیا ہے، جہاں خُدا اُسے بتاتا ہے کہ موسیٰ کی وفات ہو چکی ہے اور اب یردن کو پار کر کے کنعان میں جانے کا وقت ہے۔ پرانے عہد میں کنعان کو تلوار سے فتح کیا گیا لیکن نئے عہد میں شاگردوں کو کہا گیا کہ وہ ساری خلق میں جا کر انجیل کی منادی کریں اور اُن کو بپتسمہ دیں۔پس نئے عہد میں بدن کو نجات کے لیے رُوح کی تلوار سے قتل کیا جاتا ہے۔ بدن کی یہ موت اور جی اُٹھنا بپتسمہ کے وسیلہ سے نئی پیدائش کی علامت ہے۔
نجات کی خدمت کی منادی غالب آنے والوں نے خیموں کی عید کے مسح کے وسیلہ خالص کلام سے کی۔ عبرانی میں خالص کے لیے لفظ ''zak'' استعمال ہوتا ہے جس کی عددی قیمت ستائیس ہے۔

28

اٹھائیس (کاف۔خیتھ kaph-chet)

(رُوح کی راہنمائی)

عبرانی میں اٹھائیس کے عدد کو لکھنے کے لیے دو حروف ''کاف'' اور ''خیتھ'' استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتے ہیں جس نے دل کے اندرونی حصے کو ڈھانپا ہوتا ہے۔

اٹھائیس رُوح کی راہنمائی کا عدد ہے۔ ڈاکٹر بُولنگر (Dr. Bullinger) اپنی کتاب ''کتاب مقدس میں اعداد'' (Numbers in Scripture) میں اِس کے بارے میں بہت کم لکھتا ہے۔ وہ اِسے زیادہ تر 7x4 کے طور پر پیش کرتا ہے۔ Ed Vallowe اپنی کتاب ''بائبلی ریاضی'' (Biblical Mathematics) میں ناقابل یقین طور پر اٹھائیس کے عدد کو (5+23) کی اصطلاح میں استعمال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اِس کے معنی ہمیشہ کی زندگی کے ہیں۔ اِس لیے وہ اِس نتیجہ پر پہنچتا ہے کیونکہ یہ ستائیس کے عدد کے بعد آتا ہے، اور وہ کہتا ہے کہ اِس کا مطلب ''خوشخبری کی منادی کرنا ہے'' اِس کی دلیل یہ ہے کہ ہمیشہ کی زندگی خوشخبری کی منادی کے بعد آتی ہے۔

میں نے دیکھا کہ ستائیس کا عدد نجات کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ Vallowe's کی خوشخبری کی منادی کرنے سے مماثل ہے۔ معنوی اختلاف نسبتاً غیر معمولی ہے۔ لیکن سب سے اہم خیال یہ ہے کہ خوشخبری کی منادی کے بعد کیا ہوتا ہے۔ ایک شخص کے یسوع کو قبول کرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کیا یہ رُوح کی راہنمائی نہیں ہوتی؟ زیادہ تر لوگ خوشخبری کی تصویر کو کسی کے فسح کے تجربہ سے منسوب کرتے ہیں۔ جو کہ یسوع کو قبول کرنا اور ایمان سے راستباز ہونا ہے۔ Ed Vallowe جو کہ ایک بپٹسٹ مبشر ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کے تصور کو خوشخبری کے نتیجہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ لیکن بہت سی بائبلی مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ حقیقت میں رُوح کی راہنمائی ہے۔ میں نے کوئی بھی مثال نہیں دیکھی جو اٹھائیس کے عدد کو واضح طور پر ہمیشہ کی زندگی کے خیال سے جوڑتی ہے۔

متی کے پہلے باب میں یسوع کا نسب نامہ چودہ چودہ کے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

متی 17:1 میں لکھا ہے،

''پس سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہوئیں اور داؤد سے لے کر گرفتار ہوکر بابل جانے تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہوکر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔''

پس اٹھائیس کے عدد کا چودہ کے عدد سے تعلق پر غور کرنا چاہیے جو کہ آزادی یا رہائی کا عدد ہے جیسے بیالیس کا عدد۔ یہ تینوں اعداد اپنے گیان میں فسح، پینتکُست اور خیمہ اجتماع کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسرائیلی مصر سے فسح کے موقع پر آزاد ہوئے کیونکہ وہ واقعہ ابیب (14/15) کی رات کو پیش کرتا ہے۔ اٹھائیس کا عدد ''رُوح القدس کی راہنمائی'' کو ظاہر کرتا ہے۔ جو کہ پینتکُست کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور بالآخر بیالیس کا عدد جو خیمہ اجتماع کی نشاندہی کرتا ہے یسوع کے مکمل مسح کو ظاہر کرتا ہے۔

اٹھائیس کا عدد دُوسرے دور کی چودہ پشتوں کا نقطۂ عروج ہے۔ ابرہام سے چودہ پشتوں کے بعد یہوداہ کے لوگ بابل کی اسیری میں چلے گئے۔ کیونکہ فسح کی حقیقت کو سمجھنے کے فقدان کی وجہ سے زیادہ تر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت مشکل ہے کیونکہ کچھ لوگ سوچ سکتے ہیں کہ یہ غلامی کے بجائے آزادی کا وقت ہوسکتا ہے۔ تاہم جب ہم سمجھ جاتے ہیں کہ پینتکُست ''خمیری روٹیوں کی عید'' ہے اور ساؤل بادشاہ دورِ خمسین کی علامت ہے تو یہ ربط واضح ہوجاتا ہے۔

اسرائیل نے فسح کے وقت مصر کو چھوڑا اور اُس کے خمسینی دن بیابان میں موسیٰ کی سربراہی میں گزرے۔ وہ قیاس کر رہے تھے کہ وہ عید خیام پر وعدہ کی سرزمین میں داخل ہوں گے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اٹھائیس پشتوں کے بعد یہوداہ دُوسرے بیابان کی طرف گئے۔ جو زمین سے باہر ہونے کی علامت ہے۔ جہاں اُنہوں نے رُوح القدس کی راہنمائی پر انحصار کیا۔

واعظ 3:2-8 میں اٹھائیس وقتوں کو (14x2) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ پیدا ہونے کا ایک وقت ہے	مر جانے کا ایک وقت ہے
2۔ درخت لگانے کا ایک وقت ہے	لگائے ہوئے کو اکھاڑنے کا ایک وقت ہے
3۔ مار ڈالنے کا ایک وقت ہے	شفا دینے کا ایک وقت ہے
4۔ ڈھانے کا ایک وقت ہے	تعمیر کرنے کا ایک وقت ہے

5۔ رونے کا ایک وقت ہے	ہنسنے کا ایک وقت ہے
6۔ غم کھانے کا ایک وقت ہے	ناچنے کا ایک وقت ہے
7۔ پتھر پھینکنے کا ایک وقت ہے	پتھر بٹورنے کا ایک وقت ہے
8۔ ہم آغوشی کا ایک وقت ہے	ہم آغوشی سے باز رہنے کا ایک وقت ہے
9۔ حاصل کرنے کا ایک وقت ہے	کھو دینے کا ایک وقت ہے
10۔ رکھ چھوڑنے کا ایک وقت ہے	پھینک دینے کا ایک وقت ہے
11۔ پھاڑنے کا ایک وقت ہے	سینے کا ایک وقت ہے
12۔ چپ رہنے کا ایک وقت ہے	بولنے کا ایک وقت ہے
13۔ محبت کا ایک وقت ہے	عداوت کا ایک وقت ہے
14۔ جنگ کا ایک وقت ہے	صلح کا ایک وقت ہے

یہ اٹھائیس کے عدد کی (14x2) میں تقسیم ہونے کی ایک دُوسری بائبلی مثال ہے اور یہ چودہ کے عدد کے ساتھ منسلک ہے۔ جیسے ہی ہم اِس کا مطالعہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں بائبل کے بہت سے مَردوں کو جب اُن کے نام کا ذکر اٹھائیسویں دفعہ ہوا ہے تو اُن کو چھوڑنے، جانے یا جا کر کچھ کام کرنا پڑا۔ یہ واضح ہے کہ وہ اُس کام کو کر رہے تھے جس کے لیے رُوح القدس اُن کی راہنمائی کر رہا تھا۔

اٹھائیسویں دفعہ نوح کے نام کا ذکر پیدائش 15:8 میں ہوا ہے جہاں خُدا اُسے کہتا ہے کہ ''باہر نکل آ'' (آیت 16) باہر نکلنے سے وہ رُوح القدس کی راہنمائی کی پیروی کر رہا تھا۔

اٹھائیسویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدائش 12:14 میں ہوا ہے، جہاں عیلام اور بابل کے بادشاہ ابرہام کے بھتیجے لوط کو سدوم کی جنگ میں اسیر کر کے لے آتے ہیں۔ یہ بہت سال بعد اٹھائیسویں پشت میں یہوداہ کے بابل میں اسیر ہو کر جانے سے بہت مشابہ ہے۔ کوئی بھی بڑی آسانی کے ساتھ یہوداہ کے لوگوں اور لوط کے درمیان مشابہت کر سکتا ہے۔ یہ دونوں ہی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ بگاڑ سے پُر ہیں اور ان کو ایذا رسانی کے توسل سے صاف ہونے کی ضرورت ہے۔

اٹھائیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدائش 6:28 میں ہوا ہے جہاں عیسو اِس بات کو جانتا ہے کہ یعقوب کو فدّان ارام میں بیوی ڈھونڈنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یعقوب ابھی چھپنے والا تھا۔ پس خُدا نے

اُسے اجنبی سرزمین میں بھیجا تاکہ وہ تکالیف کے ذریعے مزید صاف ہو۔ لابن کی غلامی کے دوران وہ رُوح القدس کی راہنمائی کے بارے میں سیکھ چکا تھا اور جب وہ واپس گھر کو آیا وہ غالب ہوا اور فرشتہ نے اُس کا نام تبدیل کر کے اسرائیل رکھا۔

اٹھائیسویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر پیدائش 13:48 میں ہوا ہے جہاں یوسف اپنے دونوں بیٹوں افرائیم اور منسی کو لے کر یعقوب کے پاس آتا ہے کہ وہ اُن کو برکت دے۔ رُوح القدس نے ایسا کرنے کے لیے اُس کی راہنمائی کی۔

اٹھائیسویں دفعہ یوسف کے نام کا ذکر پیدائش 11:39 میں ہوا ہے جہاں یوسف فوطیفار کے گھر میں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دینے کے لیے جاتا ہے۔ فوطیفار کا گھر اُس کی غلامی کا گھر تھا اور وہاں فوطیفار کی بیوی نے اُسے پھسلانے کی کوشش کی۔ یہ دیکھنا مشکل نہیں کہ کیسے غلامی کے دوران رُوح القدس یوسف کی راہنمائی کرتا ہے۔ ایک بار پھر یہ کہانیاں لوط اور یہوداہ سے مماثلت رکھتی ہیں۔

اٹھائیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع 1 :10 میں ہوا ہے جہاں وہ لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ یردن کو پار کرنے کے لیے تیار ہوں۔ یقیناً یہ پینتکُست کا مقصد ہے کہ رُوح القدس کی راہنمائی میں ہم تیاری کریں اور عید خیام کو پورا کریں۔

اٹھائیسویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر 1- سموئیل 39:17 میں ہوا ہے اِس حوالہ میں ساؤل جولیت سے لڑنے کے لیے اُسے اپنے ہتھیار دیتا ہے۔ لیکن داؤد کہتا ہے، ''میں اُن کے ساتھ نہیں چل سکتا'' داؤد ساؤل کے ہتھیار اتار دیتا ہے اور جولیت کے خلاف خدا کے مکمل ہتھیاروں کو لے کر جاتا ہے۔ جو کہ رُوح القدس کی طرف سے دیئے گئے رُوحانی ہتھیار ہیں۔

اٹھائیسویں دفعہ پطرس کے نام کا ذکر اعمال 25:16 میں ہوا ہے جہاں پولس اور سیلاس قید خانہ میں دُعا کر رہے اور حمد کے گیت گا رہے تھے۔ وہاں بڑا بھونچال آیا جس نے اُن کی زنجیریں اور قید خانے کے دروازے کھول دیئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر قید خانے کا داروغہ اپنے آپ کو مارنے لگا کیونکہ وہ سمجھ رہا تھا کہ قیدی بھاگ چکے ہیں۔ لیکن پولس قید خانہ میں رہتے اور رُوح القدس کی راہنمائی سے اُس کو اور اُس کے خاندان کو مسیح کے پاس لے آیا۔

بالآخر خروج 2,1:26 میں ہم دیکھتے ہیں کہ موسیٰ کے خیمہ اجتماع میں دس پردے تھے جن کی لمبائی اٹھائیس

ہاتھ تھی۔ یہ پردے خیمہ اجتماع کو ڈھانپتے تھے جو رُوح القدس کے ڈھانپنے یا حفاظت کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔ پولس 1- کرنتھیوں 16:3 میں کہتا ہے، ''کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مقدس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے؟'' اِس خیمہ اجتماع میں پردے رُوح القدس کو ظاہر کرتے ہیں جو ہمارے ''مقدِسوں کو ڈھانپ'' سکتا ہے۔ یہ پردہ اصل میں دو عبرانی حروف کی لفظی تصویر ہے جو اٹھائیس کا عدد بناتے ہیں، ''کاف'' (ڈھانپنا) اور ''خیتھ'' (دل)

یہ حقیقت ہے کہ دس پردے شریعت کی تکمیل کو ظاہر کرتے ہیں اور پینتکست کو وہ سینا پر شریعت دیئے جانے کی یادگار ہے۔

پس ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ جیسے ہی ہم اُس کی آواز کو سنتے اور رُوح القدس کی راہنمائی میں چلتے ہیں تو رُوح القدس وہ پیغام الٰہی شریعت کے ذریعے ہمارے دلوں پر کندہ کرتا ہے۔

29

اُنتیس (کاف۔طیتھ kaph-teth)

(روانگی۔کوچ)

عبرانی میں اُنتیس کے عدد کو دو حروف ''کاف'' اور ''طیتھ'' سے لکھا جاتا ہے۔ اِس حرف کا میل سانپ کے کام (کاف) کو ظاہر کر سکتا ہے۔ لیکن اِس معاملہ میں یہ گھیرنے اور دائرہ بنانے کے تصور کو بھی پیش کرتا ہے۔ اکثر سانپ کو اپنی دُم کھاتے دائرہ کی صورت میں دکھایا جاتا ہے۔

اُنتیس کا عدد روانگی یا کوچ کا عدد ہے۔ یہ بیس کے سلسلہ کا آخری عدد ہے۔ یہ کسی گھر کو ڈھانپنے سے اُسے نئی شکل دینے کی تصویر کشی کرتا ہے۔ کیونکہ نو کا عدد رُوح القدس کی عدالت اور آگ کے بپتسمہ کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ تیس کے عدد کا ماقبل ہے جو کہ حکمرانی سے منسوب ہے۔

اُنتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 19,18:8 میں آیا ہے جہاں وہ اور اُس کا خاندان طوفان کے بعد کشتی سے باہر آتے ہیں۔

اُنتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 12:14 میں آیا ہے جہاں وہ سدوم اور عمورہ کے بادشاہوں سے رخصت ہوتا ہے۔ جہاں وہ ابی ملک کو بتاتا ہے کہ کب وہ اپنے باپ کے گھر سے روانہ ہوا۔

اُنتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 1:26 میں آیا ہے جہاں اضحاق بیرلحی روئی سے جرار کو روانہ ہوتا ہے۔

اُنتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 7:28 میں آیا ہے جہاں وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر فدّان ارام کو چلا جاتا ہے۔

اُنتیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع 12:1 میں ہوا ہے جہاں قبائل کو یردن پار کرنے کے بارے میں ہدایات دی جاتی ہیں۔ وہ بیابان سے روانہ ہو کر وعدہ کی سرزمین میں داخل ہو رہے تھے۔

اُنتیسویں دفعہ یروشلیم یا سالم کا ذکر 2- سموئیل 8:15 میں ہوا ہے جہاں ابی سلوم یروشلیم سے حبرون کی طرف جاتا ہے جہاں اُسے داؤد کے خلاف بغاوت پر اُبھارا جاتا ہے۔

اُنتیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر متی 8:34 میں ہوا ہے جہاں لوگ اُس کی منت کرتے ہیں کہ وہ وہاں سے چلا جائے جب اُس نے ایک بدرُوح گرفتہ شخص کو شفا دی۔

اُنتیسویں دفعہ یوحنا کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر یوحنا 4:3,2 میں ہوا ہے وہاں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ یہوداہ سے روانہ ہوتا ہے۔

اُنتیسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پولس کے نام کا ذکر اعمال 16:28 میں ہوا ہے جہاں بھونچال آتا ہے اور داروغہ خیال کرتا ہے کہ قیدی جا چکے ہیں۔ لیکن پولس داروغہ کو خودکشی سے روکتا ہے اور اُسے بتاتا ہے کہ کوئی بھی نہیں بھاگا۔

30

تِیس (lamed-لامد)

(اِنتساب حکمرانی)

عبرانی میں تیس کا عدد ''لامد'' کے حرف سے لکھا جاتا ہے۔ جو لفظی طور پر بیل کا پینا یا چوب دستی ہے۔ پس یہ اختیار، راہنمائی اور حکمرانی کی علامت ہے۔

تیس کا عدد حکمرانی سے منسوب ہے۔ یہی وہ عمر تھی جسے خُدا نے کاہنوں کے لیے مقرر کیا تھا۔ (گنتی 23:4)

یوسف کو تیس سال کی عمر میں مصر کی حکمرانی دی گئی۔ پیدائش 46:41 میں ہم پڑھتے ہیں۔

''اور یوسف تیس برس کا تھا جب وہ مصر کے بادشاہ فرعون کے سامنے گیا اور اُس نے فرعون کے پاس سے رخصت ہو کر سارے ملک مصر کا دورہ کیا''۔

داوٗد اُس وقت تیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا، جیسے ہم 2۔ سموئیل 4:5 میں پڑھتے ہیں۔

''اور داوٗد جب سلطنت کرنے لگا تو تیس برس کا تھا اور اُس نے چالیس برس سلطنت کی۔''

یہ بھی حقیقت ہے کہ یہوداہ نے یسوع کو چاندی کے تیس سکوں کے بدلے بیچا۔ (متی 15:26؛ زکریاہ 12:11, 13) یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہوداہ یسوع پر اختیار حاصل کرنے کا سوچ رہا تھا۔ چاندی کے تیس سکے ایک غلام کی قیمت تھے اور یہوداہ اس طرح عمل کر رہا تھا جیسے وہ حکمران ہے اور یسوع اُس کا غلام ہے۔

یہی خروج 32:21 کے مطابق شریعت کا بنیادی نکتہ تھا۔

''اگر بیل کسی کے غلام یا لونڈی کو سینگ سے مارے تو مالک اُس غلام یا لونڈی کے مالک کو تیس مثقال روپے دے اور بیل سنگسار کیا جائے۔''

اِس معاملہ میں بھی غلام کی قیمت تیس مثقال تھی۔

موسیٰ کے خیمہ اجتماع کے ہر ایک پردے کی لمبائی تیس ہاتھ تھی (خروج 15:36) یہ پردے خیمہ اجتماع کے

سرپوش تھے اور یہ حقیقی مقدس کلیسیا پر خُدا کی حکمرانی کو ظاہر کرتے ہیں۔

بائبلی ریاضی (Biblical Mathematics) میں Ed Vallowe کہتا ہے، تیس کا عدد مسیح کے خون کے انتساب کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنے اِس خیال کی بنیاد اِس حقیقت پر رکھتا ہے کہ یہ عدد اکثر قربانی کے تصور سے منسلک ہے۔لیکن اُس کا خیال بہت محدود ہے کیونکہ عبرانی میں تیس کے عدد کے لیے ''لامد'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جو واضح طور پر اختیار یا حکمرانی کو ظاہر کرتا ہے۔ اِنتسابِ حکمرانی کا تصور اِن تصورات کو اکٹھا کرتا اور اِن کے ربط کو ظاہر کرتا ہے۔

تیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 20:8 میں آیا ہے جہاں وہ کشتی سے باہر آنے کے بعد ایک قربان گاہ بناتا ہے۔

تیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 21:25 میں آیا ہے جہاں ربقہ حاملہ ہوتی ہے اور جڑواں بچوں عیسو اور یعقوب کو جنم دیتی ہے۔تیسویں (23) آیت میں ہم یہ پیشین گوئی دیکھتے ہیں کہ یعقوب عیسو پر حکمرانی کرے گا۔

تیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 10:28 میں آیا ہے جہاں وہ بیرسبع سے نکل کر حاران میں آتا ہے۔ اگلی آیت (اِس کا نام دوبارہ سولھویں آیت میں آیا ہے) میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا اُسے بیت ایل میں خواب میں دکھائی دیتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ عہد قائم کرتا ہے۔ اُسے تمام اطراف کی حکمرانی دی جاتی ہے۔ اور اُس حکمرانی کا مقصد (آیت 14) میں دیا گیا ہے۔ ''اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔''

تیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع 16:1 میں آیا ہے جہاں وہ لوگوں کو ہدایات دے چکا ہوتا ہے کہ وہ بیابان کو چھوڑیں اور وعدے کی سرزمین میں داخل ہوں۔ اور ہم وہاں پڑھتے ہیں، ''اور اُنہوں نے یشوع کو جواب دیا کہ جس جس بات کا تو نے ہم کو حکم دیا ہم وہ سب کریں گے اور جہاں جہاں تو ہم کو بھیجے وہاں ہم جائیں گے''۔

دراصل وہ اپنے آپ کو اُس الٰہی خدمت کے عہد کے لیے منسوب کر رہے تھے۔

تیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر متی 2:9 میں ہوا ہے، جہاں وہ ایک مفلوج کو شفا دیتا ہے اور اُسے کہتا ہے، ''بیٹا خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے''۔ یسوع وہاں پر گناہوں کو معاف کرنے اور اپنے شفا دینے

کے اختیار کو ظاہر کر رہا تھا اور فوراً ہی یہ بات فقیہوں کے درمیان بحث کا سبب بنی، جو سوچ رہے تھے کہ اُس نے کفر بکا ہے۔ لیکن یسوع نے پانچویں آیت میں اُنہیں جواب دیا۔

''آسان کیا ہے۔ یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟''

یسوع بطور مسیح اور تخلیق کا بادشاہ اپنی قدرت کو ظاہر کر رہا تھا جیسے کہ تیس کا عدد ظاہر کرتا ہے۔

31

اِکتیس (لامد۔الف lamed-aleph)

(اولاد۔نسل۔پھل)

عبرانی میں اکتیس کا عدد دو حروف ''لامد'' (اختیار) اور ''الف'' (بیل، قوت، اوّل) سے لکھا جاتا ہے۔ اکتیس ''El'' کا جیمٹریا (gematria) ہے جو عبرانی میں خُدا کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ ایل (El) کے لفظی معنی ''مضبوط یا بنیادی اختیار'' کے ہیں۔ بائبل میں اکتیس کا عدد نسل سے منسلک ہے کیونکہ گھر میں بیٹا پیدائشی اختیار کی وجہ سے وارث ہے۔

اکتیسویں دفعہ نوح کا ذکر پیدائش 1:9 میں ہوا ہے،

''اور خُدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور اُن کو کہا کہ بارور ہو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔''

اکتیسویں دفعہ ابرام کا ذکر پیدائش 14:14 میں ہوا ہے،

''جب ابرام نے سنا کہ اُس کا بھائی گرفتار ہوا تو اُس نے اپنے تین سو اٹھارہ مشاق خانہ زادوں کو لے کر دان تک اُن کا تعاقب کیا۔''

یہ مثالیں بچے جننے سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ اِکتیسویں دفعہ اضحاق کا ذکر پیدائش 26:25 میں ہوا ہے،

''اُس کے بعد اُس کا بھائی پیدا ہوا اور اُس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھا اور اُس کا نام یعقوب رکھا گیا۔ جب وہ ربقہ سے پیدا ہوئے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا۔''

اِکتیسویں دفعہ عہد جدید میں متی کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر متی 4:9 میں ہوا ہے جہاں اُسے ''ابن آدم'' کہا گیا ہے۔ اکتیسویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر لوقا 28:8 میں ہوا ہے، جہاں اُسے ''یسوع! خُدا تعالےٰ کا بیٹا'' کہا گیا ہے۔

پس اکتیس کا عدد نسل یا اولاد سے منسلک ہے۔

32

بتّیس (lamed-beth لامد۔بیتھ)

(عہد)

عبرانی میں بتّیس کا عدد دو حروف ''لامد'' (اختیار) اور ''بیتھ'' (گھر یا گھرانے) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ عبرانی لفظ دو حروف سے بنتا ہے جو ''leb'' ہیں، جن کے معنی ''دل'' ہیں۔ دل کے لیے دُوسرا لفظ ''lebab'' ہے (باپ کا دل)

بتّیس کا عدد عہد کا عدد ہے۔ عہد باپ کے دل کو ظاہر کرتا ہے اور باپ اور بیٹے کے رشتے کو پروان چڑھاتا ہے۔

بتیسویں دفعہ نوح کا ذکر پیدائش 9,8:9 میں ہوا ہے،

''اور خُدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا، دیکھو میں خود تم سے اور تمہارے بعد تمہاری نسل سے۔''

عبرانی عالم ایلن نیوٹن (Alan Newton) کہتا ہے، کہ اِسے حرف بہ حرف پڑھنا چاہیے۔ ''میں اپنا عہد تم میں قائم کروں گا'' لفظ عہد پانچ مرتبہ گنتی اور ستائیس مرتبہ استثنا میں آیا ہے۔ اگر اِن دونوں کو جمع کریں تو یہ بتّیس بنتا ہے۔

بتیسویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدائش 19:14 میں آیا ہے،

یہاں ملکِ صدق اُسے روٹی اور مے سے برکت دیتا ہے جو کہ متی 28:26 کے مطابق عہد کا نشان ہے۔

''کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لیے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔''

ملکِ صدق یسوع مسیح کی مثیل ہے جو بطور سردار کاہن آیا (عبرانیوں 17:7) پس اُس نے صلیب پر اپنی موت سے پہلے پاک عشا کو قائم کیا تو یہ ملکِ صدق کے قائم کئے نمونے کے مطابق تھی۔

بتیسویں دفعہ ابرہام کا ذکر پیدائش 17:20 میں آیا ہے،

''تب ابرہام نے خُدا سے دُعا کی اور خُدا نے ابی ملک اور اُس کی بیوی اور اُس کی لونڈیوں کو شفا بخشی اور اُن کے اولاد ہونے لگی۔''

اور یقیناً یہ اکتیس (اولاد) کے عدد سے بہت مشابہ ہو سکتا ہے۔ Ed Vallowe اپنی کتاب (Biblical

(Mathematics) میں یہ غلطی کرتا ہے۔ وہ ظاہراً پیدائش 23:17 پر غور کرتا ہے، جہاں ابرہام کے گھرانے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے لیکن یہ اُس عہد کا عکس ہے جو خدا تمام اقوام میں اپنے بیٹوں سے کرے گا۔اور خُدا کے بیٹے خُدا کے ساتھ عہد کے وسیلہ سے ہی قائم ہوتے ہیں۔

پہلا عہد نوح، اُس کے بیٹوں اور زمین کے تمام جانداروں کے ساتھ قائم کیا۔(پیدائش 16:9) پس اکتیس (نسل) اور بتیس (عہد) کے درمیان بہت مضبوط تعلق ہے۔

بتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 28:25 میں آیا ہے عیسو کی کہانی بیان کرتی ہے کہ کیسے وہ اپنے پہلوٹھے کے حق کو ناچیز جانتا ہے اور اُسے دال (مسور) کے عوض بیچ دیتا ہے۔ پہلوٹھے کا حق اِس بات کا تعین کرتا ہے کہ کیسے عہد کا وارث ابرہام اور اضحاق کے عہد میں شامل ہوگا۔

بتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 18:28 میں آیا ہے جہاں یعقوب بیت ایل میں اُس چٹان کے اوپر تیل ڈالتا ہے جسے اُس نے تکیہ کے طور پر استعمال کیا تھا۔ پھر وہ اپنی با حفاظت واپسی کے لیے خُدا کے ساتھ ایک مشروط عہد قائم کرتا ہے۔

بتیسویں دفعہ یروشلیم کا ذکر 2-سموئیل 29:15 میں ہوا ہے جہاں داؤد صدوق اور ابیاتر کو کہتا ہے کہ وہ عہد کا صندوق واپس یروشلیم میں لائیں۔

عہد جدید میں مرقس کی انجیل میں یسوع کا نام بتیسویں دفعہ مرقس 27:8 میں استعمال ہوا ہے۔اور اِس کے بعد یسوع کا نام اِس باب میں دوبارہ استعمال نہیں ہوا۔ اِس حوالہ میں پطرس اپنا عظیم اقرار کرتا ہے کہ یسوع زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے رُوح القدس کے وسیلہ سے اِس بات کو جانا اور پھر یسوع نے اُن کو مسیح کے مقصد کے بارے میں بتایا کہ اُس کی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلہ سے نیا عہد قائم ہوگا۔(آیت 31) بہر حال یہ خون کا عہد تھا جسے ہم عبرانیوں (9) میں پڑھتے ہیں کہ وہ بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں داخل ہوا۔(عبرانیوں 12:9) اور اِسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے۔(عبرانیوں 15:9)

بتیسویں دفعہ ہم پطرس کے نام کا ذکر اعمال 17:10 میں دیکھتے ہیں۔ یہاں ہم پطرس کی اُس رویا کے بارے میں پڑھتے ہیں جس میں آسمان سے ایک چادر نیچے آتی ہے جس میں سب قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہوتے ہیں اور اُسے حکم دیا جاتا ہے کہ، اُٹھ! ذبح کر اور کھا جبکہ پطرس ابھی

اِس کے معنی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ دروازہ پر دستک ہوتی ہے اور اِس کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ خُدا کا عہد غیر یہودیوں کو مفت دیا گیا اور پھر پطرس خوشخبری کا کلام لے کر کرنیلیس کے گھر گیا اور اُن کو رُوح القدس کا بپتسمہ ہوا۔ اِن واقعات میں کسی نہ کسی طرح بتیس کا عدد عہد کے تصور کو پیش کرتا ہے۔

33

تینتِیس (lamed-gimel لامد۔گیمل)

(نشان)

عبرانی میں تینتیس کا عدد دو حروف ''لامد'' (اختیار) اور ''گیمل'' (اُونٹ یا اُوپر اُٹھانا) سے لکھا جاتا ہے۔ تینتیس نشان کا عدد ہے جو نبوتی کلام پر صداقت کی مہر ثبت کرتا ہے۔ نبوتی کلام بذاتِ خود معتبر (لامد) اور تصدیق کا نشان قائم کرتا (گیمل) ہے۔ جو نبوتی کلام کو دوہرے گواہوں سے قائم کرتا ہے۔

تینتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 17:9 میں آیا ہے۔ جہاں دھنک کے بارے میں بات کی گئی ہے جو بطور خُدا کا وعدہ نوح اور تمام جانداروں سے تھی۔

''پس خُدا نے نوح سے کہا کہ یہ اُس عہد کا نشان ہے جو میں اپنے اور زمین کے کل جانداروں کے درمیان قائم کرتا ہوں۔''

Ed Vallowe کہتا ہے کہ تینتیس کا مطلب وعدہ ہے۔ میرے خیال میں یہ کافی نزدیک ہے۔ لیکن یہ مکمل طور پر دُرست نہیں کیونکہ اِس کی ظاہری نسبت بائبل کی بہت سی مثالوں سے میل نہیں کھاتی۔ اِسی وجہ سے وہ پیدائش 17:9 کو دُرست طور پر نہ سمجھا اُس کا خیال تھا کہ یہ خُدا کے وعدہ کو ظاہر کرتا ہے کہ زمین کو دوبارہ پانی کے طوفان سے تباہ نہ کرے گا۔ لیکن وہ اِس آیت کے نکتہ کو غلط سمجھا جہاں پر دھنک عہد یا وعدہ کا نشان تھی۔

تینتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش 18:20 میں آیا ہے،

''کیونکہ خُداوند نے ابرہام کی بیوی سارہ کے سبب سے ابی ملک کے خاندان کے سب رحم بند کر دئے تھے۔ اور خُداوند نے جیسا اُس نے فرمایا تھا سارہ پر نظر کی اور اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق سارہ سے کیا۔ سو سارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لیے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت پر جس کا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُس کے بیٹا ہوا۔''

ابی ملک کے خاندان کے رحموں کو بند کرنا اِس بات کا نشان تھا کہ یہ پیشین گوئی فلستی بادشاہ کے وسیلہ سے پوری

نہیں ہوگی بلکہ ابرہام اور سارہ کے وسیلہ سے۔

تینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 1:26 میں آیا ہے جہاں وہ جرار کو جاتا ہے جہاں ابی ملک (بزرگ بادشاہ۔تمام فلستی بادشاہوں کا لقب) بادشاہ تھا۔اِس حوالہ کی آیت (4) میں خُدا کہتا ہے کہ تمہاری نسل آسمان کے ستاروں کی مانند ہوگی۔پس اِس حوالہ میں آسمان کے ستارے اضحاق کے بہت سے بچوں کا نشان تھے۔

تینتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 28:20-22 میں آیا ہے جہاں یعقوب منت مانتا ہے اور خُدا سے وعدہ کرتا ہے۔

''اور یعقوب نے منت مانی اور کہا کہ اگر خُدا میرے ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اِس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دیتا رہے۔اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو خداوند میرا خُدا ہوگا۔اور یہ پتھر جو میں نے ستون سا کھڑا کیا ہے خُدا کا گھر ہوگا اور جو کچھ تو مجھے دے اُس کا دسواں حصہ ضرور ہی تجھے دیا کروں گا۔''

اِس حوالہ میں پتھر مسیح کی مثیل کا نشان ہیں کہ وہ مسح کیا گیا تھا۔

عہد جدید میں پطرس کا نام تینتیسویں دفعہ اعمال 18:10 میں آیا ہے۔جہاں پطرس ناپاک جانوروں سے بھری ایک چادر کو دیکھتا ہے جو آسمان سے نیچے اُترتی ہے اور خُدا اُسے کہتا ہے کہ اُٹھ! ذبح کر اور کھا۔پطرس اِس رُویا کے معنی نہ جان سکا جب تک کرنیلیس کی طرف سے بھیجے گئے آدمیوں نے اُس کے دروازہ پر دستک نہ دی۔اِس واقعہ میں رُویا تصدیق کا نشان تھی جس سے پطرس نے جانا کہ اُسے اُن آدمیوں کے ساتھ قیصریہ جانا ہے۔

تینتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال 2:17 میں آیا ہے جہاں وہ عہد عتیق کے نشانوں سے یسوع کو مسیح ثابت کرتا ہے۔

34

چونتیس (لامد۔دالتھ lamed-daleth)

(شناخت۔پہچان۔مماثلت۔تطابق)

عبرانی میں چونتیس کا عدد دو حروف ''لامد'' (اختیار) اور ''دالتھ'' (دروازہ) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دروازہ کے ذریعے گھر میں داخل ہونے کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔ کوئی بھی قانونی طور پر اپنی شناخت کرانے کے بعد گھر میں داخل ہوسکتا ہے۔ اِس طرح چونتیس شناخت کا عدد ہے۔

Ed Vallowe بیان کرتا ہے کہ چونتیس کا عدد بیٹے کا نام رکھنا ہے۔ یہ وضاحت کچھ محدود ہے، اگرچہ یقیناً اِس میں یہ شامل ہے۔ یہ عدد بدرُوحوں کو بھی شناخت کرنے کے لیے استعمال ہوا (کچھ دیر کے بعد ہم اِس کا مطالعہ کریں گے)۔Vallowe نے بنیادی طور پر اپنے نقطۂ نظر کی بنیاد پیدائش 3:21 پر رکھی جو اُس نے غلطی سے کہا کہ ابرہام کا نام چونتیسویں دفعہ بائبل میں استعمال ہوا ہے یہ آیت بتاتی ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کا نام اضحاق رکھا۔

اصل میں چونتیسویں عدد کا وقوع اِس سے پچھلی آیت میں ہے پیدائش 2:21 جہاں لکھا ہے،

''سو سارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لیے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت پر جس کا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُس کے بیٹا ہوا۔''

یہ آیت ابرہام کے بیٹے کی پیدایش کے بارے میں بات کرتی ہے لیکن یہاں پر حقیقی توجہ اُس کی پیدائش کے وقت پر کی گئی ہے۔ مقررہ وقت اُس بات کی پہچان ہے جو بعد میں اسرائیل کی عید کے طور پر جانا جائے گا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ نرسنگوں کی عید اور یسوع مسیح کی پیدائش کا عکس ہے یا شاید خیموں کی عید کا پہلا دن ہے جو کہ غالب آنے والے گروہ کے بچے کی پیدایش ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پیدایش 18:9 میں چونتیسویں دفعہ نوح کا نام اُس کے بیٹوں سم، حام اور یافت سے جڑا ہے۔

''نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم، حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا۔''

یہ نام نوح کے بیٹوں کی شناخت کرتے ہیں۔ دُوسری مثال یروشلیم یا ''سالم کے شہر'' کی ہے۔ سالم کا ذکر پیدائش 18:14 میں ہوا ہے جہاں اِسے ملکِ صدق کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ چونتیسویں دفعہ یروشلیم یا سالم کا ذکر 2- سموئیل 3:16 میں آیا ہے۔

''اور بادشاہ نے پوچھا تیرے آقا کا بیٹا کہاں ہے؟ ضیبا نے بادشاہ سے کہا دیکھ وہ یروشلیم میں رہ گیا ہے کیونکہ اُس نے کہا کہ آج اسرائیل کا گھرانا میرے باپ کی مملکت مجھے پھیر دے گا''۔

اِس نقطۂ نظر سے اِس آیت میں ایک سوال کے جواب میں یروشلیم کی شناخت کے بارے میں بات کی گئی ہے، ''تیرے آقا کا بیٹا کہاں ہے؟'' لیکن یہاں پر ایک بنیادی سوال ہے ضیبا مفیبوست کا خادم تھا جو کہ ساؤل بادشاہ کے گھرانہ کا تھا جو اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ مفیبوست اُمید کر رہا تھا کہ داؤد اور ابی سلوم کے درمیان ہونے والی جنگ نے داؤد کے گھرانہ کو کمزور کر دیا ہے اور ساؤل کے گھرانے کو موقع دیا ہے کہ وہ دوباہ اسرائیل کے تحت پر حکمرانی کریں۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ چونتیسویں دفعہ سالم یا یروشلیم کا ذکر بیٹے کے نام سے زیادہ حقیقی بادشاہ کی شناخت کے بارے میں بات کرتا ہے۔

چونتیسویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کا نام لوقا 8:30 میں آیا ہے۔

''یسوع نے اُس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا لشکر کیونکہ اُس میں بہت سی بدرُوحیں تھیں۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بیان کی جانے والی ہستیاں بیٹے نہیں بلکہ بدرُوحیں ہیں۔

چونتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال 17:4 میں آیا ہے یہاں اُن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے پولس کی بات کا یقین کیا جس نے یسوع کی بطور مسیح شناخت کرائی۔ آیت (4,3) کا مطالعہ کریں۔

''اور اُس کے معنی کھول کھول کر دلیلیں پیش کرتا تھا کہ مسیح کو دُکھ اُٹھانا اور مردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا اور یہی یسوع جس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں مسیح ہے۔ اُن میں سے بعض نے مان لیا اور پولس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خُدا پرست یونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بہتیری شریف عورتیں بھی اُن کی شریک ہوئیں۔''

یہاں پولس تھسلنیکے کے عبادت خانہ میں یسوع کو بطور مسیح پیش کرتا ہے۔

متی کی انجیل میں یسوع کا نام چونتیسویں دفعہ متی 12:9 میں آیا ہے جہاں یسوع اُن لوگوں کی شناخت کرتا ہے جو تندرست نہیں بلکہ بیمار ہیں جو راستباز نہیں بلکہ گنہگار ہیں۔

عہدِ عتیق میں واپس جاتے ہیں چونتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش 22:14 میں آیا ہے جہاں وہ ایل ایلیون خُدائے تعالیٰ کی شناخت کرتا ہے۔ یہاں ہی ملکِ صدق سالم کا بادشاہ ابرام کے لیے روٹی اور مے لاتا ہے۔ جب وہ اپنے بھتیجے لوط کو بچا کر واپس آیا۔ ملکِ صدق کے نام کے معنی ''راستبازی کا بادشاہ'' ہے۔ اُس بادشاہ کا نام سم (shem) تھا۔ جو آدم کے پیدائشی حق کا وارث تھا۔ جس میں زمین پر اختیار رکھنا بھی شامل تھا۔ (پیدائش 26:1) سم کے نام کی عددی قیمت 340 (34x10) ہے۔ سم کے معنی ''نام'' جو کہ یقیناً شناخت کی بنیاد ہے۔

چونتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 6:26 میں آیا ہے جہاں اُس نے ربقہ کی غلط شناخت کرائی کہ وہ اُس کی بیوی نہیں بلکہ بہن ہے۔

چونتیسویں دفعہ داؤد کا نام 1- سموئیل 45:17 میں آیا ہے جہاں داؤد جولیت سے لڑنے کے لیے تیار ہے اور وہ اُس کی شناخت کراتا ہے جس کے لیے لڑ رہا ہے۔

''اور داؤد نے اُس فلستی سے کہا کہ تو تلوار بھالا اور برچھی لیے ہوئے میرے پاس آتا ہے پر میں رب الافواج کے نام سے جو اسرائیل کے لشکروں کا خُدا ہے جس کی تو نے فضیحت کی ہے تیرے پاس آتا ہوں۔''

پس ہم دیکھ سکتے ہیں یہ تمام شناخت کی مثالیں ہیں اور نام اِن کا حصہ ہیں، لیکن عدد اِس کے ادراک کو وسیع کرنے کے لیے ازرُوئے نُصُوص استعمال ہوئے ہیں۔

35

پینتیس (لامد۔ ہے lamed-hey)

(حمایت۔ تائید)

عبرانی میں پینتیس کے عدد کو دو حروف ''لامد'' اور ''ہے'' سے لکھا جاتا ہے۔ اگر یہ کسی لفظ کے آخر میں آئے تو اِس کا مطلب ''جو آتا ہے'' ہوتا ہے۔ یہ عدد ظاہر کرتا ہے کہ ''صاحبِ اختیار سے کسی چیز کا آنا۔'' جب لوگوں میں کوئی حل طلب یا قابل بحث سوال سر اُٹھاتا ہے تو یہ بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ احکام بالا اُس پر حکم صادر کریں۔ اور اِس طرح پینتیس حمایت، تائید یا عذر پزیری کا عدد ہے۔

Ed Vallowe کہتا ہے کہ یہ اُمید کا عدد ہے۔ لیکن وہ اپنی کتاب ''بائبلی ریاضی'' میں اِس کے کوئی بھی معقول اثبات مہیا نہیں کرتا۔

پینتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 23:14 میں آیا ہے جہاں وہ سدوم کے بادشاہ کو کہتا ہے کہ وہ جنگ کی لوٹ میں سے ایک تسمہ بھی نہیں لے گا۔ ''تا کہ تو یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے ابرام کو دولت مند بنا دیا۔'' ابرہام کو فکر تھی کہ چیزیں دے کر سدوم کا بادشاہ اُسے شہر کی بدکاری کی حمایت کے لیے قائل کر سکتا ہے۔

پینتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش 3:21 میں آیا ہے۔

''اور ابرہام نے اپنے بیٹے کا نام جو اُس سے سارہ کے پیدا ہوا اضحاق رکھا۔'' ابرہام اور سارہ بہت سالوں سے صبر کے ساتھ وعدہ کے فرزند کا انتظار کر رہے تھے۔ اِس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں کہ بہت سے لوگوں نے اُنہیں دق کیا ہو گا۔ لیکن جب اضحاق پیدا ہو گیا تو اُس نے اُن کے ایمان کو سہارا دیا۔

تائید یا حمایت کا خیال اختتام یا خاتمے کی طرف جاتا ہے۔ اِس خیال میں پینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدایش 8:26 میں آیا ہے۔

''جب اُسے وہاں رہتے بہت دن ہو گئے تو فلستیوں کے بادشاہ ابی ملک نے کھڑکی میں سے جھانک کر نظر کی اور دیکھا کہ اضحاق اپنی بیوی ربقہ سے ہنسی کھیل کر رہا ہے۔''

اِس آیت کے سیاق وسباق کے مطابق اضحاق اور ربقہ فلستین میں گئے اور اضحاق نے وہاں بتایا کہ ربقہ اُس کی بہن ہے۔ پینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش میں استعمال ہوا ہے اور یہ اُس کے دھوکا کا اختتام تھا۔ جب ہم اگلی کچھ آیات کو پڑھتے ہیں تو یہ اضحاق کی حمایت یا تائید نہیں کرتا بلکہ یہ ابی ملک کی حمایت کرتا ہے۔

پینتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش 29:4 میں آیا ہے یعقوب فدّان ارام میں پہنچتا ہے اور اپنے ماموں کے بارے میں پوچھتا ہے۔ اور کچھ مقامی لوگ اُسے اُس کے بارے میں بتاتے ہیں۔ پس اُس کا سفر اختتام پذیر ہوتا ہے اور اُس کے مقصد کو سہارا ملتا ہے۔

پینتیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع 5:3 میں آیا ہے۔

''اور یشوع نے لوگوں سے کہا تم اپنے آپ کو مقدس کرو کیونکہ کل کے دن خداوند تمہارے درمیان عجیب و غریب کام کرے گا۔''

اسرائیل دریائے یردن پر پہنچے اور لوگ چالیس سال بیابان میں گزارنے کے بعد وعدہ کی سرزمین پر پہنچنے والے تھے۔ یہ اُن کے لمبے سفر کا اختتام تھا۔ یہ اُن تمام لوگوں کے لیے حمایت کا وقت تھا جو وعدہ کی سرزمین میں داخل ہونے کی اُمید لگائے بیٹھے تھے جیسا خُدا نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ وہاں خُدا نے ایک معجزہ کیا اور یردن کے پانی کو ایک جگہ جمع کر دیا تاکہ اسرائیلی خشک زمین پر سے گزر سکیں۔ خُدا نے اُن کے ایمان کی تائید کی اور اُنہیں سہارا دیا۔

عہدِ عتیق میں پینتیسویں دفعہ یسوع کا نام متی 15:9 میں آیا ہے یوحنا کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور اُس سے سوال کرنے لگے کہ وہ اور فریسی روزہ رکھتے ہیں لیکن اُس کے شاگرد روزہ نہیں رکھتے یسوع نے (15-18) آیات میں اپنے شاگردوں کی حمایت کی۔

''یسوع نے اُن سے کہا کیا براتی جب تک دلہا اُن کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جدا کیا جائے گا۔ اُس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔ کورے کپڑے کا پیوند پرانی پوشاک میں کوئی نہیں لگاتا کیونکہ وہ پیوند پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زیادہ پھٹ جاتی ہے۔ اور نئی مے پرانی مشکوں میں نہیں بھرتے ورنہ مشکیں پھٹ جاتی ہیں اور مے بہ جاتی ہے اور مشکیں برباد ہو جاتی ہیں بلکہ نئی مے نئی مشکوں میں بھرتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔''

پینتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال 10:17 میں آیا ہے رسول اور اُس کے ساتھیوں کو تھسلنیکے کے عبادت

خانہ میں یہودیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ پولس کی مدد کرنے کی وجہ سے یاسون کو گرفتار کر لیتے ہیں۔لیکن یاسون ضمانت دے کر رہا ہو جاتا ہے۔

''لیکن بھائیوں نے فوراً راتوں رات پولس اور سیلاس کو بیریہ میں بھیج دیا وہ وہاں پہنچ کر یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے۔ یہ لوگ تھسلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ اُنہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتاب مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اِسی طرح ہیں۔''

ہم یہاں دیکھتے ہیں کلام مقدس میں بیریہ کے عبادت خانے کی سچائی کو جاننے کی خواہش کی وجہ سے اُن کی حمایت کی جاتی ہے۔لیکن اِس حوالہ میں تھسلنیکے کے عبادت خانہ کے حسد کرنے والے سرداروں کی راہنمائی نہیں کی جاتی۔

36

چھتّیس (لامد-واو lamed-vav)

(مخالف-عناد-دشمن-حریف)

عبرانی میں چھتیس کے عدد کو دو حروف ''لامد'' (اختیار) اور ''واؤ'' (میخ، کیل جو جوڑتے یا حرفِ ربط) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دونوں حروف ہمیں اپنے آپ میں نہیں بتاتے کہ الٰہی اختیار سے کیا جوڑا گیا۔ لیکن جب ہم چھتیس کو اُس کے حریف کے ساتھ منسوب دیکھتے ہیں اور خُدا کیسے اِس سے پیش آتا ہے تو اِس کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔

خُدا ہی روشنی اور تاریکی کا خالق ہے۔ (یسعیاہ 6:45) وہ اِن دونوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے، انسان جسے بدی کہتا ہے عام طور پر اِس سے خُدا لوگوں اور قوموں کی عدالت کرتا ہے۔ اور خُدا اپنی قادرِ مطلق قوت سے بھی تمام مخلوق کو اپنے پاس واپس لاتا ہے۔ (کلسیوں 1:16-1;20-1- کرنتھیوں 15:27-28) ''مفاہمت'' کے معنی دو دشمنوں کے درمیان صلح کرانا ہے۔ (رومیوں 10:5) اور صلیب میں ہم اِسے دیکھ سکتے ہیں۔ یسوع کو صلیب دینے کے لیے کیل استعمال کئے گئے۔ اور ہم ''لامد-واؤ'' کے معنی کے بارے میں جان چکے ہیں کہ وہ ''کیل کی قدرت'' ہیں، جس نے اُس کے دشمن کے ساتھ اُس کی مفاہمت کرادی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا اپنے دشمنوں کی عدالت کرتا ہے، لیکن وہ اُن کو اپنے منصوبہ کے اچھے مقصد کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔

چھتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 20:9 میں آیا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے اُس کا بیٹا حام دشمن اور لعنت کے ماتحت ہوتا ہے۔

چھتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 1:15 میں آیا ہے۔ وہاں وہ اُسے کہتا ہے کہ وہ مت ڈرے، کیونکہ وہ اُس کی سپر ہے۔

چھتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش 4:21 میں آیا ہے۔ ''ابرہام نے خُدا کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے

اضحاق کا ختنہ اُس وقت کیا جب وہ آٹھ دن کا ہوا۔"

ختنہ کا عمل "جسم" کے کاٹنے کو ظاہر کرتا ہے جو ہمارا دشمن ہے۔ اِس طرح ہم خُدا کے رُوح کی ہدایت میں چلتے ہیں۔ گلتیوں 17:5 میں لکھا ہے،

"کیونکہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف اور یہ ایک دُوسرے کے مخالف ہیں تا کہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔"

رومیوں 8:6-8 میں لکھا ہے،

" اور جسمانی نیت موت ہے مگر رُوحانی نیت زندگی اور اطمینان ہے۔ اِس لیے کہ جسمانی نیت خُدا کی دشمنی ہے کیونکہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے۔ اور جو جسمانی ہیں وہ خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔"

جسم کی تدبیر کی اچھی توضیح ہمیں کلام مقدس میں چھتیسویں دفعہ اضحاق کے نام کے بیان میں نظر آتی ہے۔ یہ پیدائش 9:26 میں آتا ہے، جب ابی ملک اضحاق کو بلا کر اُسے پوچھتا ہے کہ اُس نے کیوں جھوٹ بولا کہ ربقہ اُس کی بہن ہے۔ اضحاق کی جسمانی فطرت نے اُسے خوف زدہ کیا کہ وہ جھوٹ بولے۔

چھتیسویں دفعہ داؤد کا نام 1- سموئیل 48:17 میں آیا ہے جب، "داؤد نے جلدی کی اور لشکر کی طرف اُس فلستی (جولیت جو اُس کا دشمن تھا) سے مقابلہ کرنے کو دوڑا۔"

Ed Vallowe بیان کرتا ہے کہ چھتیسویں دفعہ آستر اور ہامان کا نام آستر 6:7 میں آیا ہے جہاں لکھا ہے، "آستر نے کہا وہ مخالف اور وہ دشمن یہی خبیث ہامان ہے۔"

یشوع باب (7) میں ہم عی کی جنگ کا واقعہ پڑھتے ہیں، جس کے فوراً ابعد یریحو کی جنگ کی جاتی تھی۔ لیکن عکن کے گناہ کی وجہ سے جو اُس نے کچھ سونا، چاندی اور ایک چادر چوری کرنے سے کیا اسرائیل وہ جنگ ہار گئے اور چھتیس اسرائیلی مارے گئے۔ یہ اِس حقیقت کی اچھی مثال ہے کہ جب اسرائیل نے نافرمانی کی تو خُدا اُن کا دشمن بن گیا، جیسے یسعیاہ نبی نے ہمیں یسعیاہ 10:63 میں بتایا،

"لیکن وہ باغی ہوئے اور اُنہوں نے اُس کی رُوحِ قُدس کو غمگین کیا۔ اِس لیے وہ اُن کا دشمن ہو گیا اور اُن سے لڑا۔"

پرانے عہد نامہ میں اشارات کے ذریعہ ہم اِس اصول کو شریعت میں قائم ہوتا دیکھتے ہیں۔ (خروج 31:22) جہاں چھتیسویں دفعہ لفظ آدمی (جسم) استعمال ہوا ہے۔ وہاں لکھا ہے،

''اورتم میرے لیے پاک آدمی ہونا۔اِسی سبب سے درندوں کے پھاڑے ہوئے جانور کا گوشت جو میدان میں پڑا ہوا ملے مت کھانا۔تم اُسے کتوں کے آگے پھینک دینا۔''

اِس قانون کی وجوہات بڑی وضاحت کے ساتھ احبار 17:13-15 میں بیان کی گئی ہیں۔جو جانور خود سے مرجائیں اور اُن کو کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ایسا نہ صرف احبار 17:14 میں کیا گیا بلکہ اعمال 25:21 میں بھی کہا گیا، خون کو پینا یا خون سے بھرے گوشت کو کھانا ''خون خواری'' کو ظاہر کرتا ہے۔جو خون خواری کے اِس رویے سے نفرت نہیں کرتے وہ خُدا اور اُس کے رُوح کے دشمن ہیں۔خُدا نے حزقی ایل 35:2-6 میں کوہِ شعیر کے اِس جسمانی رویہ کو رد کیا۔

''کہ اے آدم زاد کوہِ شعیر کی طرف متوجہ ہو اور اُس کے خلاف نبوت کر۔اور اُس سے کہہ خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے کوہِ شعیر میں تیرا مخالف ہوں اور تجھ پر اپنا ہاتھ چلاؤں گا اور تجھے ویران اور بے چراغ کروں گا۔میں تیرے شہروں کو اُجاڑوں گا اور تو ویران ہوگا اور جانے گا کہ خُداوند میں ہوں۔چونکہ تو قدیم سے عداوت رکھتا ہے اور تو نے بنی اسرائیل کو اُن کی مصیبت کے دن اُن کی بدکرداری کے آخر میں تلوار کی دھار کے حوالہ کیا ہے۔اِس لیے خُداوند فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم میں تجھے خون کے لیے حوالہ کروں گا اور خون تجھے رگیدے گا۔چونکہ تو نے خون ریزی سے نفرت نہ رکھی اِس لیے خون تیرا پیچھا کرے گا۔''

موت کو سب سے پچھلا دشمن کہا گیا ہے۔(1- کرنتھیوں 15:26) چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ چھتیسویں دفعہ یسوع کا نام متی 9:19 میں آیا ہے۔جب ایک سردار اُس کے پاس آکر کہتا ہے کہ میری بیٹی ابھی مری ہے۔یسوع جاتا ہے اور اُس کی بیٹی کو زندہ کرتا ہے۔

چھتیسویں دفعہ یسوع کا نام لوقا کی انجیل میں لوقا 8:35 میں آیا ہے۔جہاں یسوع ایک بدرُوح گرفتہ شخص کو شفا دیتا ہے جس میں بدرُوحوں کا لشکر تھا۔اُس علاقہ کے لوگ اِس سے بہت خوف زدہ ہوگئے اور یسوع سے کہنے لگے کہ وہ اُن کے علاقہ سے چلا جائے۔خوف دشمن ہے، اور اُس ڈرنے ہی لوگوں کے اندر یہ خیال پیدا کردیا کہ یسوع اُن کا دشمن ہے۔

چھتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال 17:13 میں آیا ہے۔

''جب تھسلنیکے کے یہودیوں کو معلوم ہوا کہ پولس بیریہ میں بھی خُدا کا کلام سناتا ہے تو وہاں بھی جاکر لوگوں کو اُبھارا اور اُن میں کھلبلی ڈالی۔''

پولس اُن کی جسمانی ذہنیت کو جانتا تھا کیونکہ یسوع مسیح کے اُس پر ظاہر ہونے سے پہلے وہ بھی ابتدائی کلیسیا کو ستاتا تھا۔ پولس 1- تھسلنیکیوں 2:14-16 میں لکھتا ہے۔

''اِس لیے کہ تم اَے بھائیو! خُدا کی اُن کلیسیاؤں کی مانند بن گئے جو یہودیہ میں مسیح یسوع میں ہیں کیونکہ تم نے بھی اپنی قوم والوں سے وہی تکلیفیں اُٹھائیں جو اُنہوں نے یہودیوں سے۔ جنہوں نے خُداوند یسوع کو اور نبیوں کو بھی مار ڈالا اور ہم کو ستا ستا کر نکال دیا۔ وہ خُدا کو پسند نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں۔ اور وہ ہمیں غیر قوموں کو اُن کی نجات کے لیے کلام سنانے سے منع کرتے ہیں تاکہ اُن کے گناہوں کا پیمانہ ہمیشہ بھرتا رہے لیکن اُن پر انتہا کا غضب آ گیا۔''

علاوہ ازیں اگر ہم ایک سے لے کر چھتیس تک تمام اعداد کو جمع کریں تو اِن تمام اعداد کا مجموعہ 666 بنے گا جو انسان کے عدد کا سہ گنا ہے جو عام طور پر معاندانہ مفہوم ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ چھتیس کے عدد کے معنی و مفہوم کے بارے میں بائبل مقدس میں متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ اِس میں حیران ہونے والی بات نہیں کہ زبور (36) خُدا کے دشمنوں، بدکاروں اور جسمانی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کے بارے میں بات کرتا ہے جو اُس کی مخالفت کرتے ہیں اور اُس کے رُوح کے مطابق زندگی گزارنے کو رد کرتے ہیں۔

37

سینتیس (لامد-زین lamed-zayin)

(میراث)

عبرانی میں سینتیس کے عدد کو دو حروف ''لامد'' (اختیار) اور ''زین'' (ہتھیار، کاٹنا، چھیدنا) سے لکھا جاتا ہے۔ خُدا میں ہماری میراث کا مطلب ''عہد باندھنا، عہد کاٹنا'' ہے۔ جیسا کہ یہ بائبل میں بھی درج ہے۔

جب خُدا نے پیدایش 10:15 میں ابرہام سے اپنا عہد باندھا، تو اُس نے اُسے کہا کہ وہ پرندوں کے سوا تمام جانوروں کو بیچ میں سے کاٹے (18 آیت) کا مطالعہ کریں۔ ''اُسی روز خُداوند نے ابرام سے عہد کیا'' (karath، ''کاٹنا'')

سینتیس میراث کا عدد ہے۔ جو خُدا کی طرف سے ہمارے ساتھ عہد باندھنے / کاٹنے کے وسیلہ سے قائم ہوا۔ یہ اکثر یسوع مسیح کے ساتھ اُس کے زمین کے حتمی وارث ہونے کی وجہ سے جوڑا جاتا ہے۔ لیکن اِس کا اطلاق عام میراث پر بھی ہوتا ہے۔ مزید براں جب کوئی زمین دو لوگوں کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے تو یہ دونوں میں بانٹنے کے لیے کاٹی یا تقسیم کی جاتی ہے۔

اِس عدد کے معانی کو ظاہر کرنے کے لیے کالب کی مثال بہت موثر ہے۔ اُس کا نام بائبل میں سینتیس دفعہ استعمال ہوا ہے۔ کالب حبرون کی میراث لینے کے لیے بہت مشہور ہے جب یشوع نے اسرائیلیوں کو اُن کی میراث دی۔ ہم یشوع 14:5-14 میں پڑھتے ہیں،

''جیسا خُداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا ویسا ہی بنی اسرائیل نے کیا اور ملک کو بانٹ لیا۔ تب بنی یہوداہ جلجال میں یشوع کے پاس آئے اور قنزی یفنہ کے بیٹے کالب نے اُس سے کہا تجھے معلوم ہے کہ خُداوند نے مردِ خُدا موسیٰ سے میری اور تیری بابت قادِس برنیع میں کیا کہا تھا۔ جب خداوند کے بندہ موسیٰ نے قادِس برنیع سے مجھ کو اِس ملک کا حال دریافت کرنے کو بھیجا اُس وقت میں چالیس برس کا تھا اور میں نے اُس کو وہی خبر لا کر دی جو میرے دل میں تھی۔ تو بھی میرے بھائیوں نے جو میرے ساتھ گئے تھے لوگوں کے دلوں کو پگھلا دیا لیکن میں نے

خُداوندا اپنے خُدا کی پوری پیروی کی ۔تب موسیٰ نے اُس دن قسم کھا کر کہا کہ جس زمین پر تیرا قدم پڑا ہے وہ ہمیشہ کے لیے تیری اور تیرے بیٹوں کی میراث ٹھہرے گی کیونکہ تو نے خداوند میرے خدا کی پوری پیروی کی ہے ۔اور اب دیکھ جب سے خُداوند نے یہ بات موسیٰ سے کہی تب سے اِن پینتالیس برسوں تک جن میں بنی اسرائیل بیابان میں آوارہ پھرتے رہے خُداوند نے مجھے اپنے قول کے مطابق جیتا رکھا اور اب دیکھ میں آج کے دن پچاسی برس کا ہوں ۔اور آج کے دن بھی میں ویسا ہی ہوں جیسا اُس دن تھا جب موسیٰ نے مجھے بھیجا تھا اور جنگ کے لیے اور باہر جانے اور لوٹنے کے لیے جیسی قوت مجھ میں اُس وقت تھی ویسی ہی اب بھی ہے ۔سو یہ پہاڑی جس کا ذکر خداوند نے اُس روز کیا تھا مجھ کو دے دے کیونکہ تو نے اُس دن سن لیا تھا کہ عناقیم وہاں بستے ہیں اور وہاں پر شہر بڑے اور فصیل دار ہیں ۔یہ ممکن ہے کہ خداوند میرے ساتھ ہو اور میں اُن کو خُداوند کے قول کے مطابق نکال دُوں ۔

تب یشوع نے یفنہ کے بیٹے کالب کو دُعا دی اور اُس کو حبرون میراث کے طور پر دے دیا۔سو حبرون اُس وقت سے آج تک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہے اِس لیے کہ اُس نے خداوند اسرائیل کے خُدا کی پوری پیروی کی ۔''

سینتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدائش 24:9 میں آیا ہے جہاں نوح نشے سے ہوش میں آتا ہے اور اُس کو پتہ چلتا ہے کہ اُس کے بیٹوں نے اُس کے ساتھ کیا کیا۔اور وہ حام کو لعنت کرتا ہے اور سم اور یافت کو برکت دیتا ہے۔ یہ اُس کے تینوں بیٹوں کی مستقبل کی میراث کا تعین کرتا ہے ۔

اِس لعنت کی وجہ سے حام کا بیٹا کنعان میراث سے خارج کر دیا جاتا ہے ۔ یہ 414 کے عدد کا مطلب ہے ۔ (اِس کے بارے میں آپ میری کتاب وقت کے بھید پڑھ سکتے ہیں) پس یہ نوح کی لعنت کے بعد من وعن (828) سال (414x2) بنتے ہیں ۔ یشوع بنی اسرائیل کو کنعان میں لے کر جاتا ہے اور کنعانیوں کو بے دخل کر کے میراث حبرون اور کالب کو دیتا ہے ۔

سینتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 1:15 میں آیا ہے جہاں خُدا ابرام کو کہتا ہے،

''اے ابرام تو مت ڈر ۔میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں ۔''

ابرام کا اجر اُس کی میراث تھا۔سینتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش 5:21 میں آیا ہے ۔

''اور جب اُس کا بیٹا اضحاق اس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو برس کا تھا۔''

ابرہام کی میراث کا باقاعدہ آغاز اضحاق کی پیدائش سے شروع ہوا۔ اِس معاملے میں سو کا عدد بھرپوری کو ظاہر کرتا ہے۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ سینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 12:26 میں آیا ہے۔

''اضحاق نے اُس ملک میں کھیتی کی اور اُسی سال اُسے سو گنا پھل ملا اور خُداوند نے اُسے برکت بخشی۔ اور وہ بڑھ گیا اور اس کی ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ وہ بہت بڑا آدمی ہو گیا۔''

اضحاق نے اپنے باپ کی طرح کوئی بھی زمین نہ خریدی کیونکہ وہ کنعان میں اجنبی تھا۔ تاہم خُدا نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک دن وہ اسے یہ زمین میراث کے طور پر دے گا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کی اولاد کنعان کی لعنت کے دور کے اختتام پر اُس زمین کی وارث ہوئی۔ لعنت کے دور کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو توبہ کرنے کے لیے فضل کا دور دیا جائے تاکہ وہ برکت کے دور میں داخل ہوں (490 سال کا دورانیہ) کنعانیوں نے توبہ نہ کی اِس لیے وہ اپنے گناہ اور نوح کی لعنت سے (828) سال بعد بے دخل کیے گئے۔

سینتیسویں دفعہ موسیٰ کا نام خروج 2:6 میں جلتی جھاڑی کے موقع پر آیا ہے۔

''پھر خُدا نے موسیٰ سے کہا میں خُداوند ہوں۔ اور میں ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کو خدایِ قادرِ مطلق کے طور پر دکھائی دیا لیکن اپنے یہوواہ نام سے اُن پر ظاہر نہ ہوا۔ اور میں نے اُن کے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ ملک کنعان جو اُن کی مسافرت کا ملک تھا اور جس میں وہ پردیسی تھے اُن کو دوں گا۔''

ہم دوبارہ اسرائیل کی میراث کا کنعان کی سرزمین سے ربط دیکھتے ہیں۔

تاہم اِس کی پیشین گوئی ہم گنتی 20:18 میں بھی دیکھتے ہیں جہاں خُدا کی اِس سچائی کو بیان کیا گیا ہے کہ خُدا کاہنوں کی میراث ہے۔

سینتیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش 12:40 میں آیا ہے جہاں وہ ساقی کے خواب کی تعبیر کرتا ہے اور اُسے بتاتا ہے کہ وہ تین دنوں میں اپنے منصب (میراث) پر بحال کیا جائے گا۔

سینتیسویں دفعہ یروشلیم 2- سموئیل 19:19 میں آیا ہے جہاں داؤد ابی سلوم کی بغاوت کے بعد واپس اپنے تخت پر آتا ہے جو اُس کی میراث تھا۔

38

اَڑتیس (lamed-chet لامد۔خیتھ)

(کام۔محنت۔مشقت)

عبرانی کا عدد اڑتیس ’’لامد‘‘ (اختیار) اور ’’خیتھ‘‘ (اندرونی، خلوت خانہ، دل میں داخل ہونا) کے حروف سے مل کر بنا ہے۔ جس کا مطلب کام، محنت اور مشقت ہے۔ اُس میں بلاہٹ کا تصور، زندگی کے کام اور مقصد شامل ہے اور یہ ہی حقیقی اختیار ہے جو ہر کوئی اپنے دل میں رکھتا ہے۔

اِس عدد کی بائبلی مثال استثنا 14:2 میں ملتی ہے جہاں اسرائیلی (38) سال کے انتظار کے بعد وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے۔

’’اور ہمارے قادس برنیع سے روانہ ہونے سے لے کر وادی زرد کے پار ہونے تک اڑتیس برس کا عرصہ گذرا۔ اِس اثنا میں خُداوند کی قسم کے مطابق اُس پشت کے سب جنگی مرد لشکر میں سے مرکھپ گئے۔‘‘

یوحنا 5:5 میں ہم اڑتیس برس کے بیمار شخص کو دیکھتے ہیں جسے یسوع نے شفا دی۔ یسوع مسیح نے اُسے آٹھویں آیت میں کہا، ’’اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر۔‘‘ دسویں آیت میں یہودی اُسے تنقید کرتے ہیں کہ اُسے سبت کے دن چارپائی اُٹھانا روا نہیں۔ اصل میں اکثر وہ یسوع پر تنقید کرتے کیونکہ وہ سبت کے دن شفا دیتا اور وہ سمجھتے کہ یہ کام ہے۔ اگر وہ سبت کے آرام کے اصول کے بارے میں جانتے کہ جہاں کوئی شخص اپنا کام چھوڑ کر خُدا کا کام کرتا ہے۔ (عبرانیوں 10:4؛ یسعیاہ 13:58) تو وہ بڑبڑانے کی بجائے خوش ہوتے کہ ایک شخص نے سبت کے دن اپنی بیماری سے شفا پائی ہے۔

Ed Vallowe کہتا ہے کہ اڑتیس ’’غلامی‘‘ کا عدد ہے۔ لیکن مجھے اِس کے بارے میں کوئی بھی مخصوص ثبوت نہیں ملا کہ کام کرنے کا وقت ضرور ہی غلامی ہے۔ یہاں تک کہ گناہ کرنے سے پہلے آدم کو کام کرنے کی ذمہ داری دی گئی (پیدائش 15:2) اُس کے گناہ کرنے کے بعد کام مزید مشکل ہو گیا (پیدائش 3:17-19) اور حوا کا بچہ جننے کا کام بھی مزید مشکل ہو گیا۔

اڑتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 2:15 میں آیا ہے۔
''ابرام نے کہا اے خداوند خُدا تو مجھے کیا دے گا؟ کیونکہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعز رہے۔''
یہ بچہ جننے کے بارے میں ہے۔ اِسی طرح الیعز ر ابرام کے گھر کا مختار تھا۔ پس یہ آیت اِس بارے میں بھی بتاتی ہے کہ اگر خُدا کا ابرام کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا نہیں ہوتا تو اُس کا نوکر اُس کے گھر کا مختار ہوگا۔ مزید براں یہ کسی بھی بلاہٹ کے بارے میں ہے جیسے اگر سارہ بے اولاد مر جاتی ہے تو الیعز ر ابرام کو کہی گئی بات کا ذمہ دار ہو گا۔
یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ اڑتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش 7:21 میں آیا ہے جہاں اُس کے بیٹا پیدا ہونے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔
''اور یہ بھی کہا کہ بھلا کوئی ابرہام سے کہہ سکتا تھا کہ سارہ لڑکوں کو دودھ پلائے گی؟ کیونکہ اُس سے اُس کے بڑھاپے میں میرے ایک بیٹا ہوا۔''
اِن مثالوں کے پیشِ نظر ہمیں ضرور اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ابرام رُوح القدس کے بغیر ایماندار کی مثال تھا۔ جبکہ ابرہام ایک رُوح القدس سے معمور ایماندار کی مثال ہے۔ خُدا نے عبرانی کا لفظ ''ہے'' اُس کے نام کے درمیان شامل کیا جو خُدا کا دم ہے یہ الہام یا مکاشفے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خُدا کے آرام میں داخل ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ رُوح القدس کی قدرت کے بغیر انسان زندگی کی چیزوں کے لیے سخت محنت کرتا ہے لیکن رُوح القدس کے ساتھ انسان کا کام آرام کا کام ہے۔
جب ابرام نے اپنی طاقت سے خُدا کا کام کرنے کی کوشش کی تو اُس کے اِس کام سے صرف اسمٰعیل کی پیدائش ہوئی۔ لیکن رُوح القدس کی قوت سے بھرنے کے بعد (جب ننانوے برس کی عمر میں اُس کا نام تبدیل کر دیا گیا) اُس سے اضحاق پیدا ہوا۔
اڑتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش 12:26 میں آیا ہے۔
''اور اضحاق نے اُس ملک میں کھیتی کی اور اُسی سال اُسے سوگنا پھل ملا اور خُداوند نے اُسے برکت بخشی۔''
یہاں ہم دوبارہ دیکھتے ہیں کہ کام اضحاق کے لیے برکت کا سبب بنا۔ اُس نے بطور غلام مجبوری سے یہ کھیتی نہیں کی تھی۔ مزید برآں خُدا نے اُسے سوگنا پھل دیا۔

اڑتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش 1:29 میں آیا ہے۔ ''اور یعقوب نے راخل کو چوما اور چلا چلا کر رویا۔'' آشر کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ وہ اِس لیے رویا کیونکہ اُس کے پاس پیسے نہیں تھے کہ وہ ایک بیوی کو حاصل کر سکے۔ اُس کے پیسے عیسو کے بیٹے الیعزر نے چرا لیے تھے جب وہ حاران کی طرف جا رہا تھا۔

(آشر 29:31-38)

اِس کے بعد آشر 30:8 اور 9 آیات میں کہا گیا ہے۔

''اور جب یعقوب نے لابن کی بیٹی راخل کو دیکھا۔ وہ بھاگا اور اُسے چوما اور بلند آواز سے رویا۔ اور یعقوب نے راخل کو بتایا کہ وہ اُس کے باپ کی بہن ربقہ کا بیٹا ہے اور یعقوب مسلسل روتا رہا کیونکہ اُس کے پاس لابن کے گھر کچھ لے کر جانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔''

اِس لیے اُس نے معاوضہ اکٹھا کرنے کے لیے سات سال کام کیا۔ لیاہ اور راخل سے شادی کرنے کے لیے اُسے چودہ سال کام کرنا پڑا۔

اڑتیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش 16:40 میں آیا ہے جہاں نان پز اُسے اپنے خواب کی تعبیر کے لیے کہتا ہے۔ نان پز کو اُمید تھی کہ فرعون اُسے قید سے رہا کر کے اُس کے منصب پر بحال کرے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اِس آیت میں بھی کام شامل ہے۔

اڑتیسویں دفعہ موسیٰ کا نام خروج 8:18 میں آیا ہے جہاں وہ اپنے خسر کو بتاتا ہے کہ کیسے خُدا نے اسرائیلیوں کو ملک مصر کی غلامی سے آزادی دلائی۔ اِس معاملے میں کام غلامی تھا۔

عہد عتیق میں اڑتیسویں دفعہ یسوع کا نام چاروں اناجیل میں آیا ہے۔ (متی 23:9؛ مرقس 25:9؛ لوقا 40:8؛ یوحنا 34:4) ہر جگہ پر یسوع اپنا کام کر رہا ہے جس میں شفا دینا اور بدروحوں کو نکالنا شامل ہے۔ یقیناً ہر ایک حوالے میں یسوع غلامی نہیں کر رہا تھا۔ تاہم کوئی اُسے اپنے باپ کا خادم تصور کر سکتا ہے۔

لیکن یہ اچھا ہوگا کہ اڑتیس کے عدد کو کام کے بلاوے کے طور پر جانا جائے۔ اصل میں اڑتیسویں دفعہ عبرانی لفظ الوہیم پیدائش 7:2 میں آیا ہے۔

''اور خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا''۔

یہ اُس کے تخلیقی کام کا نقطہ عروج تھا جو خُدا کے دل کے اختیار سے سرانجام دیا گیا۔

39

اُنتالیس (لامد۔طیتھ lamed-teth)

(ناتوانی۔ بےثباتی)

عبرانی میں انتالیس کا عدد دو حروف ''لامد''(اختیار) اور ''طیتھ'' (سانپ) سے لکھا جاتا ہے۔انتالیس کا عدد ناتوانی اور بے ثباتی کا عدد ہے۔ جب آدم اور حوا نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر گناہ کیا تو اُنہوں نے غفلت میں خُدا کا دیا ہوا اختیار سانپ کو دے دیا۔جس نے اُنہیں بیماری، ناتوانی اور آخر کار موت کا شکار کیا۔

بائبل مقدس میں انتالیس کا عدد صرف ایک مرتبہ 2-تواریخ 12:16 میں آیا ہے،

''آسا کی سلطنت کے انتالیسویں برس اُس کے پاؤں میں روگ لگا اور وہ روگ بہت بڑھ گیا تو بھی اپنی بیماری میں وہ خُداوند کا طالب نہیں بلکہ طبیبوں کا خواہاں ہوا۔''

مزید برآں ہم دیکھتے ہیں کہ نوح کا نام انتالیسویں دفعہ پیدائش 29:9 میں آیا ہے، ''اور نوح کی کل عمر ساڑھے نوسو برس کی ہوئی۔تب اُس نے وفات پائی۔'' انتالیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع 10:3 میں آیا ہے جہاں لوگ دریائے یردن کو پار کر رہے ہوتے ہیں۔ یردن کو پار کرنا بپتسمہ ،موت اور جی اُٹھنے کو ظاہر کرتا ہے۔

انتالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش 3:15 میں آیا ہے، جہاں وہ اقرار کرتا ہے کہ خُدا کے وعدہ میں داخل ہونے کے لیے اُس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ یہ اُس کی سالوں کی بے ثباتی اور ناتوانی تھی جب تک خُدا نے اُس کی زندگی میں معجزہ کر کے اضحاق کو پیدا نہ کیا۔

انتالیسویں دفعہ اسرائیل کا نام خروج 20:32 میں آیا ہے، جہاں موسیٰ بنی اسرائیل کے لوگوں کی سنہرے بچھڑے کی پرستش کے باعث شفاعت کرتا ہے۔سنہری بچھڑا بنی اسرائیل کی قومی سطح پر رُوحانی بے ثباتی تھا۔

عہد جدید میں یسوع کا نام انتالیسویں دفعہ اناجیل میں نظر آتا ہے، جہاں وہ بیماریوں اور ناتوانیوں سے شفا دے رہا ہے۔ متی 27:9 میں بیان ملتا ہے دو اندھوں کو شفا دی گئی۔ مرقس 27:9 میں بیان ملتا ہے کہ

ایک بدرُوح گرفتہ شخص کوشفادی جاتی ہے۔جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ مرگیا ہے۔ لوقا 41:8 میں یائیر کے بارے میں بیان ملتاہے جس نے یسوع سے درخواست کی کہ وہ آ کراُس کی بیٹی کوشفادے جومرنے کے قریب ہے۔ یہاں تک کہ انتالیسویں دفعہ یوحنا کی انجیل میں جہاں یسوع کے بارے میں بیان ملتاہے وہاں وہ کہتاہے کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ جوکہ اُس نبی کی ناتوانی ہے جواپنے وطن میں خوشخبری کو پھیلاناچاہتاہے۔ یہ تمام مثالیں بیماری اورناتوانی کے کچھ درجات ہیں۔

انتالیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال16:17 میں آیاہے جہاں وہ اتھینے کومکمل طور پر بتوں، اپکوری اور ستوئیکی فیلسوفوں سے بھراپاتاہے۔ہم بڑی آسانی کے ساتھ اُس شہر کی رُوحانی اوراخلاقی ناتوانی کودیکھ سکتے ہیں۔

انتالیس کاعددسانپ کے اختیار کوظاہر کرتاہے جس کے بارے میں ایمانداروں کوکہا گیاہے کہ وہ اُسے شکست دیں اوراُس پرغالب آئیں۔اِسی وجہ سے یسوع نے بیماروں کوشفادی، بدرُوحوں کونکالا، مُردوں کوزندہ کیااور زندگی کے کلام کی منادی کی۔

﴾ 40 ﴿

چالِیس (میم mem)

(آزمائش۔امتحان)

عبرانی میں چالیس کا عدد ''میم'' (پانی، بہنا یا آنا) کے حروف سے لکھا جاتا ہے۔چالیس آزمائش یا امتحان کا عدد ہے۔جب ہم وقت کے دور کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل (40) سال تک بیابان میں آزمائے جاتے رہے۔یسوع چالیس دن تک بیابان میں ابلیس سے آزمایا جاتا رہا۔چالیس کا عدد، چالیس سال یا چالیس دن کی آزمائش کی اصطلاح میں منفی خیال کیا جا سکتا ہے۔لیکن آزمائش اور امتحان کے اختتام کے بعد یہ مثبت طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔مثبت طور پر چالیس (mem) بتاتا ہے کہ بنی اسرائیل نے چالیس سال بیابانی آزمائش کے بعد دریائے یردن (پانی) کو پار کیا۔اِسی طرح بنی اسرائیل بیابان سے وعدہ کی سرزمین میں آئے۔

چالیس آٹھ اور پانچ کا حاصل ضرب ہے۔آٹھ نئے آغاز کا عدد ہے جبکہ پانچ فضل کا عدد ہے۔اِس طرح چالیس کے عدد کو آزمائش کے بعد فضل میں داخل ہونے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔اِسی طرح نئے آغاز کے طور پر بھی۔یقیناً یہ دونوں حقائق یسوع مسیح اور بنی اسرائیل کی کہانیوں سے عیاں ہیں۔

ڈاکٹر بُولنگر (Dr.Bullinger) اپنی کتاب (Number in Scripture) میں اِس حقیقت کو بیان کرتے ہیں کہ بائبل مقدس میں آٹھ جگہوں پر چالیس دن کے دورانیہ کا ذکر ملتا ہے۔اور وہ یہ ہیں:

1۔ شریعت کو حاصل کرنے کے لیے موسیٰ کے پہاڑ پر چالیس دن (خروج 18:24)
2۔ سنہری بچھڑے کے واقعہ کے بعد موسیٰ کے پہاڑ پر چالیس دن (استثنا 25,18:9)
3۔ جاسوسوں کے چالیس دن (گنتی 26:13؛ 34:14)
4۔ حورب کے پہاڑ پر ایلیاہ کے چالیس دن (1-سلاطین 8:19)

5۔ نینوہ کی آزمائش کے چالیس دن (یوناہ 4:3)

6۔ حزقی ایل یہوداہ کے لیے چالیس دن اپنی داہنی کروٹ پر لیٹا رہا۔(حزقی ایل 5:4)

7۔ یسوع چالیس دن ابلیس سے آزمایا جاتا رہا۔(متی 2:4)

8۔ یسوع اپنے جی اُٹھنے کے بعد صعود فرمانے تک چالیس دن نظر آتا رہا۔(اعمال 2:1)

چالیس دنوں کے یہ آٹھ دورانیے کل 320 دن بنتے ہیں۔چونکہ 32 عہد کا عدد ہے اس لیے ہم عہد کے خیال میں ایک مخصوص ربط دیکھتے ہیں۔اصل میں خُدا نے بنی اسرائیل کے ساتھ دو دفعہ عہد باندھا جب وہ بیابان میں تھے۔خروج کے عہد کا آغاز (خروج 20) حورب کے پہاڑ پر چالیس سالوں کے آغاز سے ہوتا ہے۔اور دُوسرا عہد موآب میں چالیس سالہ بیابانی سفر کے اختتام پر وعدہ کی سرزمین میں داخل ہوتے ہوئے ہوتا ہے۔

یہ دوعہود پرانے عہد کو دو گواہ مہیا کرتے ہیں جو کہ خُدا نے ''بیابانی کلیسیا سے کیئے'' (اعمال 38:7) علاوہ ازیں یہ عہد جدید کے عہد کے دوہرے پہلوؤں کے بارے میں پیشین گوئی کرتے ہیں جبکہ نئے عہد نامہ کی کلیسیا اپنے بیابان میں 40 جوبلیاں گزارتی ہے (33-1993 عیسوی)۔خروج کا عہد صلیب پر عید فسح کے وسیلہ سے قائم کیا گیا، جبکہ استثنا کا عہد ہمارے وعدہ کی سرزمین میں داخل ہونے کے ساتھ خیموں کی عید میں قائم کیا گیا۔

چالیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش 1:10 میں آیا ہے، ''نوح کے بیٹوں سم، حام اور یافت کی اولاد یہ ہیں۔'' یہ نئے آغاز (آٹھ)،نئی نسل کے بارے میں بیان کرتے ہیں، اگر زمین پر نوح کا آزمائش کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

چالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش 11:15 میں آیا ہے، جہاں وہ خُدا کے ساتھ عہد باندھتا ہے اور جانوروں کو بیچ سے دو ٹکڑے کرتا ہے لیکن پرندوں کے ٹکڑے نہیں کرتا۔جب شکاری پرندے اُن پر جھپٹے تو ابرام اُن کو ہنکارتا رہا۔یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ چالیس کی مثال عہد کے خیال کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ابرام کا شکاری پرندوں کو ہنکارنا روحانی طور پر ابلیس کو ہنکارنے کے مترادف ہے جیسے یسوع مسیح نے بیج بونے والے کی تمثیل میں شکاری پرندے کی وضاحت کی۔(متی 19,4:13)

پس ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی طور پر چالیس دن یا چالیس سال کی آزمائش کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم ابلیس کو بھگانا سیکھیں یہ ہی آزمائش پر غالب آنا ہے۔

چالیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش 9:21 میں آیا ہے، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا اضحاق کو ٹھٹھے مارتا ہے۔پولس رسول گلتیوں 29:4 میں بیان کرتا ہے کہ لونڈی کا بیٹا اضحاق کوستا تا ہے، اور وہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ پرانے عہد کا رویہ ہے۔ہاجرہ اور اُس کا بیٹا پرانے عہد کو پیش کرتے ہیں۔پولس گلتیوں 24:4 میں کہتا ہے کہ اُس کا بیٹا غلام ہے جو پرانے عہد کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ نمونہ صرف ہاجرہ اور اسمٰعیل میں ہی نہیں پایا جاتا بلکہ پرانے عہد کے تحت اسرائیل میں بھی پایا جاتا ہے جنہوں نے ایک دفعہ موسیٰ اور یشوع کو سنگسار کرنا چاہا۔اِسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ساؤل داؤد کوستاتا ہے اور اس کے بعد عہد جدید میں ساؤل اعمال 1:8 میں نئے عہدنامہ کی کلیسیا کوستاتا ہے۔

یہ ایک معقول وجہ ہے کہ چالیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر جہاں آیا ہے وہاں ہاجرہ اور اسمٰعیل ناتواں رُوحانی حالت کا شکار ہیں۔بالکل ایسی ہی حالت اسرائیل کی چالیس سالہ بیابانی دور اور ساؤل کے چالیس سالہ دورِ حکومت میں تھی۔یہ بات ہمیں حیران کرتی ہے کہ نئے عہدنامہ کا ساؤل چالیس سال کی عمر میں تبدیل ہوا، یا شاید جب اُس کا نام ''پولس'' رکھا گیا وہ چالیس سال کا تھا۔

چالیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع 1:4 میں ہوا ہے۔جہاں اسرائیل دریا یردن کو پار کر کے وعدہ کی سرزمین میں داخل ہوئے۔

چالیسویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر 1-سموئیل 15:17 میں ہوا ہے۔جہاں بیان ہوا ہے کہ داؤد جولیت کا سر اُسی کی تلوار سے کاٹتا ہے۔آزمائش کے وقت کا مقصد جسم پر غالب آنا اور رُوح کی حکمرانی کو تسلیم کرنا ہے۔نبوتی طور پر جولیت بطور فلستی بدن کی تصویرکشی کرتا ہے اور داؤد اُس پہلوان پر غالب آتا ہے۔

نئے عہدنامہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع اپنے شاگردوں (تقریباً پانچ سو آدمیوں) کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر اُٹھالیا گیا۔(اعمال 3:1) جب وہ آسمان پر اُٹھایا گیا اُس نے کہا کہ وہ اِسی طرح واپس آئے گا۔شاید چالیس دنوں کا یہ دورانیہ چالیس جوبلیاں ہوں، کسی نہ کسی طرح اپنے جی اُٹھنے سے لے کر اب تک وہ مسلسل ہمیں سکھا رہا ہے۔شاید کسی وقت کلیسیا کی آزمائش کے زمانہ کی چالیس جوبلیوں کے بعد وہ واپس آئے۔اگر ایسے ہے تو اب ہم اُسی دور میں ہیں کیونکہ (1993) کلیسیا کی بیابانی وقت کی چالیسویں جوبلی ہے۔

مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر اسٹیفن جانز نے اپنے مطالعہِ بائبل کا آغاز بہت کم عمری میں شروع کر دیا جب وہ فلپائن میں ایک مسیحی سکول میں تھے۔ اُس وقت اُن کے والدین وہاں بطور مشنریز اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

پہلی دفعہ جب خُدا نے اپنے آپ کو آپ پر افشا کیا تو اُس وقت آپ کی عمر صرف بارہ سال تھی۔ اِس تجربہ نے آپ کی زندگی کو مکمل طور پر بدل دیا اور آپ کو خُدا نے تسلی اور نجات کا عظیم بھروسا دلایا۔

آپ کے والدین نو سال فلپائن میں گزارنے کے بعد واپس مینیسوٹا، (Minnesota) امریکہ میں آ گئے۔ یہاں آپ نے سینٹ پال بائبل کالج اور یونیورسٹی آف مینیسوٹا میں علم وادب اور فلاسفی کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیا۔ آپ نے مینیسوٹا گریجویٹ سکول آف تھیالوجی سے ڈاکٹریٹ آف تھیالوجی کی ڈگری حاصل کی۔

تعلیم حاصل کرنے کے دوران خُدا نے الٰہی مکاشفہ کے ذریعے آپ کے اندر بائبلی شریعت اور نبوتی مطالعہ کی عظیم بصیرت پیدا کی۔ آپ سو سے زیادہ کتابوں اور تفاسیر کے مصنف ہیں۔

آپ کی شادی کو پچاس سال ہو چکے ہیں۔ آپ کے چھ بچے اور سات پوتے پوتیاں ہیں۔

مترجم کے بارے میں

آپ 28 دسمبر 1984 کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بطور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ) بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ حال ہی میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فِل (اُردو) کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی مسیحی تعلیم کے سفر کو بھی جاری رکھا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کئے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اِس کے علاوہ آپ نے آن لائن بچوں کی تربیت کا سرٹیفکیٹ (SSCM) امریکہ سے مکمل کیا۔ مئی 2020 میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ بھی ہیں۔ آپ ونگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طلبہ طالبات خط وکتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ متعدد انگریزی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں، جن میں قابل ذکر ''عورت کو الزام مت دو''، ''رُوح القدس میں دُعا''، ''ہمارا حیرت انگیز خُدا''، ''پاکدامن عورت''، ''استحکام''، ''اکیسویں صدی میں بچوں کی خدمت کی دوبارہ سے وضاحت''، ''قوت سے بھریں''، ''آئیوی کی مہم جوئی اور خُدا''، ''بچوں کو دُعا کرنے دیں''، ''ایک سے چالیس تک بائبلی اَعداد کے معانی''۔ اِس کے علاوہ کچھ کتابیں تکمیل کے مرحلہ میں ہیں جن میں بلخصوص ''بائبل میں بیان کئے گئے دیوی دیوتا'' بھی شامل ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) بھی مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونیورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

2005 میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ 2009 میں آپ کی مخصوصیت بطور مبشر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔ اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

16 اکتوبر 2009 میں آپ کی شادی آپ کی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

2012 میں آپ نے ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ 2015 میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیرباد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چندا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983